UNIVERSAL LIBRARY
OU_232825
UNIVERSAL LIBRARY

و علی اللہ فلیتوکل المتوکلون

تحفۃ العروس

مطبع [illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن
سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي
له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا
عبده ورسوله صلى الله تعالى عليه وعلى آله واصحابه اجمعين اما بعد
اما بعد بندۂ مسکین محمد قطب الدین [illegible] شاگرد رشید مولانا محمد اسحاق صاحب
مرحوم کا التماس کرتا ہے اہالی مسلمانوں کی خدمت میں کہ [illegible]
[illegible] رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر شخص کے [illegible]
[illegible] ومن يطع الله ورسوله فقد فاز فوزا عظيما [illegible]
[illegible] قرآن میں قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله [illegible]
[illegible] لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة [illegible]
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] خير الهدى هدى محمد صلى الله عليه وسلم [illegible]
من احب سنتي فقد احبني ومن احبني كان معي في الجنة [illegible]
[illegible] ہر شخص کو [illegible] ضروری ہے کہ [illegible]

[illegible] ۱۲۹۶ھ

السلام علیکم [illegible] بیشک [illegible] کمال ہی کو پہنچے

اور یہہ کمال نسبت اونکے [illegible] فرمایا اللہ تعالی نے

ومن عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب [illegible] اور

روایت [illegible] من عادی لی ولیا فقد بارز اللہ بالمحاربۃ یہہ روایت بھی

مشکوۃ [illegible] اور [illegible] مسلمانوں کی [illegible]

[illegible] فی الحدیث اور ان [illegible] لوگوں کو [illegible] امام اعظم رحمہ اللہ

[illegible]

[illegible] کہتی ہیں اونکے [illegible]

[illegible] والحمد [illegible]

[illegible] عالموں اور درویشوں کو [illegible]

[illegible] خدا اور رسول کے باتیں تعلیم کرتی تھی

اور [illegible] اتباع [illegible] کرتی تھی اونکی حق میں یہہ آیت نازل

ہوئی [illegible] امام [illegible] اتباع اونکی [illegible] امام اعظم [illegible]

ہوئی اور اتباع اونکی [illegible] عبادا [illegible]

[illegible] علیہ الف الف صلوات [illegible] ہوئی اور

اور [illegible] القرآن [illegible] اور مخالف خدا اور رسول کے [illegible]

اور [illegible] ایسی [illegible] کہ اس خیر خواہ خلق کو بہت [illegible]

[illegible] بہ جہت [illegible] مسلم کی جاتا ہے [illegible]

[illegible] امام صاحب کی اور ایک [illegible]

[illegible] مسلمان کی خیرخواہی

متعلق اور تقلید شخصی کا اور ایک باب مین مسائل اختلافیہ نماز کی کہ جسپر بڑی شبہ کرتی ہین
آمینون اور عدم ہونی صحیحہ سی تا وہ لوگ اونکی پکّی دلیلین دیکہکر توبہ کرین اوس اعتقاد واقوال ایسی سے
اور جانین کہ پورا پورا اتباع سنت اونہین کی تقلید سی حاصل ہوتا ہی اور نام اس رسالہ کا تنویر الحق
رکہا گیا اور اس رسالہ مین بعضی جگہہ تقریر بڑی بہی ہی کہ تا علماء حق شناس اسکو دیکہکر الا ماشاء اللہ بلکہ ہم اور بہی
اور علماء انکا خیال نکرین کہ اردو رسالہ کو دیکہکر کیون ہم اپنی اوقات کو ضایع کرین بلکہ یہہ جانین
کہ ہم حدیث الدال علی الخیر کفاعلہ کی مصداق ہونگی اور سبب اتنی کہ بہین کہ جیسی مضامین
لکہی ہین ہم پہنچاوین اور دیکہین تو اتنی مضامین معلوم کرین اور اسمین بلا تعصب مطلب ہین اور امید یا ہوی
مطلق سی ہووی کہ جو بغور و انصاف ان مضامین کو دیکہیگا راہ حق پاویگا اور جو بنظر انکار دیکہیگا اوسکو
حق باطل معلوم ہوگا ملکا دینی اسکی رد کی لکہنی کی ہوگا اوسکا کچھہ علاج ہی نہین اسی قرآن و حدیث
مین معنی تاویلین باطل کرکر حق سی یکسو ہوتی ہین تو مجہہ ہیچمدان کی کیا حقیقت ہی کہ میری لکہی کو مان لیوین
لیکن میری یہی دعا ہی اللہم اہدنا الصراط المستقیم اور رجا قوی ہی کہ امام صاحب کی وقت سی
آج تک کیسی کیسی علماء اونکا یعنی حق رحمہم اللہ گذری ہین سب تقلید مانتی تہی چلی آئی ہین امام شافعی خود
فرماتی ہین الناس کلہم عیال ابی حنیفۃ فی الفقہ انتہی اور جلال الدین سیوطی اور ابن حجر مکی اور صاحب میزان
شافعی نی کہ سب شافعی ہین اور عبدالوہاب شعرانی مالکی وغیرہم نی اونکی تعریفون مین بڑی بڑی
کتابین تالیف کین ہین بہا ہو تمام اس تفرقہ اونہی سی ہی جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فرماتی ہین بلکہ لیس احد یفارق الجماعۃ شبرا فیموت الا مات میتۃ جاہلیۃ
روایت صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین ہی وہ مصداق اس حدیث کی ہو واتبعوا السواد الاعظم
فانہ من شذ شذ فی النار یہہ روایت مشکوۃ مین ابن ماجہ وغیرہ سی نقل کی ہی اور ظاہر اسباب انکی
فساد کا یہہ ہی کہ شافعیون کی بعض کتابین مثل مشکوۃ وغیرہ کی دیکہہ کر ایسی بدگمانی پیدا ہوئی ہی

اگر

اگر صحاح و مسند وغیرہا کو بنظر انصاف وغور دیکھتی تو کبھی نہ بکتی اور اونکی حقیقت معلوم کرتی
سو یہ بات ہے سمجھنا چاہیے کہ امام اعظم شاگرد ہیں بعضی صحابہ کی اور کیسی کیسی کوششیں ہیں کہ
مسایل نکالنے میں اور عبادت کی کرتے تھے کیون اونکی تقلید ہے کہ بعض تقلید سنت ہے بہائی اور اسوقت کے
بعضی کج فہمون کی کہ نسبت اونکی طعن کرتے ہیں یہ بڑی بی سبحان اللہ کیا سمجھے ہیں اور حقیقت میں آ
پیروی ہوا نفسانی کی ہے کہ جسکی مذمت اللہ تعالی نے فرمائی اس آیۃ کریمہ میں افرأیت من اتخذ
الٰہہ ھواہ الآیۃ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منجملہ مہلکات سے خود پسندی کو فرمایا ہے
اور فرمایا کہ یہ سب مہلکات میں اشد ہے چند سال گذرے ہیں کہ بنظر خود دیکھا ہے خاتم المحدثین مولانا محمد اسحٰق
صاحب رحمہ اللہ کو کہ امام اعظم رحمہ اللہ کی طعن کرنیوالون پر سخت خفا ہوتے تھے کہ رنگ انکا لعل ہو جاتا
تھا اور فرماتے تھے کہ بدون تقلید مذہب ایک امام کی ہستی کہان جیسا کہ ہمارے بزرگون کا ہے عقیدہ ہے کہ
اس زمانہ کی بعضی لوگون میں پیدا ہوا ہے یا احمد ہم مسلمانون کو بچا عقیدہ اور اقوال بد سے اور اپنا ثبات
خدا تعالی اور اسکے رسول کی راہ کی نصیب کر جو کہ پسندیدہ تیرے ہو اور جنکو انکی زمرہ میں اصل کر جنکے حق میں
تو نے فرمایا ہے قرآن مجید میں ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ
علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا
اور یا رب العالمین اس راہ حق کی ترویج کا باعث ہون انکے گناہ بخشدے اور عافیت دارین نصیب کر
آمین یا ارحم الراحمین سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی
المرسلین والحمد للہ رب العلمین **باب اول بیچ بیان فضایل امام
اعظم رحمہ اللہ کی بطریق اختصار کی** ہر چند کہ فضایل وکمال امام صاحب ساری
جہان پر واضح ہیں اور بہت کتابیں انکے مناقب میں موافق اور مخالف مذہب کے تالیف کی ہیں
بعضی مضمون اونکی متعصب شافعی مذہب کے امام سیوطی نے بھی لکھی ہیں اور اس زمانہ میں بعض حضرات

انھوں کی حق میں زیادہ ابتر [illegible]

احوال کتب الشافعی مذہب کی کتابوں [illegible] والیمین [illegible]

مبالغہ ہی آپ معلوم کرنا چاہی کہ امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ [illegible] ثابت [illegible]

اور اور لوگوں سے بھی [illegible] ابو حنیفہ [illegible] آپ کے [illegible] کی [illegible]

بیک [illegible] کی تھی کہ وہ سنہ [illegible] امام صاحب [illegible] امام ابو یوسف [illegible] روایت کی [illegible]

میں پیدا ہوئی تھی اور باتفاق محدثین [illegible] کا زمانہ [illegible]

تھی چنانچہ اون میں سے انس بن مالک [illegible] بصرہ میں سب صحابہ سے بعد [illegible]

ہو کر دو برس [illegible] حجاج کی مرتے [illegible] انکا فوت ہوا [illegible]

گیارہ یا تیرہ برس [illegible] برس کے تھے [illegible]

وغیرہ میں لکھا ہی کہ امام صاحب نے حضرت انس [illegible]

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم حدیث دوم [illegible]

تیسری حدیث قوله [illegible]

لغدو خماصا وتروح بطانا [illegible]

بن علقمہ کوفی [illegible]

ایسا [illegible] تھی اور امام اونسی یہ حدیث نقل کی [illegible] من بنی للہ مسجدا [illegible]

[illegible] قطاۃ بنی اللہ له بیتا فی الجنۃ [illegible]

کہ پانچ برس کی عمر [illegible] حدیث [illegible] چنانچہ امام اسمٰعیل بخاری [illegible]

پانچ برس کی عمر میں قبول کی ہی [illegible]

احادیث [illegible]

جو تھی اور انتقال عامر بن واثلہ کا مکہ میں ایک سو دس میں سارے جہان کے اصحاب کے بعد رحلت
فرمائی اور یہہ تاریخ امام صاحب کی عمر شریف کے چھتیسویں برس میں کیا ہی اس سے معلوم ہوا کہ امام
نے ضرور ان لوگوں سے ملاقات کی ہوگی کیونکہ جہان میں ایک صحابی باقی رہی تھی اور
لوگ تلاش کر کر کی انکو ملاقات کرتے تھے ان حالات کا ہونا امام کے وقت متفق علیہ بلکہ علما کیفیت
سے لکھا ہے کہ ان سے روایت ثابت ہی اور یہہ مطلب سماع کا امام نووی شافعی نے اور یافعی شافعی
نے اپنی تاریخ میں لکھا ہی کہ جابر بن عبداللہ و عبداللہ بن ابی اوفی اور عائشہ بنت عجرد اور واثلہ
بن الاسقع اور عبداللہ بن جزء سے بھی امام کو سماع ثابت ہی اور حدیث روایت کی ہی اور خطاط میں مذکور ہی
کہ امام نے چودہ برس کی عمر میں عبداللہ بن انیس سے کوفی میں [illegible] اور انسے یہہ حدیث سنی حبک
الشیء یعمی ویصم اور عائشہ بنت عجرد سے یہہ حدیث روایت کی ہی اکثر جند اللہ فی الارض
الجراد لا اکله ولا احرمه اور واثلہ بن الاسقع سے دو حدیثیں نقل کی ہیں ایک تو یہہ
دع ما یریبک الی ما لا یریبک اور دوسری حدیث یہہ ہی لا تظهر الشماتة لاخیک
فیعافیه الله ویبتلیك اور عبداللہ بن حارث بن جزء سے بھی کعبہ کے پاس سے
سنا اور یہہ کہ امام صاحب اپنے باپ کے ساتھ حج کو گئی یہہ حدیث سنی اطلب العلم
فریضة علی کل مسلم اور مسند خوارزمی میں ابن جزء سے بھی یہہ حدیث نقل کی
ہی [illegible] فی دین الله کفاه الله همه ورزقه [illegible] یہہ حدیث نقل کی ہی کہ
کہ [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا [illegible] ان کی بیٹیاں ہیں [illegible] اپنے
فرمایا [illegible] لا تستغفر [illegible] فان الله [illegible] یرزقها [illegible]
[illegible] اس کی نوٹی ہوئی اور
اور [illegible] مسند [illegible] میں [illegible] اصحاب سے [illegible] کی

[illegible]

منقول ہے لیکن تعداد اصحاب مین اختلاف ہے اور تبییض الصحیفہ مین جلال الدین سیوطی
شافعی حافظ الحدیث نے لکھا ہی کہ امام ابو معشر عبد الکریم بن عبد الصمد طبری مقری
شافعی نے ایک رسالہ مین مرویات ابو حنیفہ کی اصحاب سے جمع کی ہین اور ابن سعد نے کہا ہی کہ امام تابعی
ہین کہ انہونے انس وغیرہ کو دیکھا ہی اور یہہ امر کسی اور امام مین کہ ہم عصر امام کی تھی مثل اوزاعی شامی کی
حماد بصری و ثوری کوفی اور مالک مدنی اور مسلم بن خالد زنجی مکی و لیث بن سعد مصری کے نہین
پایا جاتا انتہی کلام السیوطی الغرض امام کا تابعی ہونا مسلم الثبوت ہی اور تابعی بموجب قول صحیح
کی اسکو کہتی ہین کہ جو اصحاب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی ملاقات کری اگرچہ روایت نکرے
اور یہہ امام مصداق آیہ کریمہ وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ
بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
علم بشارت مغفرت و فضیلت کا ہی اور یہہ ... ... کی نہ کیا کہ باقی مجتہدین مین یہہ فضیلت نہین پا
جاتی اسلئی کہ امام مالک تو نوین یا چورانوین یا پچانوین سن مین پیدا ہوئی اور لڑکپن مین مکہ
مین تشریف لیجانا انکا ثابت نہین تا ابو الطفیل سے ملاقات کا احتمال ہو بلکہ ابن صلاح نے تصریح
کی ہی کہ امام مالک تبع تابعین کے تھی صحابی سی ملاقات نہین ہوئی اور امام شافعی کہ ... سن مین پیدا
ہوئی شاگرد امام محمد کی اور امام مالک کی ہین اور امام احمد بن حنبل شاگرد امام شافعی کی ہین
کہا انکے ... جو ... مین پیدا ہوئی پس ثابت ہوا کہ امام اعظم کا مرتبہ سب ائمہ مجتہدین سے
نہایت ہی برتر ہے اور انکے موجب حدیث خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم کے
داخل قرن ثانی مین ہین اور قول ... کہ امام تابعین کے زمانہ مین ... کا کرتی تھی
اور ... ... شافعی ... کرتی تھی ... کہ امام کا ... بالخصوص
... بغیر انکی اجماع تابعین کا معتبر نہ تھا اور امام کا قول ہی فرمودہ حضرت صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب ہیں انہوں ہماری ہیں اور قول تابعین کا ہماری قول کے
برابر ہی یعنی اونکا قول ہم پر حجت نہیں ہی اس قول سی بھی تابعی ہونا ثابت ہی اور مسند
خوارزمی میں بعض ائمہ سالکین سی منقول ہی کہ امام نی چار ہزار تابعین سی علم سیکھا ہی اور سبب
کمال احتیاط کی جو مسئلہ نکالتی تھی جب تک تمام اوستاد قبول نکرلی اوسکی اجازت
ندیتی اور یہ بھی نقل ہی کہ مسجد کوفی میں جب مسند افادہ پر بیٹھتی تھی ہزار شاگرد اونکی گرد
ہوتی تھی اور چالیس شاگرد مستعد مجتہد ہاں موجود رہتی تھی جب کوئی مسئلہ استخراج
کرتی تو اون سی مشورہ اور مباحثہ کرتی اور مطابق حدیثوں اور اقوال صحابہ سی کرتی یعنی
دوناہی کی جب خوب ہی مسئلہ درست ہوجاتا تب حکم نفاذ کا جاری کرتی اور تاریخ بغداد
میں خطیب نے لکھا ہی کہ ابو حنیفہ نی حماد بن سلیمان اور ابی اسحاق اور محمد بن المنکدر اور عطاء
بن ابی رباح اور ہاشم بن حبیب وغیرہ تابعین کبار سی علم سیکھا ہی لیکن مشہور یہ ہی کہ امام شاگرد
حماد کی ہیں وہ شاگرد ابراہیم نخعی کی وہ انہوں نی حضرت عمر اور حضرت علی اور عبد اللہ بن عباس
اور عبد اللہ بن مسعود سی سیکھا چنانچہ امام نووی نی تہذیب میں لکھا ہی کہ ابو بکر بن
نجیب کہتی ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود نی فقہ کو بویا اور علقمہ نی سینچا اور ابراہیم نخعی نی
پکایا اور حماد نی کاٹا اور ابو حنیفہ نی پیسا اور ابو یوسف نی گوندھا اور محمد حسن نی روٹی
پکائی اور مشایخ نی اسمین تقسیم کیا اور تبییض الصحیفہ میں سیوطی نی لکھا ہی کہ امام کی
فضیلت میں یہ حدیث صحیح بخاری کی کافی ہی لو کان الایمان عند الثریا لنالہ
رجال من فارس اور صحیح مسلم میں اسطرح آیا ہی لو کان الایمان عند الثریا
لذہب بہ رجل من ابناء فارس اور مسند خوارزمی میں عبد اللہ بن معقل سی روایت
کہ کہا حضرت علی رضی اللہ تعالی الا انبئکم برجل من کوفتکم ہذہ یکنی بابی حنیفۃ

قد ہلائی قلبہ علماء و حکماء و ... یہ قوم فی آخر الزمان تعالے علیہم
الثناء فقال امام الیمانیۃ کما ھلکت الرفضۃ بابی بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
چنانچہ اس زمانہ کی بعض لوگوں کا حال ہی اور حرملہ بن یحییٰ نے امام شافعی سے نقل کیا ہی کہ الرجال فی
الفقہ عیال علی ابو حنیفہ اور ایک روایت میں یوں ہے من اراد ان یتبحر فی الفقہ
فلیلزم ابا حنیفۃ واصحابہ اس قول کو اکثر شافعیوں نے مثل یافعی اور امام نووی
وغیرہ کے نقل کیا ہی غور کرنے کی جگہ ہی کہ اس قول شافعی سے کیا صاف تقلید کرنی امام اعظم
کی ثابت ہوتی ہی کہ بیان سے باہر ہی اللہم ارنا الحق حقا والباطل باطلا
اور مرقات میں مذکور ہی کہ بحث کی ارادہ سے امام ... اور ... چند مسئلہ پوچھے [illegible]
معقول پایا تو پوچھا کہ کہاں سے استنباط کیا امام نے فرمایا کہ فلانی فلانی حدیث سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
اور خیرات الحسان میں ... ذکر کیا ہی کہ امام شافعی نے [illegible] امام اعظم
قبر کی زیارت کی اور ... صبح کی [illegible]
[illegible] امام شافعی نے کہا کہ [illegible]
[illegible] المیزان الشعرانی مرقات میں مندرج ہی کہ کوئی شخص امام شافعی کے روبرو
امام اعظم کو برا کہتا ... امام شافعی نے ... کہا کہ ای شخص ایسے شخص کو برا کہتا ہی کہ وہ سب لوگ
[illegible] کا مالک [illegible] قدر و فضیلت امام کی ایسی لوگ
[illegible] جوہر جوہری [illegible] جاننا ہی کہ گو [illegible]
[illegible] کہا کہ لکھا ہوا پایا ... تمام علماء [illegible]

نسبت فضل کی قدر دولت اسکی اکثر امام نعمان بن ثابت کے لئے اور اسکی ابو حنیفہ ہی بر قدر او فضیلت کا
ماجرا کیا علما میں ہی سب سے زیادہ ہوگا اور زیادہ تر مشہور حکمت اور عبادت میں اور علی ابن عاصم سے
کہا کہ اگر وزن کیا جاوے علم اکثر جہان کا عقل سے تو بھاری ہووے ابو حنیفہ کی عقل سب پر غالب تھی روایت ہے
ابو یوسف سے کہ کہا اونہوں نے کنت اطلب الحدیث وکان هو یتبعه کما ... امام [illegible]
مسائل میں محبت رکھتی تھی اور روایت حدیث کے کم چنانچہ ابو الفضل کرمانی نے لکھا ہے کہ ابو حنیفہ کی تاریخ
الخطیب میں اگر یہ [illegible] نہ ہوتا تو ضعیف [illegible] کذا فی طبقات الکفوی اور بعض
[illegible] امام کے اصحاب [illegible] اعتقاد امام [illegible]
[illegible] یا ابا حنیفة صحبتنا صغیرا وجفانا کبیرا کذا فی الاعلام
[illegible] امام [illegible] کہا کہ امام [illegible]
[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] پوچھا ابن سیرین سے کہا کہ صاحب [illegible] ابو حنیفہ [illegible] امام صاحب
[illegible] ہوں ابو حنیفہ ابن سیرین نے کہا کہ [illegible] امام [illegible]
تو ایک حال میں [illegible] دیکھ کر کہا کہ سچ [illegible] ابو حنیفہ [illegible]
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] فی امتی رجل یقال له ابو حنیفة [illegible]
فضل [illegible] تعالی [illegible] روایت ہے کہ امام صاحب [illegible]
[illegible] سے ابن سیرین نے کہا کہ [illegible] علم کو مشہور کریگا
[illegible] ہوا ہو کذا فی مسند خوارزمی اور بعض [illegible] کہ ابو حنیفہ نے امام
[illegible] قیاس [illegible] کہا
[illegible] امام نے کہا کہ اگر قیاس پر چلتا تو نماز کی بہتر [illegible]

حیض والی عورت کو حکم کرتا اور روزے کی قضا کا دوسرے یہہ کہ پیشاب زیادہ ناپاک ہی یا منی
کہا کہ پیشاب امام نے کہا کہ پس اگر قیاس سے چلتا تو پیشاب کے نکلنے سے غسل کا حکم دیتا نہ منی
کے نکلنے سے اور تیسرے یہہ کہ عورت ضعیف ہے یا مرد فرمایا کہ عورت کہا کہ اگر قیاس کو ترجیح ہوتی
تو عورت کو دوگنا حصہ مرد کے حصہ سے ہوتا امام باقر رحمۃ اللہ علیہ نے ابوحنیفہ سے معانقہ اور مصافحہ کر کے
کیا اور کہا کہ سعادتمند عباد سے نام کرتی ہیں چنانچہ آج کل کے لوگ ویسے ہی ان کی تعظیم کرتے ہیں ابومطیع
کہا کہ مسجد کوفہ میں صبح جمعہ کے دن جمعہ سے تا زوال تک امام کا اور سفیان ثوری اور مقاتل بن حیان اور حماد
بن سلمہ و امام جعفر صادق وغیرہم کا مباحثہ ہوا اس میں امام نے کہا کہ میں اول قرآن پر بعد ازان حدیث
پر قول صحابہ پر عمل کرتا ہوں اور متفق کو مقدم رکہتا ہوں مختلف پر بعد ازان قیاس کرتا ہوں سب نے
کہڑے ہو کر ہاتہ اور گہوٹنے چومے اور دعاء خیر دی اور سید العلماء کہا اور حال امام صاحب کی عبادت کا یہہ ہی
کہ معدن الیواقیت میں آیا ہی کہ امام ہر شب میں سو رکعت نفل کی پڑہتے تہے ایکبار راہ میں ایک عورت نے
کہا کہ یہہ شخص ہر شب میں پانسو رکعت پڑہتا ہی اوس دن سے پانسو رکعت پڑہنی شروع کیں پہر ایکروز
لڑکون نے امام صاحب کو دیکہکر کہا کہ یہہ شخص ہزار رکعت ہر شب میں پڑہتا ہی اور تمام شب بیدار رہتا ہی
اوس روز سے ہزار رکعت پڑہتے تہے اور تمام شب جاگتے طحطاوی میں نقل ہی کہ جس مقام پر امام نے وفات
پائی ہی وہان ستر ہزار قرآن ختم کئے تہے اور تاریخ بغدادی میں خطیب نے لکہا ہی کہ تیس یا چالیس
برس تک امام نے ایک وضو سے نماز عشا اور صبح پڑہی ہی اور اکثر نماز کبہی کہوڑے سے جگتی تہی
اور رمضان شریف میں ایکسٹہہ بار قرآن مجید ختم کرتے تہے اور تہذیب میں امام نووی نے عبد اللہ بن
مبارک سے نقل کیا ہی کہ امام صاحب نے پچپن حج کئے ہیں اور سو مرتبہ خدا تعالی کو خواب میں دیکہا
سفیان بن عیینہ نے کہا کہ ہمارے وقت میں ابوحنیفہ سے زیادہ کوئی نفل گذار نہ تہا اور وکیع نے کہا
کہ مجکو امام سے کوئی بڑا فقیہ نہ ملا اور جب امام صاحب سفیان کو دیکہنے اونکے مرض میں گئے تو سفیان ثوری نے

ایک

آپ کے بہت تعظیم کی اور اپنی جگہہ پہ بٹھا کر با ادب سامنے ہو بیٹھے غرض امام صاحب کے ایسے ولی کامل مکمل کرتے تھے آج کل کے جاہل کیا جانیں اور انکی کرامتوں اور مکاشفات سے ایک یہ ہے کہ جبکہ منصور بادشاہ نے شعبی کو مسند قضا سے موقوف کیا اور چاہا کہ ابو حنیفہ اور سفیان ثوری اور مسعر بن کدام اور شریک میں سے کسیکو قاضی کیجیے جبکہ ان چاروں کو طلب کیا تو راہ میں امام صاحب نے کہا کہ سفیان ثوری تو بہاگ جاوینگے اور مسعر مجنون بن جاویگا اور میں حیلہ کرونگا لیکن شریک یقینی بچنے کا نہیں ہے وہی واقع ہوا کہ سفیان ثوری کشتی پر سوار ہو کر بہاگ گئے اور مسعر مجنون ہو گئے اور امام صاحب نے کہا کہ میں عہدہ قضا کے لایق نہیں ہوں اگر سچا ہوں تو عدم لیاقت ثابت ہوئی ورنہ جھوٹ بولتا ہوں اور جھوٹا لیاقت قضا کی نہیں رکھتا آخر امام صاحب کو اسی جرم میں بادشاہ نے قید کروا دیا اور ہر روز کوڑے لگوا کر ہلاک کیا اور سجدہ میں تھا کہ مظلوم اور بحالت مسموم ستر برس کی عمر میں ماہ رجب سنہ ۱۵۰ ایک سو پچاس ہجری میں اس دار فنا سے دار البقا جنت الفردوس میں چل بسے انا للہ وانا الیہ راجعون

باب دوسرا بیچ بیان تقلید ائمہ اربعہ کے

فرماتا ہے اللہ تعالی جل شانہ فسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون یعنی پس پوچھو اونسے کہ اہل ذکر کے رکھتے ہیں اگر نہیں جانتے ہو تم بیچ اس آیت کے ساتھ اجماع امت کے تخصیص ہو گئی کہ اہل سنت ہرگز اجازت نہیں دیتے ہر کسی پیروی کی جاوے روافض و خوارج وغیرہا کی اور اسی طرح روافض وغیرہ نہیں اجازت دیتے کہ پیروی کیجاوے اہل سنت کے پس اجماع ہوا امت کا اوپر تخصیص اس آیت کے پس معنی یہ آیت مخصوص ہو گئی الا میں بعد اس تخصیص کی اور تقریر ہے آگے پھر مخصوص ہو گئی یہ اجماع اہل سنت و جماعت کی باینطور کہ مراد اہل ذکر سے ائمہ اربعہ ہیں سوا لا الت کے اس آیت کی کہ تقلید ایک کے ائمہ اربعہ میں سے واجب لازم ہے اور وہ اجماع اہل سنت کا نقل کیا طحطاوی وغیرہ نے لکھا طحطاوی نے بیچ شرح در مختار کی کتاب الذبایح میں

قال بعض المفسرين فعليكم يا معشر المؤمنين باتباع الفرقة الناجية المسماة
بأهل السنة والجماعة فإن نصرة الله تعالى وحفظه وتوفيقه في موافقتهم
وخذلانه وسخطه ومقته في مخالفتهم وهذه الطائفة الناجية قد اجتمعت اليوم
في المذاهب الأربعة وهم الحنفيون والمالكيون والشافعيون والحنبليون ومن كان
خارجا من هذه المذاهب الأربعة في ذلك الزمان فهو من أهل البدعة والنار انتهى
یعنی لازم ہی پیروی جماعت مومنین کی پیروی فرقہ نجات پانیوالی کی جسکا نام ہی اہل سنت
وجماعت کیونکہ بلا شبہ مدد اللہ تعالی کی اور حفاظت اوسکی اور توفیق اوسکی بیچ موافقت میں انکی ہی اور رسوا
ہونا اور اللہ تعالی کا غضب اوسکا اور غصہ اوسکا اونکی مخالفت میں ہی اور یہ جماعت نجات پانیوالی
اہل سنت جمع ہوئی ہی بیچ مذاہب اربعہ کے وہ حنفی ہیں اور مالکی اور شافعی اور حنبلی اور جو کوئی خارج ہی
ان مذاہب اربعہ سے بیچ اس زمانہ کے وہ اہل بدعت اور نار سے ہی تمام ہوا کلام طحطاوی کا اور کہا شیخ
ابن ہمام کمال الدین حنفی شیخ الحدیث نے کتاب تحریر کے علم اصول میں وقد انعقد الإجماع
على عدم العمل بالمذاهب المخالفة للأئمة الأربعة انتهى یعنی بلا شبہ منعقد ہوا
اجماع اوپر عمل نکرنیکی ساتھ مذہب کے کہ مخالف ہی ائمہ اربعہ کی تمام ہوا کلام ابن ہمام کا اور کہا صاحب
بحر الرائق نے بیچ کتاب اشباہ والنظائر کے فما خالف الأئمة الأربعة فهو مخالف
للإجماع یعنی جو کچھ مخالف ہی چاروں اماموں کی پس وہ مخالف ہی اجماع کی اور کہا قاضی ثناء اللہ
پانی پتی نے تفسیر مظہری میں بیچ تفسیر ... کی ولا یتخذ بعضنا بعضا أربابا من دون الله
فإن أهل السنة والجماعة قد افترق بعد القرون الثلاثة أو الأربعة على أربعة
مذاهب ولم يبق في فروع المسائل سوى هذه المذاهب الأربعة فقد انعقد الإجماع
المركب على بطلان قول يخالف كلهم وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تجتمع

أمتي

اُمّتی علی الضلالة وقال الله تعالیٰ ومن یتبع غیر سبیل المؤمنین نولّه ما تولّی
ونصله جهنم وساءت مصیرا انتهی یعنی اور نہ [illegible] بعض علماء العصر کو [illegible]
الله کی ہے بس تحقیق اہل سنت جماعت بلا شبہ متفرق ہوئی ہیں بعد قرون ثلثہ کی یا چار کی اور
چار مذہب کے اور [illegible] فروع مسائل کی ہوا [illegible] چار مذہب کے بیچ [illegible] شبہ [illegible]
اجماع مرکب [illegible] باطل ہونی اور [illegible] اور [illegible] فرمایا رسول خدا
صلی الله علیه وسلم نے کہ نہیں جمع ہوگی میری امت گمراہی پر اور فرمایا الله تعالیٰ اور جو کوئی
پیروی کرتا ہے غیر راہ مومنین کی [illegible]
[illegible] اجماع مرکب [illegible]
خلاف [illegible] باطل [illegible] اجماع مرکب ائمہ اربعہ کا [illegible] باطل [illegible]
[illegible]
اقوال کی [illegible] بعض کا قول [illegible] فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر [illegible]
[illegible] کہ وہ علم اصول میں الا ان الاتفاق [illegible] علی قول [illegible] کان اجماعهم
علی ما عداها باطلا [illegible] الی المراد من الامة الائمة الاربعة انتهی [illegible]
[illegible] اقوال [illegible] اجماع [illegible] اقوال کی باطل [illegible]
[illegible] چاروں امام [illegible] اجماع [illegible] محدث [illegible]
[illegible] مشہور ہوئی درمیان [illegible] اصول [illegible] ان تقلید غیر الائمة [illegible] ممنوع [illegible]
[illegible] مسلم الثبوت [illegible] وشیعتهم [illegible] شیعہ [illegible]
ساتھ نقل [illegible] اجماع [illegible] اجماع
[illegible] اور [illegible] خلاف [illegible] چاروں [illegible]

اول تو یہہ کہ باطل ہوا قول ان جہلاء کا کہ کہا انہون نی تقلید شرک ہے بسبب قول
اللہ تعالی کی قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا
اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ اور بسبب قول
اللہ تعالی کی اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ بس حاصل یہہ کہ یہہ قول باطل
ہی بسبب اس اجماع کی کہ منقول ہی بڑی علماء سی اور بسبب قول اللہ تعالی کی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ اور بسبب قول اللہ تعالی کی
فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ اور بسبب قول اللہ تعالی کی وَالسَّابِقُونَ
الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
وَرَضُوا عَنْهُ اور بسبب حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتَّبِعُوا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ فَإِنَّهُ
مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ اور بسبب رد [illegible] کی [illegible] ہین اور اسطرح ثابت ہوا الہی اتباع
مسائل قیاسیہ میں ساتہہ اجماع صحابہ اور اجماع تابعین تبع تابعین کے اور ساتہہ اجماع ائمہ اربعہ کی اور اسیطرح
ثابت ہوا اتباع مسائل اجتہادیہ میں ساتہہ اجماع صحابہ اور اجماع امت کے اور فرمایا ہی اللہ تعالی
وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا
حاصل یہہ کہ قول ان جہلاء کا ان آیات و احادیث سی بہی باطل ہوا اور دوسری بات ان آیات
مذکورہ سی یہہ بہی نکلی کہ باطل ہی یہہ قول نادانون کا ہی کہ کہتی ہین اللہ تعالی نی نہین حکم کیا ہمکو
ابو حنیفہ کی اتباع کرنیکا اور نہ اوروں کا بلکہ ارشاد کیا ہی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنیکا
اور کہتی ہین کہ جسنی تقلید کی کسیکی [illegible] دین [illegible] اور اسنی مخالفت کی حکم خدا کی بلا شک
[illegible] واجب ہی [illegible] یہہ کہ عمل [illegible] حدیثین اور [illegible] نہ پایا جاوی
حدیث [illegible] اور اسکو [illegible] ہمارا [illegible] کیا ان جاہلون نی عمل کرنا [illegible]

امامون کی کتابون پر بالکل حال آنکہ اونہون نی بڑی سعی کر کر قران و حدیث سی مسایل دین مین
لکھی ہین اور عمل کرتی ہین حدیث پر بموجب فہم اور عقل اور استنباط اور استخراج اپنی کے
جسطرح چاہین اور نام رکھتی ہین اپنا فرقہ محمدیہ جیسیکہ نام رکھتی ہین معتزلہ اپنا اہل توحید
اور طعن کرتی ہین مقلدین ائمہ اربعہ پر اور باوجود اسکی بلاتی ہین لوگون کو طرف اتباع اپنی کے
اور تقلید عقل اپنی کی اور چھوڑدینی اتباع ائمہ اربعہ کی باینطور کہ اگر کوئی عمل خلاف رای
ناقص اونکی کے کری اگرچہ ہووہ عمل موافق قرآن و حدیث کی نہایت غصہ ہوتی ہین پس
گمراہ ہوی آپ بھی اور گمراہ کیا اورون کو بھی عیاذاً باللہ منہ پس ضرور باطل ہوا قول انکا
ساتھہ آیتون اور حدیثون اور اجماعون کی کہ مذکور ہوی اوپر اور تقریر بابت
اس اجماع سی یہہ نکلی کہ ثابت ہوئی تقلید بطریق تعیین یعنی مذہب معین کی اور باطل ہوی
تقلید بطریق عدم تعیین کے اثر ثبوت تقلید کا بطریق تعیین کی پس ایسا سبب ہی کہ جب منعقد ہوا
اجماع اہل سنت و جماعت کا اور اجماع ائمہ اربعہ کا اوپر عمل کرنی اوس امر کی کہ مخالف ہو ائمہ
اربعہ کی تو ثابت ہوئی ان دونون اجماعون سی تقلید مذہب معین کی اسلیے کہ یہہ ایک فرد ہی
افراد ان دونون اجماعون کی سی اور بیان باطل ہونی تقلید کا بطریق عدم تعیین کی ہی ساتھہ کئی
طریقون کی **طریق اول** یہہ کہ جب تقلید ثابت ہوئی اس آیت سی فَاسْئَلُوا اَهْلَ الذِّكْرِ
و غیرہا سی تو مقتضا اسکا یہہ ہوا کہ اسپر عمل کر کر بری الذمہ ہوجاوین ہم بالیقین پس یہہ تکلیف
تقلید کیسی کہ واجب ہی ہمپر آیات و غیرہا سی کیونکہ جب بری الذمہ بالیقین نہووین تو
تکلیف محال کی لازم آتی ہی اور یہہ شرعا باطل ہی اجماع امت سی اور آیۃ لا یکلف اللہ نفسا
وغیرہا سی اور سبب منعقد ہوا ہی وہ اجماع کہ نقل کیا ہی اوسکو علامہ عبد السلام نے کتاب بہجی
کہ شرح ہی متن جوہرہ کی وقد انعقد الاجماع علی ان من قلد فی الفروع و مسائل

[illegible]

الاجتہاد واحدا من ہؤلاء برئ عن عہدۃ التکلیف فیما قلد فیہ انتہی
یہ اجماع ہوا اوپر کرنے اوس عمل کے کہ مخالف ہوا ائمہ اربعہ کی جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اس
مقتضا اور موجب اس آیہ اور اجماع کا یہ ہوا کہ عمل کریں ہم اسطرح پر کہ نہ مخالف ہو ائمہ اربعہ
کے اور بری الذمہ ہو جائیں عہدہ تکلیف تقلید کیسے بالیقین سو یہ بات حاصل ہوی
تقلید مذہب معین میں نہ غیر معین میں یا تہہ چند وجہوں کے وجہ اول یہ ہے کہ اسمیں احتمال ہے
پڑنیکا خلاف اجماع کے یعنی ایسی بات کریگا کہ اوس سے سبکی نزدیک عمل باطل ہو جیسے کہ
ایک شخص نے عمل کیا بموجب مذہب امام مالک کے کہ وضو کیا قلتین سے کم میں کہ اوسمیں نجاست
پڑی تہی اور مسح کیا بموجب مذہب شافعی کی چند بالوں پر پہر نماز پڑہی تو یہ نماز چاروں
اماموں میں سے کسیکی نزدیک جائز نہوگی اسلئے کہ جب قلتین سے کم ہوا تو امام شافعی اور احمد اور
امام اعظم کے نزدیک نجس ہوا اور مسح جائز نہوا امام مالک اور امام اعظم کی نزدیک اسلیے
کہ امام مالک کے نزدیک مسح تمام سر کا فرض ہے اور امام اعظم کی نزدیک چوتہائی سر کا یہ عمل
مخالف ائمہ اربعہ کے ہے اور اسیطرح کی مسایل بہت ہیں جیسا کہ کہا امام ابو اسحق اسفرائنی نے
شافعی ہیں کہ ہم جانتے ہیں زیادہ بیس ہزار مسایل سے کہ لازم آتا ہے خلاف اونکی سے خلاف اجماع
کہا یہ خلاصہ ہے اونکے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جب مذہب معین پر عمل کریگا تو احتمال ہے پڑنیکا
غیر صواب میں نزدیک ائمہ اربعہ کی جیسا کہ ایک شخص نے عمل کیا بموجب مذہب شافعی کی
کہ پڑہا نماز میں یا تہہ جہر بسم اللہ کی اور عمل کیا بموجب مذہب امام اعظم کی اور امام مالک کے کہ
ترک کیا جہر آمین کو تو نماز چاروں کی نزدیک خراب ہوی نزدیک امام اعظم اور امام مالک اور
امام احمد بن حنبل کی اسلئے خراب ہوی کہ جہر کیا بسم اللہ کا اور امام شافعی کی نزدیک
خراب ہوی اسلئے کہ ترک کیا جہر آمین کو اور ایسی مسایل و بہت ہیں کہ سواے و تقلید کے نہیں اسکا تعلق

ہو سکتا

ہو سکتا فساد اور عدم فساد اور کراہت اور عدم کراہت **تیسری وجہ** یہہ ہی کہ رجوع

کرنا تقلید میں بعد عمل کرنے کی ممنوع ہی بالاتفاق کہا یہہ شیخ ابن حاجب مالکی نے بیچ مختصر الاصول

اور قاضی عضد الدین شافعی نے شرح اوسکی میں اور شیخ ابن ہمام حنفی نے بیچ تحریر الاصول

کے اور صاحب در المختار نے بیچ در المختار کی اور سوا ہی انکی اور علما نی رحمہم اللہ مانند آمدی

وغیرہ کی اور عبارت صاحب تحریر کی یہہ ہی لا یرجع عما قلد فیہ ای عمل بہ اتفاقاً

انتہی اور کہا صاحب بحر الرائق نے بیچ رسائل زینیہ کے نقل الشیخ قاسم فی تصحیحہ عن

جمیع الاصولیین انہ لا یصح الرجوع عن التقلید بعد العمل بالاتفاق انتہی

یعنی نقل کیا شیخ قاسم نے بیچ تصحیح اپنی کے سب اصولیین سے کہ بیشبہہ نہیں صحیح ہی رجوع کرنا

تقلید سے بعد عمل کرنے کے بالاتفاق مثلاً ایک شخص نماز پڑھی تقلید امام اعظم کے تو یہہ نہیں

ہی کہ نماز پڑھی اوسکی طور پر اور یاد اوسکا رکھنا احتمال کا کہ یہی فلانی مذہب کیا ہی فلانے

وقت اوسکی خلاف کرنا مشکل ہی بسبب علم ہونی کے اور سستی ہوسکی امور دین میں

پس جبکہ یاد نہ رہا اسطور تو پڑیگا اوسمیں کہ ممنوع ہی بالاتفاق یعنی بالاجماع پس اسلئی

تعیین مذہب ضرور ہوئی تاکہ بری الذمہ ہو عہدہ تکلیف تقلید کیسی بالیقین کہ وہ مقتضا

اور موجب اجماع کا ہی **چوتھی وجہ** یہہ ہی کہ تلاش کرنا مذاہب کے رخصتوں کا ممنوع ہی

بالاجماع نقل کیا ہی اسکو ابن عبد البر مالکی نے کہا یہہ بیچ مسلم کی اور لوگوں کا یہہ حال

ہی کہ جو کچھہ اونکی نفس کے موافق ہی اوسکی طرف بہت دوڑتی ہیں بسبب کمی دینداری کی اور

سستی کی امور دین میں خصوصاً اس زمانہ میں پس پڑینگی لوگ بیچ ممنوع کی کہ بالاجماع

پس کیونکر بری الذمہ ہونگی عہدہ تقلید کیسی بالیقین کہ وہ مقتضا ہی اجماع کا

یہہ ہی کہ تقلید بطریق تعیین کے جائز ہی بالاجماع اور تقلید بدون تعیین کی مختلف

[illegible]

[illegible]

درمیان علما کی جیسا کہ معلوم ہوگا ٭ لہذا ان روایتوں سے کہ جو اگلی ہیں اور جو ہیں شدید ہی او سنیر کہ جو علم اصول کو جانتے ہیں پس تقلید بطریق تعیین کی جبکہ جائز ہوئی بالاجماع بری الذمہ ہو جاۓگا عہدہ تکلیف تقلید کیسے بالیقین کہ وہ ہے مقتضائی اجماع کا ہی اور تقلید بدون تعیین کی جبکہ مختلف ہوئی درمیان علما کی نہ ہوویگا بری الذمہ عہدہ تقلید کیسے بالیقین کہ وہ مقتضائی اجماع کا ہی اور تیسری دلیل یہہ ہے کہ تقلید بدون تعیین کے کہولنا دروازہ فساد کا دین میں ہے اور بند کرنا دروازہ فساد دین کا واجب ہے بالاجماع پس کہولنا دروازہ فساد کا دین میں ہوگا حرام بالاجماع پس جبکہ ہر وجہ سے یہہ بات ثابت ہوئی کہ تقلید بلا تعیین سے عہدہ تتبع تقلید کے بری نہیں ہوتا ہی بالیقین کہ وہ مقتضائی اجماع کا ہی تو جہاں چند وجہ جمع ہونگی تو کیونکر جائز ہوگی تقلید بلا تعیین پس ثابت ہوئی تقلید بطریق تعیین کی یعنی مذہب معین کے ساتھہ مقتضائی ان اجماعوں اور اس آیہ کی یعنی فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اور باطل ہوئی تقلید غیر معین ساتھہ مقتضائی ان اجماعوں اور اس آیت کے یعنی اجماع اہل سنت و جماعت کی اور اجماع ائمہ اربعہ کی اور اوس اجماع کی کہ نقل کیا ہی عبد السلام نے جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکی ہیں کہ پایہہ دلیلیں ہوئیں اور باطل ہوئی تقلید غیر معین کے اور چوتھی دلیل یہہ ہے کہ جبکہ ہوئی تقلید غیر معین السبی کہ جو اوپر ذکر کی گئی تو اقل مرتبہ یہہ ہی کہ ہوگی مرجوح نسبت تقلید معین کی اور عمل کرنا قول مرجوح پر باطل ہی بالاجماع جیسا کہ کہا در المختار میں وَاَنَّ الْحُكْمَ وَالْفُتْيَا بِالْقَوْلِ الْمَرْجُوْحِ جَهْلٌ وَخَرْقٌ لِلْاِجْمَاعِ اور پانچوین دلیل یہہ ہے کہ جبکہ ہوئی یہہ تقلید غیر معین مرجوح تو ترک اوسکا واجب ہوا ساتھہ قول اللہ تعالی کی وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ اور ساتھہ اس قول اللہ تعالی کے وَسَارِعُوْا اِلَى الْخَيْرَاتِ

چھٹی دلیل یہہ ہی کہ جبکہ ثابت ہوا یہہ کہ تقلید معین سے بری الذمہ ہونا عہدہ
تکلیف تقلید کی سے متحقق بالیقین ہی کہ وہ مقتضای اجماع ہی اور ثابت ہوا یہہ کہ
تقلید غیر معین سے بری الذمہ ہونا عہدہ تکلیف کی سے مشکوک غیر متیقن ہی کہ وہ خلاف
ہی مقتضای اجماع کی پس ترک لازم آیا اوسکا واجب ہوا ساتھہ حدیث عبد اللہ بن عباس کے قال
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاَمْرُ ثَلٰثَۃٌ اَمْرٌ بَیِّنٌ رُشْدُہٗ فَاتَّبِعْہُ وَاَمْرٌ بَیِّنٌ
غَیُّہٗ فَاجْتَنِبْہُ وَاَمْرٌ مُخْتَلَفٌ فِیْہِ فَکِلْہُ اِلَی اللّٰہِ رَوَاہُ اَحْمَدُ
یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم تین ہیں ایک تو ایسا امر ہی کہ ظاہر ہی
بھلائی ہدایت اوسکی پس تابعداری کر اوسکی اور دوسرا امر ایسا ہی کہ ظاہر ہی
گمراہی اوسکی پس بچ تو اوس سے اور تیسرا امر ایسا ہی کہ مشتبہ ہو بھلائی برائی میں یا اختلاف
کیا گیا ہو اوسمین درمیان علما کی پس سونپ اوسکو طرف اللہ کی اور بیان اسکا یہہ ہی کہ تقلید
تین قسم پر ہی ایک تو ایسی ہی کہ ظاہر ہی رشد یعنی حقیقت اوسکی وہ تقلید ہی بطریق
تعیین کے اسلئی کہ وہ بالاجماع جائز ہی اور دوسرے ایسی ہی کہ ظاہر ہی غی یعنی
گمراہی اوسکی وہ وہ تقلید ہی کہ مخالف ہی ائمہ اربعہ کے اسلئی کہ وہ مخالف ہی اجماع
مذکور کی اور تیسری ایسی ہی کہ وہ مشتبہ ہی درمیان دونون امرون کی یعنی رشد
وغی کی اور مختلف ہے درمیان علما کی وہ تقلید غیر معین ہی اسلئی کہ بری الذمہ
ہونا مشتبہ ہی اور مختلف اور ترک تقلید غیر معین کا واجب ہوا ساتھہ حدیث نعمان
بن بشیر کی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ وَالْحَرَامُ
بَیِّنٌ وَبَیْنَہُمَا اُمُوْرٌ مُشْتَبِہَاتٌ لَا یَعْلَمُہُنَّ کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَی
الشُّبُہَاتِ فَقَدِ اسْتَبْرَاَ لِدِیْنِہٖ وَعِرْضِہٖ وَمَنْ وَقَعَ فِی الشُّبُہَاتِ وَقَعَ

فی الحرام الحدیث متفق علیہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حلال ظاہر ہے
اور حرام ظاہر ہی اور درمیان حلال اور حرام کی امور مشتبہ ہین کہ نہین جانتی انکو
بہت لوگ پس جو کوئی بچا شبہات سی پس بچا لیا اوسنی دین اپنا اور آبرو اپنی
اور جو کوئی پڑا شبہات مین پڑا حرام مین آخر حدیث تک کہ بخاری مسلم مین ہی بیان
اسکا یہ ہے کہ قسم اول تقلید کی اون تین قسمون مین سی کہ اوپر مذکور ہوئین حلال
ظاہر ہی اسلئی کہ وہ جایز ہی بالاجماع اور قسم دوسری حرام ظاہر ہی اسلئی کہ وہ غیر
جایز ہی بالاجماع اور قسم تیسری مشتبہ ہی درمیان ان دونون کی پس بسبب اوسکی
واقع ہونیکا حرام مین پس ترک اسکا واجب ہوا اس حدیث سی اور ساتھ حدیث حسن بن
علی ابن ابیطالب کی قال حفظت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دع ما یریبک
الی ما لا یریبک رواہ ابن حبان فی صحیحہ والحاکم والنسائی والترمذی وقال
الترمذی هذا حدیث حسن صحیح کذا ذکرہ فی فتح المبین شرح الاربعین یعنی کہا
حضرت حسن نی کہ یاد کیا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ چھوڑ اوس چیز کو کہ شک
مین ڈالی تجھکو اور رجوع کر طرف اوس چیز کی کہ نہ شک مین ڈالی تجھکو یعنی متیقن ہو بیان اسکا
یہ ہی کہ قسم اول تقلید کی متیقن ہی ساتھ حلت کے اسلئی کہ وہ جایز ہی بالاجماع
اور قسم دوسری بھی متیقن ہی ساتھ حرمت کی اسلئی کہ غیر جایز ہی ساتھ اجماع کی اور قسم
تیسری مشکوک ہی جیسا کہ اوپر گذرا پس ترک اسکا واجب ہوا اس حدیث سی اور حقیقت
مین ہی جیسی تفسیر مین اس آیت کریمہ کی الا ان الظن لا یغنی من الحق شیئا
یعنی آگاہ ہو کہ تحقیق گمان اور شبہ نہین بے پروا کر سکتا ہی حق سی یعنی یقین سی کچھ
پس اس سی بھی ثابت ہوا جو کچھ ثابت ہوا پہلی حدیثون سی اسلئی کہ تقلید متیقن ہی اور

اور تقلید غیر معین مشکل ہی پس تقلید غیر معین سے بے پروا کر سکنے تقلید معین
سی کیونکہ اور اسی معنی میں ہی قول اللہ تعالی کا فاتبعوا احسن ما انزل الیکم
من ربکم یعنی پیروی کرو تم احسن اوس چیز کی کہ اوتاری گئی ہی طرف تمہاری رب
تمہاری سی پس ثابت ہوا کہ جو متفق اور راجح اور مجمع علیہ ہی احسن ہی مشکل اور مرجوح
اور مختلف سے پس قائم ہوئیں اوپر عدم جواز تقلید غیر معین کی دلیلیں چار یعنی حضور
طریقہ اول کی دو آیتیں اور دو حدیثیں اور تین اجماع اور دو دلیلیں اور کہ مذکور ہوئیں [illegible]
بعلت شرع دلیلیں حدیثوں کی اور یہہ سب دلیلیں [illegible] طریقوں میں ہی جامع [illegible]
[illegible] مجموع دلیلوں کا بطلان تقلید غیر معین پر چالیس دلیل ہوئے
اور طریقہ دوسرا یہہ ہی کہ فرمایا اللہ تعالی فاتبعوا احسن ما انزل الیکم
من ربکم اخر آیت تک یعنی پس پیروی کرو تم بہتر اوس چیز کی کہ اوتاری طرف تمہاری
رب تمہاری سی پس آیت صحیح ہی اور پیروی واجب ہو عمل کی ساتھ احسن اوس چیز کی اوتاری
گئی ہی طرف تمہاری رب تمہاری سی لیکن جب کہ منعقد ہوا اجماع اوپر یہہ کہ لی اوس عمل کی
کہ وہ مخالف ہو ائمہ اربعہ کے تو واجب ہوا یہہ کہ تابعداری کری ان ائمہ اربعہ کی
پس بہتر طریق عمل کی نزدیک حنفیوں کی مذہب حنفی ہی اور نزدیک مالکیوں کے
مذہب مالکی ہی اور نزدیک شافعیوں کی مذہب شافعی ہی اور نزدیک حنبلیوں کی مذہب حنبلی
ہی اسلئے کہ جسکو بہتر ہوا ان کی امام کی نزدیک تو بہتر ہوگا نزدیک تابعداروں اونکی کی
پس جبکہ داخل ہو کوئی یا بالغ ہو اسلام میں پس واجب ہی اوسپر یہہ کہ اختیار کرے ان
ائمہ کی بہتر کو واسطی عمل کرنے کی اوس آیت کریمہ مذکورہ پر پھر بعد اختیار کرنے کی بہتر اونمیں
یعنی تقلید معین اختیار کری نہ غیر معین کو اسواسطی کہ یہہ چاروں مذہب ائمہ اربعہ کی حق [illegible]

کہ جو تہی اون قرنوں مین کہ جنکو آنحضرت صلعم نے بہتر فرمایا ہے اس حدیث مین
خَیْرُ الْقُرُونِ قَرْنِی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ یَفْشُوا الْکِذْبُ
یعنی بہترین قرنوں کا قرن میرا یعنی صحابہ پہر قرن اون لوگون کا کہ متصل ہین اون سے یعنی تابعین
پہر قرن اونکا کہ متصل ہین تابعین سے یعنی تبع تابعین پہر پہیلیگا جہوٹ اور مثل اسکے
بہت حدیثین ہین اور ان ائمہ اربعہ کی اجتہاد پر اجماع اہل سنت وجماعت کا پس وہ شخص کہ
پہیجہی انکی جبتک کہ ہو کا لمثر النسبی یا اسطور کہ نہ ہوا اجتہاد اوسکا مجمع علیہ اہل سنت
وجماعت کا اور نہ ہو خبر ثابت اوسکی منصوص احادیث صحاح کی مثل خبر ثابت ان ائمہ اربعہ
یا بڑہ کر جیسیکہ مہدی علیہ السلام ہین تو نہ ممکن ہوگا یہہ کہ مذہب پکڑی پانچوان بنا
یا اسطور کہ لی کوئی چیز حنفیون اور مالکیون سے یا حنفیون اور شافعیون سے یا حنفیون
اور حنبلیون سے یا مالکیون اور شافعیون سے یا مالکیون اور حنبلیون سے یا شافعیون اور حنبلیون
سے یا تینون سے یا چارون سے یا سوای اسکی اسلئے کہ اگر وہ کریگا یہہ امر مذکور تو ہمین حاجت
ہی اس سے کہ ہو وہ بڑہ کر اس سے یا برابر اوسکی یا کمتر اوس سے پس اگر ہوگا بڑہ کر اوس
یا برابر اوسکی تو ہوگا مجتہد پس نہین کلام ہی ہمارا اوسمین کلام ہمارا غیر مجتہدین مین ہی اور
لگر ہووی کمتر اوسکی تو تابعدار ہونا اس کمتر کا اور غیر مجتہد کا اور ترک کر دینا اوس مجتہد
اتباع کا کہ اتباع اوسکا مجمع علیہ اہل سنت وجماعت کا ہی اور یہی ہی وہ اوس قرن کا کہ
کہ حضرت نے اوسکی اچہی ہونیکی خبر دی ہی نہین ہی مگر خلاف عقل ونقل کی کہ نہ کوئی
بیچ طریق اول کی اجماعات سے اور آیات سے اور احادیث سے طریق تیسرا یہہ ہے کہ منعقد
ہوا ہی اجماع اوپر نکرنی اوس عمل کی کہ مخالف ہو ائمہ اربعہ کی کہا یہہ شیخ ابن ہمام اور صاحب
بحر الرائق وغیرہ نے جیسا کہ اوپر گذرا اور منعقد ہوا اجماع اوپر منع ... نے جو

اسکی تعلیق بھی بعمل کی شرط کی کہا ہے شیخ ابن ہمام اور صاحب بحر الرائق وغیرہ نے
جیسا کہ اوپر گذرا اور مشتہر ہوا ہے [illegible] ہوں وہ بھی تخصیص کے
کہا ہے ابن عبد البر مالکی نے جیسا کہ اوپر گذرا اور مشتہر ہوا ہے قول [illegible] اور یہ باطل ہو
کہ تعلیق [illegible] کہا ہے صاحب [illegible] الفتاوی [illegible] نے جیسا کہ اوپر گذرا اور [illegible] تعلیق [illegible]
[illegible] بطلان [illegible] لیکن [illegible] امام [illegible]
[illegible] وہ یہ ہے کہ تعلیق [illegible] سے [illegible] ہوگی یہ تخصیص [illegible]
[illegible] باطل [illegible] چار [illegible]
[illegible] حال سے [illegible] ہوگی یہ تخصیص [illegible] ہوگی
[illegible] کی [illegible] یہ تخصیص [illegible] کی ہوگی [illegible]
[illegible]
[illegible] ہوگی کہ [illegible] الشیء ہوگی [illegible]
[illegible] جب [illegible] تخصیص [illegible]
[illegible] اور اوس وقت بھی باطل سا [illegible] ہوگی اور [illegible]
ہوا نماز ایسے اور بھی یہی بات ہے کہ ائمہ اربعہ سب ہوگئی ہیں اور یہ بطلان [illegible] کا
اصلی باطل ہوئی ہیں اور یہ بطلان نماز اوس شخص کی کہ وضو کیا اوسنے کم قلتین سے [illegible]
[illegible] مسح کیا بعض سر کا یعنی نماز باطل ہوئی ائمہ اربعہ کی نزدیک اسلئے
کہ اسکی وضو نہ ہوا یہ شخص ان ائمہ کی نزدیک اسلئے کہ جب کم قلتین سے کہ اسمین نجاست تھی وضو کیا
نجس ہو گیا اسکی وضو نہ ہوا امام اعظم اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک اور امام مالک کی
نزدیک [illegible] نہ ہوا اور [illegible] نزدیک [illegible] سر کا مسح فرض ہی وہ ترک ہوا اسلئے کہ

سید احمد طحطاوی کی شرح در المختار میں ہے فان صحت هذه الصلاة ملفقة من
مذهب الشافعي والحنفي لا يطهر فان هذه الصلاة متفق على بطلانها عند
الحنفي لسيلان الدم والشافعي للمس المرأة انتهى اور اگر ہے قسم ثانی یعنی
کہ ہووے نماز پڑھنی والا اسکا مقلد ہو کر مذہب حنفی کا پھر رجوع کری اس تقلید سے
بعد اس عمل کر لینے کے پس یہ باطل ہی ساتھ اجماع ہونیکے اوپر منع ہونیکے
رجوع کے تقلید سے بعد عمل کرنیکے اور اگر ہو قسم ثالث تو وہ ہی باطل ہی بالکل
اسواسطے کہ اسمین جواز ہی ڈھونڈنا رخص مذاہب کا اور یہ باطل ہی ساتھ اجماع ہونیکے
اوپر منع ہونے تتبع رخص مذاہب کے اور یہی دلالت کرتا ہی اوپر بطلان اس تلفیق
کے اجماع مجتہدین کا اور بیان اسکا یہ ہی کہ تحقیق مجتہدین جمع ہوگئے ہیں اوپر قول
اور اعتقاد کے بیچ اون مسئلوں کے کہ ہین وہ مختلف فیہا اور ترجیح اونکی اوپر بطلان
کہ یہ حلال و جائز ہی اور یہ حرام و غیر جائز ہی پس اگر ہو تلفیق جائز تو اوٹھ جاویگی
یہ حرمت اور عدم جواز درمیانسے اور ہو جاویگا یہ اجماع اوپر امر لغو اور غلط
کے اور یہ باطل ہی ساتھ قول اللہ تعالی کے وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ
نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا پس صاف معلوم ہوا
آیت سے کہ رستہ اجماع کا حق ہی اور رستہ اوسکے مقابل کا باطل ہی پس
ثابت ہوئی یہ بات کہ تلفیق مطلق باطل ہی ساتھ اس اجماع مذکور کے اور یہ اجماع ایسا ہی
کہ علم اسکا ہر شخص کو خواہ عالم ہو خواہ جاہل وقت تامل کرنیکے اور وقت رجوع
کرنیکے طرف بصیرہ اپنی کے اور یہ جو گمان کیا گیا ہی کہ تلفیق نزدیک صاحب
بحر الرائق اور شیخ ابن الہمام کی جائز ہی سو یہ بات اونکے صریح کلام سے نہین پائی

ہوتی

ہے ولی بلکہ کلام اون دونوں کا دلالت کرتا ہی اوپر بطلان تلفیق کے اگر ہو
قسم پہلی تلفیق کی تو وہ دونوں قائل ہوئی ہیں ساتھ منعقد ہونے اجماع کے
اوپر نکیر لئے اوس عمل کے کہ مخالف ہو امام اپنے کے جیسا کہ اوپر گذرا اور اگر ہو
دوسری تلفیق کی تو وہ دونوں قائل ہوئے ہیں ساتھ منعقد ہونے اجماع کے
اوپر منع ہونے رجوع کے تقلید سے بعد عمل کرنے کے اور اگر ہو قسم تیسری تلفیق کی
تو کہا صاحب بحر الرائق نے رسالہ زینیہ میں بیچ رسالہ رفع الغشاء عن وقتی العصر
والعشاء کے شیخ نقل لنا من کلامه وکلام شیخه ان الفتوی
قول صاحب المذهب لا بقول صاحبیه واستفید منه انه لا یفتی ولا یعمل
الا بقول ابی حنیفة ولا یعدل الی قولهما الا لموجب من ضعف دلیل
او ضرورة او تعامل کما قدمنا فی وقت العصر واستفید منه
ایضا ان بعض المشائخ وان قال الفتوی علی قولهما وکان دلیل الامام قویا
ومذهبه ثابتا لا یلتفت الی فتویه ولا یعمل بها وان کانت فی
کتاب مشهور معروف انتهی کلام صاحب البحر قول اوسکا من کلامه وشیخه
جو ہی ضمیر پھرتی ہی اوسکی طرف علامہ قاسم کے اور شیخ سے مراد شیخ ابن ہمام ہی
اور قول اوسکا کما قدمنا فی وقت العصر جو ہی وہ عبارت یہہ ہی فظهر
من هذا ان الصواب ما ذهب الیه ابو حنیفة وان العمل علی المقلد
واجب والافتاء بغیره لا یجوز لهم لانه لا یرجح قول صاحبیه
او احدهما علی قوله الا لموجب وهو اما لضعف دلیل الامام او للضرورة
او التعامل کترجیح قولهما فی المزارعة والمعاملة او لاختلاف لانه اختلاف

العصر والزمان انتهى تمام ہوا کلام شیخ ابن امیر حاج کا جو نقل کیا ہی ہم نے صاحب بحر نے
وقت عصر میں [illegible] غور کرو کہ یہہ شیخ ابن الہمام تھا [illegible] شرط کیا اوس شخص ان [illegible]
ہونا اوسکا جانب مطلق مجتہد فی المذہب کے اور یہ صاحب تیسیر کہا اس طرف [illegible]
بعینہا شرط کی وجود اوس کا تحقیقہ صاحبین نے اوپر اختلاف کے بھی [illegible] امام
سمجھی مسئلہ میں مگر وہ ایک روایت ہو بھی امام صاحب کے جیسا کہ تصریح کی ہے
محقق نے شرح در المختار میں عبارت اوسکی یہ ہے قوله قال قوله ان الاختلاف
انما هو للائمة الاعلام يحتمل ان المراد ائمة مذهبه فالاخذ
بمعنى الاعتقاد والعمل بحقيقة فان مذاهبه والائمة المخالفة
في تلك المذهب لكن المخالفة برواية عنه انتهى اور جاننا چاہیے ہم یہ [illegible]
صاحبین کے حق میں کہ یہہ خود مذہب میں اصل ابن تو اور [illegible] ہیں ان کا حال [illegible]
[illegible] نہر الفائق کے اور صاحب بحر الرائق نے اوسکو [illegible]
اور کہا ابن ہمام نے فتح القدیر میں [illegible] فی الفتوى على المجتهد انما
[illegible] ولاة [illegible] مذهب ابي حنيفة مثلا فلا يمكن
المخالفة فيكون معروفا بالنسبة الى ذلك الحكم انتهى اور کہا
صاحب بحر الرائق نے رسالہ زینیہ میں فی حسن [illegible] مقلد ابی حنیفة
العمل به ولا يجوز بقول غيره لما قال الشيخ القاسم في تصحيحه ان الحكم
الملفق باطل بالاجماع وان الرجوع عن التقليد بعد العمل باطل بالاتفاق وهو المختار
في المذهب انتهى پس یہہ کلام شیخ ابن ہمام اور صاحب بحر کا کہ صریح دلالت
کرتا ہی اوپر بطلان تلفیق کے اور جو کچھ کہ پایا جاتا ہے کسی کے کلام سے [illegible] ہیں

دکی

جس وقت محمول ہو یا اسم کہ وہ صادق ہوتا ہی اوس پر کہ غیر متعین ہی یا وہ [illegible]

اسم کہ وہ صادق ہوتا ہی اوس پر کہ غیر متعین ہی یا وہ محمول ہی اور [illegible]

ہو سکتا اور [illegible] اوسکے ایک محمول ہی اور [illegible] سے اتفاق

یا قبل علم اجماع کے [illegible] یا محمول ہی [illegible]

[illegible]

[illegible]

ابن الهمام ان [illegible] المسائل [illegible]

[illegible]

[illegible]

يسكتون عنها [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہوسکے اوپر قول اور اعتقاد کے یا بنظر کہ یہہ حلال ہی یا یہہ [illegible]
جائز ہی پس حاصل کلام کا یہہ ہوا کہ تمام تقلید باطل ہی مگر تقلید مذہب معین کی
اگر تمام تحقیق باطل ہی ساتھہ اجماع مذکور کی حاصل کلام کا یہہ ہی کہ تحقیق کل اسکا باطل
ہی ساتھہ اجماع مذکور کے جیسا کہ گذرا پس جب کہ ہوئی تحقیق باطل ساتھہ اجماع
تو ہوگی باطل ساتھہ قول اللہ تعالی کے ومن یتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما
تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا اور جب کہ ہوئی تحقیق باطل ساتھہ
اجماع مذکور اور آیۃ شریف مذکورہ کے تو ثابت ہوئی تقلید مذہب معین کی ساتھہ اجماع
مذکور اور آیۃ مذکورہ کے اسواسطے کہ تقلید مذہب معین کی نقیض ہی تحقیق کی
پس جبکہ باطل ہووےگی تحقیق تو ثابت ہووےگی یہہ تقلید واسطے محال ہونے ارتفاع
نقیضین کے پس جبکہ باطل ہوئی تحقیق ساتھہ اجماع مذکور اور آیۃ شریف مذکورہ کے
اور ثابت ہوئی تقلید مذہب معین کی ساتھہ اجماع مذکور اور آیۃ شریفہ مذکورہ کے
پس جو کوئی اختیار کرے تحقیق کو بغیر ضرورت کے بعد مطلع ہونے کے ان دلیلوں پر
پس تو مستحق [illegible] کا یہہ ہی کہ ہوگا [illegible] اجماع مذکورہ کا اور
داخل ہوگا نیچے قول اللہ تعالی کے ومن یتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی
ونصلہ جہنم وساءت مصیرا اور چوتھا طریق یہہ ہی کہ ہوا ہی اجماع
اوپر ائمہ اربعہ کا کہ منعقد ہوا ہی [illegible] اور [illegible] اوپر [illegible] مخالف ہونے اونکی
اور تقلید مذہب معین کے اور بیان اسکا یہہ ہی کہ بلا اشتباہ ائمہ اربعہ [illegible] جانتا ہی
اس بات کے کہ وہ جمع ہوئے ہیں اوپر مسائل کے یا مختلف ہیں مسائل میں یا بنظر کہ وہ
مباح ہی یا [illegible] یا سنت ہی یا واجب ہی یا حرام یا مکروہ پس اگر ہو قسم پہلی تو اتباع کرنا

اس آیۃ کا ترجمہ [illegible]

[illegible] اماموں کی [illegible]

ورق متعلق صفحہ ۳۱ بعد تمام ہونے طریق حق کے اور تمام اوسکا اس قول پر ہے اور جو عمل کہ ہو خلاف ائمہ اربعہ کی تو ہوگا باطل ساتھ اجماع مذکور کی ۱۲

اور ایک طریق اور بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ کہا صاحب در مختار نے در مختار میں
اور شیخ ابن ہمام حنفی نے تحریر الاصول میں اور شیخ ابن حاجب مالکی نے مختصر الاصول
میں اور قاضی عضد الدین شافعی نے شرح مختصر الاصول میں وغیرہم نے ان الرجوع عن
التقلید بعد العمل ممنوع بالاتفاق اور کہا صاحب بحر الرائق نے رسائل میں [illegible]
ووجہ [illegible] فقال [illegible] لا یحل له العمل بقول غیرہ [illegible] نقل
الشیخ [illegible] تحریر الاصول انه لا یصح الرجوع عن التقلید
بعد العمل بالاتفاق اور [illegible] قال اللہ تعالی [illegible]
لیعمل به الکتاب [illegible]
اور [illegible] اتفاق و اجماع کی اور
[illegible] خلاف اجماع کا غیر جائز ہے اور راہ دوزخ کا جیسا اللہ تعالی نے فرمایا
ويتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولى ونصله جهنم [illegible]
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ستکون هنات وهنات فمن اراد
ان يفرق امر هذه الامة وهي جميع فاضربوه بالسيف كائنا من كان
رواه مسلم پس جبکہ معلوم ہوا یہ مذکور تو لکھتے ہیں ہم کہ مسائل دو امر سے خالی نہیں
یا مجمع علیہ ہونگے یا مختلف فیہ ہونگے پس اگر ہے قسم اول تو اتباع ان مسائل کا واجب ہے بالاجماع
اور اگر ہے قسم ثانی تو مقلد دو امر سے خالی نہیں یا انتقال کریگا بعد عمل کرنے کے یا نہ کریگا پس اگر ہو امر اول
تو تغییر اس کی باطل ہے ساتھ اجماع مذکور کی اور آیت مذکورہ کی اور اگر ہو امر ثانی تو تعیین مذہب کے
[illegible] لازم ہے تعیین مذہب کے دو طریق ہی ہیں یا ہوگا بطریق تعیین ایک مذہب کے
[illegible] یا ہوگا [illegible] ایک مذہب سے اور جگہ کسی مذہب سے اس کے

طریق ثانی تو باطل بالاجماع ہی اسلئی کہ اسمین جواز تتبع رخص مذاہب کا ہی اور تتبع رخص
مذاہب کا باطل بالاجماع ہی کما قال ابن عبد البر المالکی ان تتبع رخص المذاہب غیر جائز
بالاجماع جیسا کہ اوپر گذرا اور بعضی رخص مذاہب کے ایسے ہین کہ ہوئینگی ان چیزون کا حلال
اور جائز ہوئین ہین مذاہب مین اور بہی یہہ طریق ثانی باطل ہی ساتھہ اجماع کے اور باطل
اسکا یہہ کہ اسمہ مجتہدین کے مسائل مختلف فیہا مین جمع ہوئین ہین اور برقول اور اعتقاد کی یہہ طریق
کہ یہہ حلال ہی اور یہہ حرام پس اگر جائز ہو یہہ طریق ثانی تو مرتفع ہوجاویگی حقیقت شیا
کی اور ہوجاویگا یہہ اتباع متشابہ کا اور امر مخلوط اور اغوی کی اور یہہ بات باطل ہی قول [illegible]
ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم الایۃ اور اگر [illegible]
فہو المراد پس ثابت ہوئی تقلید ایک مذہب معین کی ساتھہ [illegible] اور ایک طریق [illegible]
اور وجہہ کہ کہا ملا علی قاری نی رسالہ جواب قفال کی مین کہ لا یجوز للقاضی ما قلنا [illegible]
علیہ حتما ان یعین مذہبا من المذاہب اما مذہب الشافعی فی جمیع الوقائع [illegible]
واما مذہب مالک واما مذہب ابی حنیفۃ وغیرہم ولیس لہ ان ینتقل من مذہب
الشافعی فی بعض ما ہواہ ومن مذہب ابی حنیفۃ فی الباقی مما اراد لانا لو جوزنا
ذلک لادی الی الخبط والخروج عن الضبط وحاصلہ یرجع الی نفی التکلیف
لان مذہب الشافعی اذا اقتضی تحریم الشیء ومذہب ابی حنیفۃ [illegible]
الشیء بعینہ او علی عکس ذلک فہو ان شاء مال الی الحل وان شاء مال الی الحرام فلا
یتحقق الحل والحرام وفی ذلک اعدام التکلیف وابطال فائدتہ [illegible]
وذلک باطل انتہی یعنی اور باطل بالاجماع ہی حاصل اسکا یہہ [illegible]
[illegible] پس اگر ہو یہہ امر جائز تو نہ قرار پاویگا [illegible]

اس قسم پر عمل کا واجب ہی بالاجماع اور اگر ہو قسم دوسری یعنی مختلف فیہ تو کہا
صدر الشریعہ نے توضیح میں بخلاف اجتہاده کان باطلا بالاتفاق
لان بہ یجب علیہ العمل فظنہ لا یجوز لہ التقلید مع اجتہاده بالاجماع
کذا فی شرح المختصر انتہی اور کہا در المختار میں ان الحکم والفتیا بالقول المرجوح
جہل وخرق للاجماع انتہی اور نہیں پوشیده ہی کسی شخص پر یہ بات
کہ ہر ایک مذہب ائمہ اربعہ کے بلکہ ہر مجتہد کے مسائل کے ہوتا ہی مذہب اسکا موافق
اسکے راجح ہوتا ہی ساتھ اجتہاد اوسکے کہ وه حق ہی اور صواب پس جبکہ
ہوئی یہہ بات تو واجب ہوا ساتھ اعتقاد اور قول اسکے ابو حنیفہ کے یہہ حکم کیا
اور عمل کیا جاوے ساتھ مذہب اوسکے اور نہ انتقال کیا جاوے اوس سے اور اسیطرح واجب
ہی واسطے مالک کے یہہ کہ عمل کیا جاوے اور حکم کیا جاوے ساتھ مذہب اوسکے اور نہ انتقال
کیا جاوے اوس سے اور اسیطرح امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کا حال سمجھا چاہئے
پس حاصل ہو لیں ائمہ اربعہ اور یہ ہیں مذاہب جنکے عمل کیا جاویگا ساتھ خلاف
اسکے یا بطور لیکر کبھی ادہر اور کبھی ادہر یعنی بغیر تقیید مذہب کے تو ہوگا خلاف
ائمہ اربعہ کا اور جو عمل کہ ہو خلاف ائمہ اربعہ کے تو ہوگا باطل ساتھ اجماع
انکے پس واسطے ان دلیلوں مذکوره کے کہا فقہا نے جیسا کہ نقل کیا حموی
نے بیچ شرح اشباه النظائر کے فن ثانی میں بیچ کتاب التعزیر کے وفی الفتح
قال ان المنتقل من مذهب الی مذهب لاجتهاد وبرهان اثم
یستوجب التعزیر فبلا اجتهاد وبرهان اولی انتہی یعنی کتاب فتح میں ہی
کہا فقہا نے بلا شبہ انتقال کرنیوالا ایک مذہب سے طرف دوسرے مذہب کی بیچ اجتہاد

وہ لیوے کہ گنہگار ہی لائق ہوتا ہی تعزیر کے بین البیر اجھنا وہ لیوے کہ جو کوئی
انتقال کریگا لائق تر ہوگا تعزیر کا تمام ہوا قول فتح کا اور کہا فتاوی [illegible]
بیچ باب التعزیر کے حنفی اذا انتقل الی مذہب شافعی رحمہم اللہ تعالی یعزر
فی جواہر الاخلاطی انتہی یعنی حنفی نے انتقال کیا اپنی مذہب سے طرف مذہب شافعی
کے تعزیر دیا جاوے ایسا ہی جواہر اخلاطی میں اور کہا بیچ کتاب [illegible]
[illegible] کے اختلاف [illegible] حنفیا فی بعض المسائل وشافعیا
فی البعض کما ہو شرط فی مسائل التقلید انتہی یعنی [illegible]
حنفی ہو بعض مسائل میں اور شافعی بیچ بعض مسائل کے جیسا کہ [illegible] کیا ہی بیچ
مسائل تقلید کے [illegible] عبارت [illegible] اور [illegible] کی [illegible]
شیخ محمد [illegible] سردار [illegible] کے مدرسوں کے اور مولوی [illegible]
[illegible] کے اور [illegible] کہ وہ مدرس ہیں [illegible] کے اور شیخ مصطفی [illegible]
[illegible] اور شیخ عبد القادر کہ وہ [illegible] ابراہیم [illegible] اور شیخ
[illegible] کہ وہ [illegible] کے مدرس ہیں اور مولوی [illegible] کہ وہ [illegible]
مدرس ہیں [illegible] ابو [illegible] کہ وہ [illegible] کے امام ہیں اور سید محمد اور مولوی
[illegible] اور مولوی عبد اللہ اور مولوی سید علی [illegible] ان کی [illegible]
[illegible] اور کہا [illegible] نے بیچ کتاب [illegible] کے قال [illegible]
[illegible] انتہی یعنی کہا [illegible]
[illegible]
[illegible]

كأبي حنيفة او الشافعي رحمهما الله فلزم عليه الاستمرار فلا يقلد
غيره في مسئلة من المسائل انتهى یعنی اگر التزام کرے کوئی ایک مذہب کا مثلاً مذہب ابی
حنیفہ کا یا شافعی رحمہما اللہ کا پس لازم ہے اوسکو ہمیشگی اوسپر پس نہ تقلید کرے غیر اوسکی
کی کسی مسئلہ میں مسائل سے اور کہا صاحب بحر الرائق نے بیچ رسائل زینیہ کے فوجب
على المقلد لابي حنيفة ان يعمل به ولا يجوز له العمل بقول غيره انتهى یعنے
پس واجب ہے اوپر مقلد ابو حنیفہ کے یہ کہ عمل کرے اونکی قول پر اور نہیں جائز ہے واسطے
اوسکے عمل کرنا قول غیر اونکے پر اور کہا تفسیر احمدی کے مولف نے جو استاد ہیں
عالمگیر بادشاہ کے بیچ تفسیر احمدی کی اذا التزم مذهبا يجب عليه ان يدوم
على مذهبه الذي التزمه ولا ينتقل الى مذهب آخر انتهى یعنے لازم کری
کوئی ایک مذہب واجب ہی اوپر اسکے یہہ کہ مداومت کرے اوس مذہب پر کہ التزام کیا ہی اوسکا اور نہ
انتقال کرے طرف مذہب دوسرے کی اور مولانا عبد العلی شرح تحریر بیچ لکھتی ہیں وكذلك ادعى
الانتقال في الحكم من مذهب الى مذهب في زماننا لا يجوز لظهور
الخيانة انتهى یعنے اسیطرح دعوی کیا گیا انتقال کرنا حکم میں ایک مذہب سے طرف
دوسرے مذہب کے ہماری زمانہ میں جائز نہیں ہے واسطے ظاہر ہونے خیانت کے اور کہا
بیچ فتاوی عالمگیری کے هذا كله في القاضي المجتهد واما المقلد
فانما ولاه ليحكم بمذهب ابي حنيفة مثلا فلا يملك المخالفة فيكون
معزولا بالنسبة الى ذلك الحكم هكذا في فتح القدير انتهى یعنے
یہ سب قاضی مجتہد کی حق میں ہے اور لیکن مقلد پس سوا اسکے نہیں ہے کہ حاکم کیا ہے اوسکو تا کہ حکم کرے
ساتھ مذہب ابی حنیفہ کی مثلاً پس نہیں مالک ہوتا مخالفت کا پس ہوگا معزول بہ

اس حکم کے اسیطرح ہی فتح القدیر مین اور کہا رد المختار مین بیچ کتاب القضا کی
وفی الوهبانیة للشرنبلالی یفتی من لیس مجتهدا لحنفیة زماننا
بخلاف مذهبه عامدا فلا ینفذ اتفاقا انتهی یعنے اور وہبانیہ مین ہی
کہ جو شرنبلالی نے تالیف کی ہی فتوی دے وہ شخص کہ نہین ہی مجتہد مانند حنفی
زمانہ ہمارے کے بخلاف مذہب اپنے کے قصدا نہین جاری کیا جاویگا حکم اوسکا اتفاقا
پوشیدہ نرہی یہہ بات کہ جب اتنی روایتین بیچ منع ہونی عمل کرنیکے مذہب غیر پر
مع دلیلون کے معلوم ہوئین تو عمل مین احتیاط چاہی نہ یہہ کہ بعضی عبارتون سے اپنے ارادے
کے موافق سمجھکر دلیل پکڑتے حال انکہ معنے اوسکے اور ہین جیسا کہ کہا بیچ
فتاوی عالمگیریہ کے وفی نوادر داؤد بن رشید عن محمد فی رجل لیس بفقیه
ابتلی بنازلة فی امرأة فسأل عنها فقیها فافتاه بامر من التحریم او التحلیل
فعزم علیه وامضاه ثم افتاه ذلک الفقیه بعینه او غیره من الفقهاء
فی امرأة اخری فی مثل تلک النازلة بخلاف ذلک فاخذ به
وعزم علیه وسعه الامران جمیعا ولو کان هذا الرجل سأل بعض الفقهاء
عن نازلة فافتاه بحلال او حرام فلم یعزم علی ذلک فی زوجته حتی
سأل فقیها اخر فافتی بخلاف ما افتی به الاول فامضاه علی زوجته
وترک فتوی الاول وسعه ذلک ولو کان امضی قول الاول فی زوجته
وعزم علیه فیما بینه وبین امرأته ثم افتاه فقیه اخر بخلاف ذلک
لا یسعه ان یدع ما عزم علیه ویاخذ بفتوی الاخر قال محمد
هذا کله قول ابی حنیفة وابی یوسف وقولنا انتهی حاصل اس عبارت

یہہ ہے کہ یہان تین صورتین ہین صورت اول یہہ کہ ایک شخص غیر فقیہ نے ایک
شخص فقیہ سے پوچہا ایک حادثہ کا حال کہ واقع ہوا تہا اوسکی صورت کی
حق مین سو اوس فقیہہ نے فتوی دیا حلت کا یا حرمت کا پس اوسنے عمل کیا اور
پہر بعد اسکی یہی حادثہ واقع ہوا ایک اور صورت مین سو پوچہا اوسنے [illegible]
یا اور فقیہ سے پس فتوی دیا اوسنے خلاف فتوی پہلے کے [illegible]
ہی پس یہہ دونون حکم نافذ ہوئی اوس سائل کے حق مین اور صورت دوسری
کہ پوچہا ایک شخص بعض فقہا سے ایک حادثہ کا حال اپنی بیوی [illegible]
پس فتوی دیا اوسنے حلت کا یا حرمت کا پس عمل کیا اوسنے [illegible]
پوچہا اور فقیہ سے پس فتوی دیا اوسنے خلاف فقیہ اول کے
دوسرے کے قول پر پس یہہ حکم ہی نافذ ہے اوسکی حق مین اور صورت تیسری
کہ ایک شخص نے بعض فقہا سے پوچہا ایک حادثہ کا حال اپنی بیوی [illegible]
فتوی دیا اوسنی حلت کا یا حرمت کا پس عمل کیا اوسنی اوس فتوی پر پہر پوچہا
اور فقیہ سے اسی حادثہ کا حال پس فتوی دیا اوسنے خلاف پہلے کے تو نافذ
ہوگا فتوی دوسرے کا پس حاصل اس عبارۃ کا دو وجہ سے ہی وجہ اول یہہ ہی کہ
عبارت مرقومہ مین بیان ہی اسباب کا کہ گنجایش رکہتا ہی اس سائل کو یہہ حکم نافذ
ہونے مین ورنہ نافذ ہونا حکم کا نہین لازم کرتا اس بات کو کہ یہہ فعل اس سائل کو
درست ہی جیسا کہ قاضی مجتہد اگر حکم کرے خلاف اجتہاد اپنے کے اور تقلید
کرے غیر کی تو نافذ ہو جاویگا یہہ حکم نزدیک امام اعظم رحمہ اللہ باوجود اسکے
کہ یہہ فعل کرنا اوسکو حرام ہی بالاجماع اور اسیطرح جو کوئی سورہ فاتحہ نہ پڑہے [illegible]

تو نماز اوسکی جائز نزدیک امام اعظم کے اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے
باوجود اسکی کہ یہہ فعل کرنا نماز مین مکروہ تحریمی ہی بالاتفاق اور اسطرح حال ہی
ترک کرنی حج سے آب جائز پس حاصل کلام کا یہہ ہی کہ اس عبارت مرقومہ مین بیان ہی نفوذ حکم کا
نہ بیان حکم مقلد کا ہان اگر کہتی کہ مقلد کو اختیار ہی چاہی تو اوسکی تقلید کرے اور چاہی
اوسکی تقلید کری تو البتہ یہہ مدعا کی موافق ہوتا سو یہہ بات اس عبارت مین اصلا مذکور
نہین اور یہی معنی مراد ہین اس عبارت مرقومہ کی نزدیک فقہا کے سب کے اور جب لکھا
اوپر ان کے جو کوئی انتقال کرے ایک مذہب سے طرف دوسرے مذہب کے تو تعزیر کیا جاوے گا
اور مستحق تعزیر کا ہی اگر جواز فعل مراد ہوتا تو تعزیر کی کیا ہے قابل ہی
اور یہی معنی مراد ہین اس عبارت مرقومہ کی نزدیک اکثر علما ہند کی کہ وہ ناقلین ہین
اس عبارت کے فتاوی عالمگیری مین جس وقت کہ لکھا انہون نی کہ جو کوئی حنفی ہوکر
انتقال کری طرف مذہب شافعی کی تو تعزیر دیا جاوے اور یہی معنی مراد ہون اس عبارت مرقومہ کے
نزدیک اوس کے کہ وہ خود متکلم ہین اس عبارت کے اسواسطی کہ ہر مجتہد کو حکم دینا عمل کرنیکا ساتھ
قول غیر کی حرام ہی بالاجماع جیسا کہ اوپر گذرا اور دوسرے یہہ ہی کہ یہہ عبارت علی العموم
نہین ہی مراد مخالف کے نزدیک ورنہ لازم آوے گا کہ حلال ہو جاویگی ہر فرقی کے لوگون کا قصد ہو
یا خارجی جبری یا قدری اور یہہ باطل ہی بالاتفاق پس ضرور ہوا تخصیص کرنا پس
معنی اس عبارت کے مجتہد فی المذہب کو ہی اور نہ اسکی اور بعضی شبہ کرتی ہین باینطور
کہ اختیار کیا ہی قاضیون نی قسم کھلانا گواہون کا اور قسم کھلانا گواہون کا مذہب ابن
ابی لیلی کا نہ مذہب امام اعظم کا پس اگر ممنوع ہوتی تقلید غیر مجتہد کی تو اگر
ممنوع ہوتی تقلید غیر ائمہ اربعہ کے تو کیون اختیار کرتی قاضی مذہب ابن ابی لیلی رح کا

پس جواب اسکا دو وجہہ سے ہی وجہہ اول یہہ ہی کہ یہہ امر اس زمانہ مین ضروری ہی اور ثابت
ہو چکا ہی اصول و فروع مین یہہ قاعدہ الضرورات تبیح المحظورات یعنے امر ضروری
مباح کر دیتا ہی ممنوعات کو بسبب قول اللہ تعالی کی فمن اضطر غیر باغ ولا
عاد فلا اثم علیہ یعنی وہ شخص کہ بیقرار ہو درحالیکہ نہ باغی ہو اور نہ حد سے تجاوز
کرنیوالا ہو پس نہین ہی گناہ اوسپر بیچ کہانی چیز ممنوع کی اور وجہہ دوسری یہ ہی
کہ قسم کہلانا گواہون کا ایک قسم ہی تزکیہ کی اور تزکیہ گواہون کا ایمہ اربعہ کا
مذہب ہی اور یہی مراد ہی سب علما کے نزدیک جنکا اجماع کیا اونہون اوپر منکر
اوس عمل کے کہ وہ مخالف ہی ایمہ اربعہ کے اور یہی مراد ہی نزدیک ایمہ
اربعہ کے جنکا اجماع ہوا اونکا اوپر منکری اوس عمل کے کہ وہ مخالف ہو ایمہ اربعہ
اور یہی مراد ہی نزدیک قفال کے جسکہ کہا اونہون نے جو کوئی انتقال کرے ایک
مذہب سے طرف دوسرے مذہب کے تو گنہگار اور مستحق تعزیر ہوتا ہی اور بعضی
لوگ شبہ کرتے ہین حکایت قفال اور ابی عاصم کی سے کہ نقل کیا ہی اوسکو
عطار نے اسطرح کہ کما وقع للقاضی ابی عاصم العامری الحنفی
دخل مسجد القفال وکان شافعیا لصلوٰۃ المغرب فلما رآہ القفال
امر المؤذن ان یثنی الاقامۃ وقدم القاضی فتقدم وجہر بالبسملۃ
مع القراءۃ واوتر بشعار الشافعیۃ ومعلوم ان القاضی ابا عاصم
انما یصلی قبل ذالک بشعار مذہبہ فلم یمنعہ سبق عملہ بمذہبہ
من تقلید المخالف انتہی پس جواب اسکا دو وجہہ سے ہی وجہہ اول یہہ ہی کہ یہہ حکایت
مخالف ہی امر مجمع علیہ اور متفق علیہ کے جیسا کہ کہا ابن ہمام حنفی اور ابن

حاجب مالکی اور قاضی عضد الدین شافعی اور علامہ قاسم حنفی اور صاحب در المختار
حنفی اور صاحب بحر الرائق حنفی نے کہ رجوع کرنا تقلید سے بعد عمل کرنیکے
ممنوع ہی بالاتفاق جیسا کہ اوپر مذکور ہوا پس جبکہ مخالف ہوئی یہہ حکایت اس امر کے
مجمع علیہ اور متفق علیہ کے تو لائق اعتبار کے نہوئی بسبب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار اور وجہ دوسری
یہہ ہے احتمال ہی کہ کیا گیا ہو یہہ فعل بنظر نفوذ کے نہ بنظر اسکے کہ یہہ فعل درست ہی
پس یہہ حکایت محمول ہی اوپر نفوذ کے فقط بدلیل اسبات کے کہ یہہ فعل ممنوع ہی
بالاتفاق اور یہی ہے قیاس کیا جاوے گا قول دوسرا کہ منقول ہو مثل اسکے تو کہ
مصداق ہو قول علیہ السلام کا من شذ شذ فی النار اور قول اللہ تعالی کا ویتبع
غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا
اور جو کوئی پیروی کرتا ہی غیر راہ مومنین کی پہیر دینگے ہم اوسکو جدہر پہرا ہی اور داخل
کرینگے ہم اوسکو جہنم میں اور بری ہی وہ جگہہ پہر جانیکے پس واجب ہوا ہمپر کہ حمل کرین
[illegible] بیان کسی ہوا اوپر نفوذ کے یا عدم صحت نقل کے اور بعضے لوگ شبہ
کرتے ہیں اس عبارت سے کہ نقل کیا ہی اوسکو قرافی نے انعقد الاجماع علی ان
من اسلم فلہ ان یقلد من یشاء من العلماء من غیر نکیر انتہی پس جواب
اسکا یہہ ہی کہ یہہ عبارت مقید ہی ساتھہ نومسلم ہونیکے یعنی جو نیا مسلمان ہوا اوسکو
اختیار ہی کہ اختیار کرے تقلید کسی عالم مجتہد کی ائمہ اربعہ میں سے سوا اسمین کسیکو کلام نہیں
[illegible] بعد مین اسواسطے کہ اجماع منعقد ہوا ہی اوپر نکرنے اوس عمل کے
[illegible] اور علماء مین کا تبعیضیہ ہی پس معنے اسکے یہہ ہوئے کہ جو شخص

نومسلم

تو مسئلہ دوسروں کا مسئلہ لازم ہی ایسا یہہ کہ تقلید کرے ایک عالم کی ائمہ اربعہ میں سے بس ہو گیا یہہ اجماع مذکور دلیل ہماری ساتھہ مدد اللہ تعالی کے وہو نعم المولی ونعم الوکیل

باب دوسرا بیچ بیان دلیلوں اور مسئلوں کے کہ بعضی لوگ شبہ کرتے ہیں اون مسئلوں پر

اگرچہ شبہہ کے مسائل ان کے بہت ہیں لیکن جن مسئلوں پر شبہہ ہی کرتے ہیں جواب انکا لکھا جاویگا اور باقی مسائل کو اسی پر قیاس کیا جاویگا باینطور کہ جب قوی شبہوں کا یہہ حال ہی تو اوروں کا کیا ذکر ہی

مسئلہ پہلا بیچ بیان قلتین کے شبہہ کرتے ہیں بایں طور کہ روایت کی گئی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذا کان الماء قلتین فانہ لا ینجس رواہ ابوداود اور روایت کی گئی ابن عمر سے کہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن الماء یکون فی الفلاۃ من الارض وما ینوبہ من الدواب والسباع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بلغ الماء قلتین لم ینجسہ شیء رواہ ابوداود پس یہہ حدیث دلالت کرتے ہی اسپر کہ جبکہ ہو پانی بقدر قلتین کے تو ناپاک نہوگا جیسا کہ مذہب امام شافعی کا ہی اور اس میں معلوم ہوا ہی کہ امام اعظم نے کس حدیث سے سند پکڑی ہی کہ یہہ پانی قلتین کا ناپاک ہو جاتا ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ روایت ہی ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذا استیقظ احدکم من نومہ فلا یغمس یدہ فی الاناء حتی یغسلہا ثلثا فانہ لا یدری این باتت یدہ متفق علیہ کہا نووی نے بیچ شرح صحیح مسلم کے نیچے اس حدیث کے ان اہل الحجاز کانوا یستنجون بالاحجار فاذا نام احدہم عرق

فلا يأمن النائم من أن تطوف يده على ذلك الموضع النجس فإذا
وقع يده على ذلك الموضع النجس تنجس يده فإذا يغمس يده تنجس ماءه
انتهى اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لا يبولن
أحدكم في الماء الدائم الذي لا يجري ثم يغتسل فيه متفق عليه اور روایت
ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے إذا شرب الكلب في إناء
أحدكم فليغسله سبع مرات متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے إذا ولغ الكلب في إناء أحدكم
فليرقه ثم ليغسله سبع مرات روایت کیا اس کو مسلم نے اور روایت ہے عطا سے أن
حبشيا وقع في زمزم فمات قال فأمر ابن الزبير أن ينزف ماء زمزم
قال فجعل الماء لا ينقطع قال فنظر فإذا هو عين تنبع من قبل الحجر
الأسود قال ابن الزبير حسبكم رواه أبو بكر بن أبي شيبة نے
مصنفہ اور روایت ہے ابن عباس سے أن زنجيا وقع في زمزم فمات قال
فأنزل إليه رجل فأخرجه ثم قال انزحوا ما فيها من ماء زمزم ثم
قال للذي في الموضع دلوك من قبل العين التي تلي البيت أو الركن
فإنها من عيون الجنة رواه أبو بكر بن أبي شيبة في مصنفه
اور روایت ہے ابن عباس و ابن الزبیر سے کہ أمرا بنزح ماء زمزم عند وقوع الزنجي وموته
فيه رواه الدارقطني اور روایت ہے کہ أن زنجيا وقع في بئر زمزم فمات
فيها فأمر ابن عباس وابن الزبير أن أخرج وأمر أن ينزح قال
فغلبتهم عين جاءت من الركن فأمر بها فدست

بالقباطي والمطارف حتى نزحها والصحابة متوافرون من غير نكير
ولم ينكر منهم احد وكان ذلك الا في آخر بحضور الصحابة
ولم ينكر منهم احد رضي الله تعالى عنهم رواه الطحاوي
اور روایت کیا ابو بکر بن ابی شیبہ نے خالد بن سلمہ سے کہ علیاً رضی اللہ
سئل عن بال في بئر قال ينزح يعني تحقيق علی رض پوچھے گئے
حال سے کہ پیشاب کرے کوئی کنوئیں میں فرمایا کہ کھینچا جاوے یعنی سارا پانی
پس یہ حدیثیں صحیح کہ بعضی ان کی متفق علیہ ہیں اور بعضی غیر متفق علیہا
صریح دلالت کرتی ہیں اسپر کہ پانی اور پاس نجاست کے نجس ہو جاتا ہے
کے پڑنے سے اور یہ پانی عام ہے شامل ہے قلیل کو اور کثیر کو برابر ہے کہ
قلتین سے یا زیادہ [illegible] واقع ہوا تعارض درمیان حدیثوں قلتین
اور درمیان ان حدیثوں صحیحوں کی پس ضرور ہوا یہ کہ ترجیح دیوے
صحیحہ کو اوپر ضعیفوں کے اور عمل کیا جاوے ان حدیثوں صحیحہ پر اس لئے
کہ مدار نماز کا کہ ستون ہے دین کا اوپر پانی طاہر کے ہے کہ اوس سے
اور اوس سے وضو اور [illegible] اور [illegible] اسکو [illegible] ہیں
پس کہتے ہیں ہم کہ حدیث قلتین کی نہیں ہے قابل اسکے اور قابل
کرنے کے مقابل ان حدیثوں صحیحہ کی ساتھ چار وجہ کے وجہ اول
تحقیق حدیث قلتین کی ضعیف ہے کہ ضعیف بیان کیا اسکا ایک جماعت نے
میں سے جیسا کہ کہا [illegible] شیخ [illegible] الدین [illegible]
حدیث قلتین ضعیف ضعفه جماعة من المحدثين حتى قال

البیهقی عن الشافعی انه غیر ثابت و ترکه [illegible]
مع شدة اتباعهما الشافعی رحمهم الله لضعفه انتهی کلام
الزیلعی اور کہا شیخ کمال الدین نے بیچ فتح القدیر کے هذا الحدیث ضعیف
ضعفه الحافظ ابن عبد البر والقاضی اسمٰعیل [illegible] ابی اسحاق وابو بکر
ابن العربی المالکیون انتهی کلام ابن الهمام اور کہا صاحب [illegible]
کہ وہ شافعی مذہب ہیں بیچ سفر سعادت کے [illegible]
بعض المحدثین وحکی تضعیفهم انتهی اور کہا بیچ [illegible]
[illegible] الشافعی [illegible] فقال [illegible]
[illegible]
ضعفه ابو داؤد انتهی اور کہا علی [illegible]
انه لم یثبت هذا الحدیث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم
نقله الشیخ عبد الحق فی شرح المشکوة العربیة والفارسیة اور [illegible]
کلام [illegible] حدیث [illegible]
اگرچہ [illegible] بیچ بیان کرنے وجہ ضعف کے اور وجہ دوسری یہ
کہ یہ حدیث [illegible] مخالف اجماع صحابہ کے ہی جیسا کہ کہا شیخ عبد الحق نے
بیچ شرح مشکوة وغیرہ کے قال علی ابن المدینی وهو امام ائمة الحدیث
وشیخ البخاری انه مخالف لاجماع الصحابة فان الرجعی وقع فی
زمن [illegible] ابن عباس وابن الزبیر فی زمن [illegible] کلهم یحضرون
الصحابة ولم ینکر منهم احد انتهی اور [illegible]

[illegible]

وكان ذلك الاوفق بغرض المصنف ... احاديث

اور كها شيخ محقق امام شرح مشكوة كے ... في الصحيحين

ولم يظهر من احد منهم الاشتغال بها ... الاحتجاج

انتهى اور نيز بهى ... حديث قلتين كى مضطرب هى يعنى الفاظ

اور معانى اسكے مخالف هين ... ايك روايت عبد الله بن عمر

سے هى كه كها سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الماء يكون في الفلاة

من الارض وما ينوبه من الدواب والسباع فقال اذا كان الماء قلتين

لم يحمل الخبث رواه الترمذي والنسائي وابو بكر وابو داود

پس اس حديث كى روايت كيا ان محدثون نے دلالت كرتى هى اس پر كه جبكه

پانى قلتين كے هو تو نهين اٹهاسكتا نجاست كو پانى يعنى نجس هو جاويگا جيسا

مقتضا هى ان حديثوں كا كه مذكور هوئين اور معنى حمل كے لغت مين اور

قرآن شريف مين اوٹهانے كے هين كما في منتخب اللغات وغيره كے الحمل

بر داشتن انتهى اور فرمايا الله تعالى نے وحمله وفصاله ثلثون شهرا

اور اوسى جا فرمايا هى مثل الذين حملوا التورية ثم لم يحملوها كمثل

الحمار يحمل اسفارا اور دوسرى روايت عبد الله بن عمر سے يه هى

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان الماء قلتين لم

ينجسه شيء رواه ابن ماجة وابو داود پس يه روايت دلالت كرتى هى

اس پر كه جبكه هووى پانى قلتين تو كوئى نجس چيز نجس نهين كرسكتى سو يه معنى مخالف

هين پهلى حديث كے معنے كو باعتبار معنے الفاظ كے اور تيسرى روايت

عبداللہ بن عمر سے یہہ ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذا
بلغ الماء قلتین او ثلثا لم ینجسہ شیء رواہ ابن ماجۃ پس یہہ
روایت مشتمل ہی شک پر کہ دو قلی فرمائی ہین یا تین قلی پس یہہ روایت مخالف
ہوئی دونون روایتون پہلی کو اور نہ معلوم ہوا کہ حضرت نے دو قلی فرمائی ہین
یا تین اور جو تہی روایت عبداللہ بن عمر سے یہہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اذا کان الماء اربعین قلۃ لم ینجسہ شیء رواہ
محمد ابن المنکدر اور کہا شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر مین قد وقع الا
ضطراب فی ذلک الحدیث ففی بعض الروایات لفظ قلتین
وفی بعضہا ثلث قلال وفی بعضہا اربعین قلۃ وفی بعضہا
اربعین غربا انتہی اور مانند اسکے کہا ملا علی قاری نے شرح مشکوۃ مین
پس ثابت ہوا ان روایتون سے اضطراب حدیث کا اور جو تہی وجہ یہہ
کہ لفظ قلہ کا مشترک ہی درمیان معانی کثیرہ کے اسواسطے کہ کہا جاتا ہی
قلہ واسطے اوس چہوٹی سی لکڑی کے کہ کہیلتے ہین ساتہہ اوسکے لڑکے
ساتہہ مارنے ایک لکڑی لنبی کے اوپر کہ یہان اوسکو گلّی کہتی ہین
اور کہا جاتا ہی قلہ واسطے اوس چیز کے کہ پانی پیتے ہین ساتہہ اوسکے
اور کہا جاتا ہی قلہ اوس چیز کو کہ اٹہا جاتا ہی اوسکو اونٹ اور کہا جاتا ہی
قلہ جب کو یعنی بڑی مٹکے کو اور کہا جاتا ہی قلہ جرہ کو یعنے ٹہلیا کو اور کہا جاتا
قلہ قربہ یعنی مشک کو پس یہہ معانی مختلف ہین آپسمین پس ہوی یہہ حدیث
مشترک درمیان معانی متغایرہ کے پس جبکہ معلوم ہو وجوہ مذکورہ تو

معلوم

ہوئی وجوہ مذکورہ تو معلوم کرنا چاہیے یہہ کہ جبکہ پائی جاوی حدیث
مین کوئی وجہ ان وجوہ مذکورہ مین سے یعنے ضعف یا مخالفت اجماع کی یا
اضطراب یا اشتراک معانی کا تو نہین ہوئی ہی وہ حدیث حجت بہ اتفاق
اہل حدیث کے پس جبکہ پائے گئے اس حدیث مین سب وجوہ مذکورہ کیونکر ہوگی
حجت عمل کرنے مین اور ثابت کرنے اصل اصول مین خاص کر نزدیک معارضہ احادیث صحیحہ مذکورہ کی پس ہوگی حدیث قلتین کی متروک العمل بالاتفاق اور ایک وجہ
اور قلتین کی حدیث پر عمل نکرنیکی تحقیق یہہ حدیث ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال الماء طہور لا ینجسہ شی صحیح تر ہی حدیث
قلتین کی سے یہان تک کہ منعقد کیا ہی بخاری نے صحیح بخاری مین خلاف حدیث
قلتین کے اور موافق حدیث الماء طہور لاینجسہ کے عبارت اسکی یہہ ہی باب ما
یقع من النجاسات فی السمن والماء وقال الزہری لا باس بہ
ما لم یتغیرہ طعم او ریح او لون انتہی اور یہی مذہب ہے امام
مالک کا اور اتباع اونکا پس ہوگی حدیث قلتین کی معارض حدیث الماء
طہور لاینجسہ شی کی اور نہین ہی ممکن حمل کرنا حدیث الماء طہور لاینجسہ شی
اور حدیث قلتین کے یعنے یون کہا جاوے کہ مراد حدیث الماء طہور لاینجسہ شی سے
قدر قلتین کے ہی سو یہہ نہین ممکن اسلئے کہ حدیث قلتین کے ضعیف ہی اور حدیث
الماء طہور لاینجسہ شی کی صحیح ہی اوس سے پس اگر مراد لیجاوی حدیث الماء طہور لا
ینجسہ شی سے قدر قلتین کی تو لازم آویگا باطل کردینا عموم حدیث اقوی کا ساتھ
حدیث ضعیف کے اور یہہ باطل ہی بالاتفاق پس ہوگئی حدیث قلتین کی متروک العمل

ساتھ حدیث الماء طہور لا ینجسہ شیٔ کی اور باقی رہی حدیث الماء طہور لا ینجسہ شیٔ کی
پھر واقع ہوا تعارض درمیان حدیث الماء طہور لا ینجسہ شیٔ کی اور درمیان اون حدیثون
صحیحہ کے جو اوپر مذکور ہوئین پس ترجیح دی جاویگی اون حدیثون صحیحہ مذکورہ کو
اوپر حدیث الماء طہور لا ینجسہ شیٔ کے ساتھہ دو وجہون کے وجہ اول یہہ ہی کہ یہہ احادیث صحیحہ
مذکورہ قوی تر ہین باعتبار صحت اوپر حدیث الماء طہور لا ینجسہ شیٔ سے اسلئے کہ یہہ
احادیث مذکورہ بیچ نہایت درجہ صحت کے ہین یہانتک کہ روایت کیا اونکو بخاری اور
مسلم نے بیچ صحیحین اپنی کے اور سوائی اونکے اور محدثون نے بخلاف حدیث الماء طہور
لا ینجسہ شیٔ کے اسواسطے کہ نہین ہی ایسی اسیواسطے نہین روایت کیا ہی اسکو
شیخین نے بیچ صحیحین اپنی کے یہانتک کہ تحقیق بخاری نے منعقد کیا باب حدیث کا
پہر نہ قادر ہوسکا اوپر روایت کرنے اسکے ناچار ہوکر اکتفا ساتھہ قول زہری
تابعی کی اور کہا قال الزہری لا باس بہ ما لم یتغیر طعم او ریح او لون
پس جبکہ راجح ہوئین یہہ حدیثین صحیحہ مذکورہ اوپر حدیث الماء طہور لا ینجسہ شیٔ کے
تو ہوا عمل ساتھہ ان حدیثون صحیحہ مذکورہ کے پانی کے باب مین اور ہوگئی حدیث الماء
طہور لا ینجسہ شیٔ کی متروک العمل ساتھہ ان حدیثون صحیحہ مذکورہ کے ساتھہ اس حکم کے
وجہ دوسری یہہ ہی کہ یہہ احادیث صحیحہ مذکورہ ترجیح دی جاتی ہین اوپر حدیث
الماء طہور لا ینجسہ شیٔ کے بایں طور کہ قاعدہ مقرر ہو چکا ہی بیچ علم اصول کے کہ جبکہ
متعارض ہوں دو حدیثین آپس مین اور چاہتی ہی ایک اونمین کی اباحت کو اور دوسری حرمت کو
تو ہونا چاہئیے عمل ساتھہ اوس حدیث کے کہ چاہتی ہی حرمت کو نہ ساتھہ اوس حدیث کے کہ چاہتی
ہی اباحت کو پس حدیث الماء طہور الخ کی چاہتی ہی پانی کے مباح ہونیکو اور حلال ہونیکو

اگرچہ ایک حالت ہو اور وہ احادیث صحیحہ مذکورہ چاہتی ہیں حرمت اور نجاست اسکی
پس ہو گئی حدیث الماء طہور لا ینجسہ کی متروک العمل ساتھ اون حدیثوں صحیحہ مذکورہ کے
اور باقی رہیں وہ احادیث مذکورہ خالی تعارض سے لیکن جبکہ منعقد ہوا اجماع امت کا
اسپر کہ حکم پانی کثیر کا حکم پانی جاری کا ہے پس حدیث لا یبولن احدکم فی الماء
الدائم الذی لا یجری ثم یغتسل منہ کی پانی تھوڑے پر محمول ہوئی
پس ہو گئی تابع اون احادیث صحیحہ کے کہ مذکور ہیں بیچ حکم اناء اور
واجب ہوا حکم کرنا ساتھ طہارت اوس پانی کے کہ وہ زیادہ اور فوق ہو مقتضای
ان حدیثوں صحیحہ کے سے جبکہ نہ ہوئی کوئی تقدیر کسی امام کی بیچ پانی کے فوق
مقتضای ان احادیث کے سوا تقدیر ابی حنیفہ اور اتباع اونکی اور تھا اجماع
اوپر باطل ہونی اوس عمل کے کہ مخالف ہو ائمہ اربعہ کے تو ہوئی تقدیر ابی حنیفہ اور
اتباع اونکی صحیح اور مطابق ساتھ ان حدیثوں صحیحہ کے اور اجماع مذکور کے اور
تقدیر فوقانی یہہ ہے کہ کہا ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیچ کتاب اپنی کے کہ نام اوسکا مصنف
ہے حدثنا ابو معاویہ عن عاصم عن عکرمۃ انہ قال سئل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغدیر فقالوا یا رسول اللہ ان الکلاب
تلغ فیہ والسباع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للسبع
ما اخذ فی بطنہ وللکلب ما اخذ فی بطنہ فاشربوا وتوضؤا قال
ابو حنیفۃ لا باس بہ اذا کان عشرا فی عشر ما لم یتغیر طعمہ
وریحہ ولونہ او تحتمل بہ انتھی کلام الکفایۃ اور یہی ہے مذہب امام ابی حنیفہ کے
اور ابو یوسف اور امام محمد کا اور کہا یہہ ہے اوپر اسکے فتوی ہے اور موافق مذہب

امام اعظم کے مذہب ہی امام احمد بن حنبل کا بیچ نجاست قیقہ کے جیسا کہ لکھی بیچ
ترجمہ مشکوۃ کے کہ شیخ کا ہی اور ارکان الاربعہ بین کہ مولنا عبد العلی کی ہی کا

مسئلہ دوسرا بیچ بیان وقت مستحب فجر کے شبہ کرتے ہین یا یون طور

کہ روایت ہی حضرت عائشہ سے كُنَّ نِسَاءُ المُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلوٰةَ الفَجْرِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ
إِلَى بُيُوتِهِنَّ حِينَ يَقْضِينَ الصَّلوٰةَ مَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الغَلَسِ رَوَاهُ
البُخَارِي وَمُسْلِم پس یہہ حدیث صحیح صریح دلالت کرتی ہی اسپر کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم فراغت پاتے تھے نماز فجر سے اندھیرے مین جیسا کہ مذہب امام
شافعی اور امام احمد اور اسحق وغیرہم کا ہی اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ امام اعظم نے
کس حدیث سے سند پکڑی ہی اوپر مستحب ہونے اسفار کے وقت فجر مین سو جواب
اوسکا یہہ ہی کہ روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ فرماتے تھے مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلوٰةً إِلَّا لِمِيقَاتِهَا إِلَّا صَلوٰتَيْنِ صَلوٰةَ المَغْرِبِ
وَالعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ فرمایا مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلوٰةً إِلَّا لِمِيقَاتِهَا إِلَّا صَلوٰتَيْنِ صَلوٰةَ المَغْرِبِ وَالعِشَاءِ
بِجَمْعٍ وَصَلَّى الفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهَا بِغَلَسٍ رَوَاهُ مُسْلِم اور روایت
ابن اسحاق کی ہی اوسے سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ حَجَّ عَبْدُ اللهِ
فَأَمَرَنِي عَلْقَمَةُ أَنْ أَلْزَمَهُ فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ مُزْدَلِفَةَ وَطَلَعَ
الفَجْرُ فَقَالَ أَقِمْ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ هٰذِهِ لَسَاعَةٌ مَا

نصلی

تصلي فيها قط فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان لا يصلي
هذه الساعة الا هذه الصلوة في هذا المكان من هذا اليوم فقال عبد الله
هما صلوتان تحولان صلوة المغرب بعد ما ياتي الناس مزدلفة وصلوة
الغداة بعد ان يبزغ الفجر رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل
ذلك رواه الطحاوي في معاني الآثار اور روايت ہی عبد الرحمن بن يزيد
سے کہا کہ خرجت مع عبد الله بن مسعود الى مكة فصلى
الفجر يوم النحر حين سطع الفجر ثم قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال ان هاتين الصلوتين تحولان عن وقتهما في هذا المكان صلوة
المغرب وصلوة الفجر هذه الساعة رواه الطحاوي في معاني الآثار
اور روايت ہی رافع بن خديج سے کہا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول اسفروا بالفجر فانه اعظم للاجر رواه الطحاوي باسانيد متعددة
اور روايت ہی رافع بن خديج سے کہا فرمايا رسول خدا صلى الله عليه وسلم نے
نوروا بالفجر فانه اعظم للاجر رواه الطحاوي اور روايت ہی ابی [illegible]
سے کہ روايت کی بلال سے انہوں نے روايت کی نبی صلى الله عليه وسلم سے
کہ فرمايا نوروا بالفجر فانه اعظم للاجر رواه الطحاوي اور کہا ہے
محقق شيخ [illegible] نے [illegible] يا بلال نور بالفجر قدر ما يبصر القوم
مواقع نبلهم وبه قال الامام ابو حنيفة واصحابه وهي رواية عن
احمد [illegible] عمل اكثر الصحابة بالاسفار اور روايت
رافع بن خديج سے کہا فرمايا رسول خدا صلى الله عليه وسلم نے اسفروا بالفجر رواه

یہ نسائی نے اور روایت ہے محمود بن لبید سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنی قوم کے لوگوں
سے جو انصار ہیں یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسفروا بالصبح فانه اعظم
للاجر روایت کی یہ نسائی نے اور محمود بن لبید سے [illegible] ایک روایت ہے
کہ وہ روایت کرتے ہیں کتنے صحابیوں سے اپنی قوم کے جو انصار ہیں اصحاب رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور روایت ہے [illegible] سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم اسفروا بصلوٰۃ الصبح فانه اعظم للثواب روایت کی یہ ابو [illegible]
نے [illegible] اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے تھے اسفروا بالفجر فانه اعظم للاجر روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا ترمذی
نے حدیث رافع ابن خدیج حدیث حسن صحیح وقد رای غیر واحد من اهل
العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین الاسفار [illegible]
اور روایت ہے رافع بن خدیج سے اسفروا بالفجر فانه اعظم للاجر او قال
[illegible] روایت کی ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور روایت کیا ابو بکر ابن ابی شیبہ نے [illegible]
مسند میں اور کہا وفی الباب عن المغیرۃ بن شعبۃ [illegible]
[illegible] ابن مسعود [illegible] وفی الباب [illegible]
[illegible] الرحمن بن یزید [illegible]
وسهیل [illegible] کان اصحاب عبد اللہ [illegible]
[illegible] اور روایت ہے ابراہیم نخعی سے کہا ما اجتمع اصحاب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم علی شیء ما اجتمعوا علی التنویر بالفجر [illegible]
روایت کی ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور روایت ہے حماد سے کہ کہا ابراہیم [illegible]

رسول

رسول الله صلى الله عليه وسلم على شيء كاجتماعهم على التنوير بالفجر
والتعجيل في [illegible] ابو حنيفة في مسنده [illegible]
ابراهيم [illegible] ما اجتمع اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم على شيء ما اجتمعوا
على التنوير [illegible] الطحاوي في معاني الآثار وقال الطحاوي [illegible]
انهم كانوا قد اجتمعوا على ذلك فلا يجوز عندنا والله اعلم اجتماعهم
على خلاف ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible] انتهى

پس یہ حدیث صحیح [illegible] ثابت [illegible]
ہوئے اسفار کے [illegible] امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف
اور محمد اور ابراہیم نخعی اور سفیان ثوری اور [illegible] اور اسود اور [illegible]
سوید بن علقمہ اور سعید بن جبیر اور زید بن اسلم اور عبد الرحمن [illegible] ان کا
رحمہم اللہ [illegible] اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم [illegible]
تعالیٰ [illegible] ہوئی [illegible] حدیث [illegible]
آنحضرت کے [illegible]
ہی [illegible] حدیث عبد اللہ بن مسعود کی کہ روایت کیا [illegible] مسلم اور بخاری
جو کہ اوپر گذری اور کہا ملا علی قاری نے بیچ شرح موطا امام محمد کے بیچ روی
الطحاوي باسناد صحيح عن الاعمش عن ابراهيم قال ما اجتمع اصحاب
محمد صلى الله عليه وسلم على شيء ما اجتمعوا على التنوير ولا يجوز
اجتماعهم على خلاف ما فارقهم رسول الله صلى الله عليه وسلم
فيلزم كونه [illegible] التغليس المروي عن حديث عائشة المذكور في صحيح مسلم

كان يصلي الصبح فتنصرف النساء متلفعات بمروطهن ما يعرفن من
الغلس واما حديث ابن مسعود في الصحيحين فظاهر فيما ذهبنا اليه وهو
ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى صلوة الا لميقاتها
الا صلوتين صلوة المغرب والعشاء بجمع وصلى الفجر يومئذ قبل ميقاتها
مع انه كان بعد الفجر اجماعا فعلم ان المراد قبل ميقاتها الذي اعتاد
الاداء فيه لانه غلس يومئذ ليمتد وقت الوقوف فافاد ان المعتاد
كان غير التغليس انتهى كلام القاري **مسئلہ تیسرا بیچ وقت**
مستحب ظہر کے شبہ کرتے ہین یہہ کہ روایت کی گئی انس بن مالک سے کہ کہا
كنا نصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في شدة الحر فاذا لم يستطع
احدنا ان يمكن جبهته من الارض بسط ثوبه فسجد عليه رواه مسلم
اور روایت ہی خباب سے کہ کہا اتینا الی رسول الله صلى الله عليه وسلم
فشكونا اليه حر الرمضاء فلم يشكنا رواه مسلم پس یہہ حدیثین دلالت کرتی
ہین اسپر کہ پڑہتے تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کی شدۃ گرمی مین بہی اول وقت
اور نہ سنا شکوی صحابہ کا اور ساتہہ اسیکے قائل ہوئی ہی ایک جماعت اونمین سے بعض
اصحاب شافعیہ کی بہی ہین اور ہمین مستحب جانتے ہین ابراد کو یعنی ٹہنڈے وقت مین
پڑہنے کو سو جواب اسکا یہہ ہے کہ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اذا اشتد الحر فابردوا بالصلوة فان شدة الحر من فيح
جهنم متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ابردوا عن الحر في الصلوة فان شدة الحر من فيح جهنم ... اور روایت

عبد الرحمن اعرج وغیرہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابی ہریرہ سے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذا اشتد الحر آخر تک کہ جو اوپر گذری روایت
کی یہہ بخاری نے اور روایت ہی انس بن مالک سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا اشتد البرد بکر بالصلٰوۃ واذا اشتد الحر ابرد بالصلٰوۃ رواہ
الطحاوی فی معانی الآثار اور روایت ہی ابی خلدہ سی کہ کہا کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان الشتاء بکر بصلٰوۃ الظہر واذا کان الصیف
ابردھا رواہ الطحاوی فی معانی الآثار اور روایت ہی ابی مسعود سے انہ رای
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعجلھا فی الشتاء ویؤخرھا فی الصیف رواہ
الطحاوی اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہ کہا کنا نصلی مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صلٰوۃ الظہر بالتہجیر ثم قال ابردوا بالصلٰوۃ
فان شدۃ الحر من فیح جہنم رواہ ابن ماجۃ والطحاوی اور روایت
ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذا اشتد الحر فابردوا بالصلٰوۃ
فان شدۃ الحر من فیح جہنم روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا ترمذی نے وفی الباب
عن ابی سعید وابی ذر وابی موسی وابن عباس والمغیرۃ بن شعبۃ
وابی مالک وصفوان وحدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح انتہی
کلام الترمذی اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم ابردوا بالظہر فان شدۃ الحر من فیح جہنم رواہ
رواہ ابو بکر بن شیبہ فی مصنفہ اور کہا ابو بکر نے وفی الباب عن ابی
ہریرۃ وابی ذر وابی موسی وابی محذورۃ وصفوان وعمر

وحدیث ابی ہریرۃ انتہی کلام ابی بکر پس حدیثیں صحیحہ کہ مشتمل ہیں اوپر
فعل اور امر آنحضرت کے صریح دلالت کرتی ہیں اوپر مستحب ہونے ابراد کے
یعنی ٹھنڈے وقت پڑھنا نماز ظہر کو موسم گرمی میں اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ
اور ابو یوسف اور محمد اور امام مالک اور شافعی اور امام احمد کا اور یہی مذہب ہے
جمہور صحابہ اور تابعین کا کہا نووی نے بیچ شرح مسلم کے والصحیح استحباب
الابراد وبہ قال جمہور العلماء وھو المنصوص للشافعی وبہ
قال جمہور الصحابۃ لکثرۃ الاحادیث الصحیحۃ فیہ المشتملۃ
علی فعلہ صلی اللہ علیہ وسلم والامر بہ فی مواطن کثیرۃ انتہی
کلام النووی اور کہا عینی نے بیچ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ذکر اھل
النقل عن الامام مالک انہ یکرہ ان یصلی الظھر فی اول الوقت
وکان یقول ھی صلوۃ الخوارج انتہی کلام العینی پس حدیثیں تعجیل کی
مشتمل اوپر تعجیل ظہر کے اول وقت گرمی میں منسوخ ہیں ساتھ ان حدیثوں صحیحہ
کے کہ مشتمل ہیں اوپر فعل اور امر کے آنحضرت کے اور دلیل ان کے نسخ کی حدیث
مغیرہ کی ہے کہ جس سے نسخ ثابت ہوتی ہے جیسا کہا طحاوی نے معانی الآثار
میں فہذا انس یخبر ان ہکذا کانت صلوۃ الظہر علی ما ذکرہ ابو مسعود و
انہم کانوا یصلونہا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیس فیما قدمنا
ذکرہ فی الفصل الاول ما یجب بہ خلاف شیء من ھذا الا حدیث
اسامۃ وعائشۃ وحدیث ابی ہریرۃ کلہا عندنا منسوخۃ بما ثبت
المغیرۃ الذی رویناہ فی الفصل الاول انتہی کلام الطحاوی اور

[illegible] ابراد سے اول وقت ظہر کا ہی [illegible]

ہی ساتھ [illegible] صحیحین کے کہ ایک ہے حدیث ابی مسعود اور حدیث انس و [illegible]

[illegible] ہیں کہ جو اوپر گذریں اور حدیث ابی سعید خدری کی کہ کہا [illegible]

اذن مؤذن النبي صلى الله عليه وسلم الظهر فقال أبرد أبرد أو قال

انتظر انتظر فإن شدة الحر من فيح جهنم فإذا اشتد الحر فأبردوا

عن الصلاة رواه الطحاوي وللمسلم والبخاري بلفظ [illegible] اور حدیث

[illegible] اور اس میں ہی کہ جو آگے مذکور ہوں گی وہ بھی رد کرتی ہیں مراد مذکور کو

[illegible] سے بھی رد کیا ہی مراد مذکور کو مرقاۃ شرح مشکوۃ میں اور [illegible]

[illegible] ہوگا وہ اس مراد کو [illegible] کہ [illegible]

[illegible] آخر وقت ظہر کا [illegible]

[illegible] النبي صلى الله عليه وسلم قال أمني جبريل عند البيت

مرتين فصلى الظهر في الأولى منهما حين كان الفيء مثل الشراك

ثم صلى العصر حين كان ظل كل شيء مثله ثم صلى المغرب حين

وجبت الشمس وأفطر الصائم ثم صلى العشاء حين غاب الشفق

ثم صلى الفجر حين برق الفجر وحرم الطعام على الصائم وصلى المرة

الثانية الظهر حين كان ظل كل شيء مثله ثم صلى [illegible]

[illegible] ثم صلى العشاء حين ذهب ثلث الليل ثم صلى الصبح حين أسفرت

الأرض ثم التفت إلي جبريل فقال يا محمد هذا وقت الأنبياء

من قبلك والوقت فيما بين هذين الوقتين رواه الترمذي ورواه أبو داود

مَعْنَاہُ وَرَوَاہُ ابْنُ حِبَّانَ فِی صَحِیْحِہٖ وَالْحَاکِمُ فِی مُسْتَدْرَکِہٖ وَقَالَ صَحِیْحٌ
وَلَمْ یُخْرِجَاہُ پس یہہ حدیث (ہر بریدہ صاحب الصحیحین کے) دلالت کرتی ہی اسپر کہ وقت ظہر کا بعد زوال
سے آدمی کے سایہ کے برابر تک ہی اور یہی مذہب امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کا ہی اور
اور ہم نہین جانتے کہ امام اعظم نے کس حدیث سے معلوم کیا کہ وقت ظہر کا اس مثل کے
بعد باقی رہتا ہی سو جواب اس شبہ کا چار طریق سے ہی طریق اول یہہ ہی کہ روایت
ابوہریرہ سے ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا
بِالصَّلٰوۃِ فَاِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَہَنَّمَ رَوَاہُ الْمُسْلِمُ وَالْبُخَارِیُّ وَ
الطَّحَاوِیُّ وَغَیْرُہُمْ مِنْ اَہْلِ الْحَدِیْثِ پس خبر دی ابوہریرہ نے اس حدیث میں
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب بہت ہو گرمی ٹھنڈے وقت میں
پڑہو نماز ظہر کو پہر بیان کیا ابوہریرہ نے اس ٹھنڈے وقت کو بیچ حدیث عبد اللہ بن رافع کے
اَنَّہٗ سَاَلَ اَبَا ہُرَیْرَۃَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوۃِ فَقَالَ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ اَنَا اُخْبِرُکَ صَلِّ
الظُّہْرَ اِذَا کَانَ ظِلُّکَ مِثْلَکَ وَالْعَصْرَ اِذَا کَانَ ظِلُّکَ مِثْلَیْکَ روایت کیا
اسکو امام مالک نے اپنی موطا مین پس یہہ حدیث صحیح دلالت کرتی ہی اوپر باقی رہنے کے
وقت ظہر کے بعد ہو جانے سایہ آدمی کے برابر اسکے بقدر ادا کرنے نماز ظہر کے اوپر وجہ مسنون
پہلے ہو نے وقت اخیر ظہر کے اور یہہ قدر پڑہنے کی ایون ہی کہ پہلی پڑہیگا چار رکعت
سنت ظہر کی پہر چار رکعت فرض کی پہر دو رکعت سنت ظہر کی بوجہ مسنون کے اور مسنوف
آجاوے تو وہ بہی بوجہ مسنون کے دس رکعت ادا کرسکے پہلے آنے آخر وقت ظہر کے تو معلوم ہوا کہ
بیس رکعت کے قدر بوجہ مسنون بعد ایک مثل کے پڑہ سکتا ہی پہلے آنی آخر وقت ظہر کے
اسمین قریب دو مثل کے وقت آجاویگا پس اس حدیث سے دو باتین ثابت ہوا ایک تو یہہ کہ وقت

ظہر کا

ظہور کا بعد اس امت کے باقی رہنا ہی تھوڑا اور دو امت ہی کا وقت برابر وقت ظہر کا
و عشاء کے وقت اللہ باقی رہنا ہی اور یہ حدیث بیان ہی جو ہونی ابتدا کو کا بیس
سے ہونی اس کا یہ حکم ہوا [illegible] ہمارے [illegible] آیت [illegible]
[illegible] اور [illegible] ہی کہ [illegible]
[illegible] کرجل [illegible] انما مثلکم [illegible]
اهل الكتاب [illegible] استأجر اجراء فقال من يعمل لي من غدوة
الى نصف النهار على قيراط قيراط فعملت اليهود ثم قال من
يعمل لي من نصف النهار الى صلاة العصر على قيراط قيراط فعملت
النصارى ثم قال من يعمل لي من العصر الى ان تغيب الشمس
على قيراطين فانتم هم فغضبت اليهود والنصارى فقالوا ما لنا
اكثر عملا واقل عطاء قال هل ظلمتكم من حقكم
قالوا لا قال فذلك فضلي اوتيه من اشاء روایت کیا اسکو
بخاری نے اور [illegible] ترمذی نے کہ یہ حدیث
حسن صحیح ہی اور روایت کیا [illegible] اور
[illegible] کرتی ہی اس حدیث
ابی موسی کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل المسلمين واليهود
والنصارى كمثل رجل استأجر قوما يعملون له عملا الى
الليل فعملوا الى نصف النهار فقالوا لا حاجة لنا الى اجرك
فاستأجر آخرين فقال اكملوا بقية يومكم ولكم الذي

شرطات فعلوا اذا كان حين صلوة العصر آخر حدیث تک کہ روایت
کی بخاری نے پس یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ وقت ظہر کا بہت زیادہ ہے وقت عصر سے
جیسا کہ دلالت کرتا ہے اسپر صیغہ افعل التفضیل کا کہ یعنی لفظ اکثر کا کہ وہ مشتق ہے لفظ کثرت
سے کہ کثرت بمعنی بہت کی ہے پس کثرت کی تفضیل سے نہایت کثرت معلوم ہوتی
ہے یہ معنی نہیں حاصل ہوتی ہیں مگر اسیطور کہ دو ثلث وقت ظہر کا ہو اور ایک ثلث
وقت عصر کا جیسا کہ دلالت کرتا ہے اسپر قول ونحن اقل عملا یعنی ایک قیراط کو
اقل ٹھیرایا اور دو قیراط کو اکثر اسیطور ٹھیرایا جاوے دو ثلث وقت کو اکثر اور ثلث وقت کو
اقل پس یہ جب ہو ویگا وقت ظہر کا سوا ہی سایہ اصلی کی دو مثل تقریبا اور تیسرا طریق
جواب شبہ کا یہ ہے کہ روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا کنا مع رسول الله صلى الله
عليه وسلم في سفر فاراد المؤذن ان يؤذن للظهر فقال النبي صلى
الله عليه وسلم ابرد ثم اراد ان يؤذن فقال له ابرد ثم اراد ان
يؤذن فقال له ابرد حتى ساوى الظل التلول فقال النبي
صلى الله عليه وسلم ان شدة الحر من فيح جهنم روایت کیا اسکو
بخاری نے پس یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ وقت ظہر کا دو مثل تک ہے سوا ہی سایہ
اصلی کی دو وجہ سے وجہ اول یہ ہے کہ کہا نووی نے مسلم کی شرح میں بیچ باب استحباب
ابراد ظہر کے والتلول منبطحة غير منتصبة ولا يصير لها فيء
في العادة الا بعد زوال الشمس بكثير انتهى اور کہا مجمع البحار میں التلول
جمع تل كلما اجتمع على الارض من تراب او رمل وهي منبطحة لا يظهر
لها ظل الا اذا ذهب اكثر وقت الظهر انتهى جبکہ ثابت ہوئی یہ بات

که سایه ٹیلون کا نہیں ظاہر ہوتا مگر پیچھے ڈہلجانے دن کی بہت پس قول ثربه
یہہ ہی کہ ڈہلے بقدر چوتہائی حصہ آدہی دن کی پس ہوگا اوسوقت سایہ آدمی کا
قریب نصف قد آدمی کی اور شروع ہوگا ظہور سایہ ٹیلون کا تو ہوگا سایہ آدمی کا ڈیڑہ
قد آدمی کے پس جبکہ یہہ معلوم ہوا تو یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ اذان ظہر کی
ہوئی بعد وقت مذکور کے اور بعد اذان کے نماز ظہر کی سنت و فرض اور نماز مسبوق
پہلے آخر ہونی وقت ظہر کی پس حدیث دلالت کرتی اسپر کہ وقت ظہر کا دو مثل تک ہی
سوائی سایہ اصلی کی اور وجہ دوسری یہہ ہی کہ تجربہ کیا گیا ہی باینطور کہ ایک گولہ
مٹی کا دو ٹکڑے کرکر ایک ٹکڑا چوڑی طرف سے جو زمین پر رکہا گیا تو جسوقت
سایہ اوسکا برابر اوسکی ہوا اور اوسکی بعد نماز مذکور پہلے آخر ہونے وقت ظہر کی ادا ہوئے
تو سایہ دو مثل قد آدمی کی سوائی سایہ اصلی کے ہوا جیسا کہ مذہب امام اعظم اور اتباع
اونکا ہی اور چوتھا طریق جواب کا یہہ ہی کہ روایت ہی بریدہ سے ان رجلا
سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن وقت الصلوٰۃ فقال له صل
معنا هذین یعنی الیومین فلما زالت الشمس امر بلالا فاذن
ثم امرہ فاقام الظهر ثم امرہ فاقام العصر والشمس مرتفعة
بیضاء نقیة ثم امرہ فاقام المغرب حین غابت الشمس ثم امرہ
فاقام العشاء حین غاب الشفق ثم امرہ فاقام الفجر فلما ان کان الیوم الثانی
امرہ فابرد بالظهر فابرد بها فانعم ان یبرد بها وصلی العصر والشمس
مرتفعة اخرها وصلی المغرب قبل ان یغیب الشفق وصلی العشاء بعد ما ذهب
ثلث اللیل وصلی الفجر فاسفر بها ثم قال این السائل عن وقت الصلوٰۃ

فقال السائل [illegible] يا رسول الله فقال وقت صلوتكم بين ما رأيتم

روایت کیا اسکو مسلم نے [illegible] حدیث ابو موسیٰ کی [illegible]

اور [illegible]

الا صحین [illegible] والظہر [illegible]

دلالت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پوشیدہ [illegible]

سایہ اصلی [illegible] اور بعد دو مثل [illegible] دلالت [illegible]

ظہر کا وقت مثل [illegible] سوائے سایہ اصلی کے [illegible]

حدیث ابی سعید کی [illegible]

بھی محتاج نہیں ہے بیان [illegible] دلالت [illegible]

تو جیسا کہ نہیں پوشیدہ اہل تجربہ پر [illegible]

بھی عبد اللہ بن عباس سے کہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال أمّني

جبريل عند البيت مرتين فصلى الظهر في الأولى منهما حين كان

الفيء مثل الشراك ثم صلى العصر حين كان كل شيء

مثله ثم صلى المغرب حين وجبت الشمس وأفطر الصائم ثم صلى

العشاء حين غاب الشفق ثم صلى الصبح حين برق الفجر وحرم الطعام

قوله صلی الظهر و صلی المرة الثانیة الظهر حین کان ظل کل شی
مثله لوقت العصر بالامس ثم صلی العصر حین کان ظل کل
شی مثلیه [illegible] آنحضرت [illegible] کے جو [illegible] ابھی [illegible] ہی تشریح [illegible] نص قطعی [illegible]
تاویل کرنی [illegible] کہ قول آنحضرت کا وصلی المرة الثانیة الظهر حین کان
ظل کل شی مثله [illegible] جیسا کہ قول آنحضرت کا ثم صلی العصر [illegible] آخر تک
دلالت کرتا ہی [illegible] نماز عصر کی پہلے دن [illegible] ساتھ [illegible] ظہر کی برابر کی
اسیطرح قول آنحضرت کا وصلی المرة الثانیة آخر تک صریح دلالت کرتا ہی
کہ پڑہی گئی نماز ظہر کی دوسرے دن [illegible] ساتھ [illegible] برابر اوسکے [illegible]
ہے وصلی المرة الثانیة الظهر حین کان ظل کل شی مثله
صریح دلالت [illegible] نماز ظہر کی دوسرے دن [illegible] ساتھ [illegible]
[illegible] عصر کی [illegible] برابر اوسکی [illegible]
[illegible] لوقت العصر [illegible]
[illegible] آنحضرت [illegible]
[illegible]
[illegible] دلالت [illegible] تاویل [illegible] آنحضرت [illegible]
[illegible] آنحضرت [illegible] تاویل کو اور دوسرے [illegible]
یعنی [illegible] انفصال [illegible] صحیح دلالت [illegible]
کہ وقت ظہر کا [illegible] باقی رہتا ہی [illegible] دلالت [illegible] کہ وقت عصر کا
شروع ہوتا ہی [illegible] وقت ظہر [illegible] عصر کا [illegible]

مشترک ہی جیسا کہ مذہب امام مالک کا اور ایک جماعت علما کا ہی جیسا کہ کہا نووی نے
شرح مسلم مین باب اوقات نماز مین لیکن یہہ اشتراک منسوخ ہی ساتھہ بہت حدیثون صحیحہ کے
اونمین سے ایک حدیث عبد اللہ بن عمرو کی ہی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِذَا صَلَّیْتُمُ الْفَجْرَ فَاِنَّہٗ وَقْتٌ اِلٰی اَنْ یَطْلُعَ قَرْنُ الشَّمْسِ الْاَوَّلُ ثُمَّ
اِذَا صَلَّیْتُمُ الظُّهْرَ فَاِنَّہٗ وَقْتٌ اِلٰی اَنْ یَحْضُرَ الْعَصْرُ روایت کیا اسکو
مسلم وغیرہ نے اور حدیث عبد اللہ بن عمرو کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
وَقْتُ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مَا لَمْ یَطْلُعْ قَرْنُ الشَّمْسِ الْاَوَّلُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الظُّهْرِ
اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ مَا لَمْ یَحْضُرِ الْعَصْرُ روایت کیا اسکو مسلم وغیرہ نے لَیْسَ فِی النَّوْمِ
تَفْرِیْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِیْطُ عَلٰی مَنْ لَمْ یُصَلِّ حَتّٰی یَجِیْءَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ الْاُخْرٰی
روایت کیا اسکو مسلم اور ابو داود اور نسائی وغیرہم نے اور حدیث بریدہ کی
اور حدیث ابی موسی اشعری کی کہ اوپر گذر چکی پس یہہ حدیثین صحیحہ دلالت کرتی ہین
اسپر کہ اشتراک درمیان وقت ظہر وعصر کے منسوخ ہی لیکن باقی رہی یہہ بات کہ کونسا
وقت منسوخ ہی ان دونونمین سے ظہر کا یا عصر پس حدیثین ابی ہریرہ کی اور ابی
ذر کی اور عبد اللہ بن عمر کی اور بریدہ کی دلالت کرتی ہین اسپر کہ منسوخ وقت عصر کا
ہی پس وقت ظہر کا بعد ہوجانی سایہ ہر چیز کی برابر اوسکی باقی رہا خالص اور ہوجانا
سایہ ہر چیز کا برابر اوسکی شامل ہی آدمی کی سایہ کو اور درختون کے سایون کو
اور ٹیلون کی سایون کو اور اور چیزون کے سایون کو پس بیان کیا آنحضرت نے اس سایہ کو
بیچ حدیث ابی ذر غفاری کے کہ سایہ ٹیلون کا ہی پس دلالت کی جبریل کی حدیث نے
اوپر ہونے وقت ظہر کا دو مثل تک ہی سوای سایہ اصلی کے جیسا کہ مذہب امام اعظم کا اور

ابتلا

اتباع اونکی کا ہی اور یہی ہی مقتضائی عقل کا اور اسی مین ہی احتیاط اسواسطے
کہ نماز پہلی وقت کے غیر جائز ہی بالاجماع پس اگر ہو عند اللہ وقت عصر کا بعد دو مثل کے
تو ہوگی نماز عصر کی بعد ایک مثل کے پہلی وقت اپنی کی غیر جائز اور اگر ہو عند اللہ وقت
ظہر کا ایک مثل تک تو ہو جاویگی نماز ظہر کی ادا بعد ایک مثل کے بہی یعنی ذمہ سے
ساقط ہو جاویگی اور وہ لوگ کہ سند پکڑتے ہین حدیث جبریل سے کہ وقت ظہر کا
ایک مثل آدمی کے سایہ تک ہی سوا سایہ اصلی کے سو یہہ بات اس حدیث سی نہین
ثابت ہوتی ہی اسلیے کہ لفظ حدیث کی ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ ہی اور دوسری یہہ نماز
پڑہی گئی بعد اسکی جیسا کہ اوپر گذرا اور کبہی تمسک پکڑتی ہین ساتہہ حدیث عبد اللہ
بن عمرو کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ
الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُولِهِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ
الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ روایت کیا اسکو مسلم نے اور وجہ دلیل پکڑنیکی
یہہ ہی کہ قول آنحضرت کا مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ تاکید ہی قول آنحضرت کی وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ
كَطُولِهِ سو جواب اسکا یہہ ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا کہ یہہ تاکید ہی
اور نہ یہہ الفاظ تاکید لفظی و معنوی کیسی آئین تا معلوم ہوتا ایسی ہی نہایت یہہ
کہ وہم کیا جاوی تاکید ہونیکا جیسا کہ احتمال اور معنون کا بہی ہی پس حدیث محتمل
ہوئی اسبات مین کہ قول او ن کا وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُولِهِ جملہ معترضہ
ہی درمیان مبتدا و خبر کی یا مؤکد ہی ساتہہ مابعد اپنی کی یا یہہ قول مدرج ہی اسلیے
کہ اور روایتین عبد اللہ بن عمرو کی کہ اسی حدیث کی ہین خالی ہین اس قول مذکور سے
پس کہتی ہین ہم کہ یہہ قول یا تو مدرج ہی یا جملہ معترضہ ہی درمیان مبتدا و خبر کے

واسطے بیان کرنے ایام گرمی کے ساتھہ دلیل حدیث ابی ہریرہؓ کی اور حدیث ابی سعید
خدری کی اور حدیث بریدہؓ کی اور حدیث عبد اللہ بن عمرو کی اور حدیث ابی موسیٰ
[illegible] کے اور ساتھہ دلیل اجماع ہونیکی ہے کہ وقت ظہر کا جبکہ ہو جاوے سایہ ہر چیز کا
مثل اوسکی باقی رہتا ہے ساتھہ اجماع امت کے اور ساتھہ دلیل [illegible] کے کہ اگر [illegible] قول
جملہ معترضہ قول راوی کا تو البتہ ہوگا [illegible] اور زوال الشمس کے اور [illegible]
معنے مسطور کہ وقت ظہر کا جو وقت [illegible] آفتاب اور ہو جاوے سایہ آدمی کا مثل اوسکی
[illegible] اجماع امت کے پس ثابت ہوا ان دلیلوں مذکورہ سے کہ یہہ قول
[illegible] جملہ معترضہ [illegible] بیان وقت مختار کے جیسا کہ مقتضا ہے حدیث
ابی ہریرہ کا [illegible] اور یہہ جو بعضی علماء نے روایت کیا ہے
فتویٰ ہے قول صاحبین پر سو یہہ روایت معتبر قابل اعتبار کے نہیں ساتھہ [illegible]
وجہ اول یہہ کہ کہا صاحب [illegible]
کہ وقت عصر کا بعد دو مثل کے سوائے سایہ اصلی [illegible] ظاہر الروایت [illegible]
امام کا ہے اور یہی امام [illegible] مشہور ہے [illegible] وقت العصر اذا صار
ظل کل شیء مثلیه [illegible]
[illegible] ابی حنیفة [illegible] ولا یجوز
لنا العمل بقول غیرہ لما [illegible] الشیخ قاسم فی تصحیحہ [illegible]
الا انه لا یصح الرجوع عن التقلید بعد العمل بالاتفاق وھو المختار فی المذھب
[illegible] ان الفتوی علی قولھما [illegible]
[illegible] غیر مشھور وغیر المشھور لا یجوز

الافتاء

الافتاء بما فيه لما قال المحقق كمال الدين بن الهمام في شرح
الهداية انه لا يفتي الا المجتهد وقد استقر رأي الاصوليين على
ان المفتي هو المجتهد فاما غير المجتهد ممن يحفظ اقوال
المجتهد فليس بمفتي والواجب عليه اذا سئل ان يذكر
قول المجتهد كابي حنيفة رحمة الله على جهة الحكاية فعرف
ان ما يكون في زماننا من فتوى الموجودين ليس بفتوى بل هو
نقل كلام المفتي ليأخذ به المستفتي وطريق نقله عن المجتهد
احد امرين اما ان يكون له سند فيه اليه او يأخذه من
كتاب معروف تداولته الايدي نحو كتب محمد بن
الحسن ونحوها من التصانيف المشهورة للمجتهدين لانه
بمنزلة الخبر المتواتر عنهم او المشهور هكذا ذكر الرازي
فعلى هذا لو وجد بعض نسخ النوادر في زماننا لا يحل
عزو ما فيها الى محمد ولا الى ابي يوسف لانها لم تشتهر في
عصرنا في ديارنا ولم تتداول نعم اذا وجد النقل عن النوادر
مثلا في كتاب مشهور معتبر كالهداية والمبسوط
كان ذلك تعويلا على ذلك الكتاب انتهى كلام المحقق
رحمه الله تعالى فقد افاد انه لا يحل عزو الرواية من كتاب
غير مشهور الى مؤلفه ما لم يوجد في الكتب المشهورة فكذا
لا يحل الافتاء والاعتماد على غير المشهور مع مخالفته المشهور

هذا كله باعتبار نقل الحكم عن صاحب المذهب فاما دليله
فاحاديث الى اخره انتهى كلام صاحب البحر الرائق بسرعة
کے صاحب البحر نی کہ یہہ نقل بابی اعتبار سی غارج ہی اور عمل قول ابی حنیفہ رح کا
واجب ہی اور وجہ دوسری یہہ کہ کہا طحطاوی نے بیچ شرح در المختار کی قوله فی ظاهر
الرواية عنهم قيد به لان وجدها الرواية مرجوع عنها او غير
مشهورة لا يعتبر وكتب ظاهر الرواية الزيادات والسير
والمبسوط والجامعان ومعنى ظاهر الرواية الرواية الظاهرة
عن الامام التي نقلها الثقات اما بالتواتر او بالشهرة انتهى
كلام الطحطاوی یعنی جسکہ ہوئی یہہ ظاہر الروایہ تو نہ قبول کیا جاوے گا غیر اوسی روایت کا
اسکے مقابلہ میں کیونکہ غیر ظاہر الروایہ کا یا مرجوع عنہ ہی یا غیر مشہور ہی سو یہہ دونوں
غیر معتبر ہیں جیسا کہ کہا طحطاوی نے اور وجہ تیسری یہہ ہی کہ کہا صاحب بحر الرائق نی بیچ
رسالہ زینیہ کے واستفید منه ایضا ان لبعض المشائخ وان قال الفتوى
على قولهما وكان دليل الامام واضحا ومذهبه ثابتا لا يلتفت
الى فتواه ولا يعمل بها وان كانت في كتاب مشهور معروف
فلذا ظهر لنا مذهب الامام الاعظم ابي حنيفة رح في هذا الوقتين
وايضا ظهر دليله وقوته وصحته وانه اقوى من دليلهما وجب علينا
اتباعه والعمل به والافتاء به انتهى كلام صاحب البحر الرائق
حاصل کلام کا یہہ ہی کہ یہہ قول امام کا ظاہر الروایہ اور مشہور و مفتی اور مذہب امام کا اور
موافق حدیثوں صحیحوں کے اور مقبول عقل اور نقل کا ہی اور خلاف اسکا خلاف مذہب امام کی

اور مخالف حدیثوں صحیح کی ہیں جسپر عمل کرنا سنا ہے اوسکے نہ سنا ہے غیر اسکے

مسئلہ پانچواں جمع کرنا دو نماز کا بیچ ایک وقت کی

شبہ کرتے ہیں بعضی لوگ باینطور کہ روایت ہی ابو الطفیل سے اور وہ روایت کرتے ہیں معاذ بن جبل سے اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِنْ يَرْتَحِلْ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلُ ذٰلِكَ إِنْ غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَإِنْ يَرْتَحِلْ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ جَمَعَ بَيْنَهُمَا روایت کیا اسکو ابو داود نے اور روایت ہی حسین بن عبد اللہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن عباس سے مثل حدیث ابی الطفیل کے روایت کیا اسکو طحاوی نے اور روایت ہے عبد اللہ بن فضل سے کہ وہ روایت کرتے ہیں انس بن مالک سے اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَزَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَإِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ جَمَعَ بَيْنَهُمَا فِي أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ روایت کیا اسکو طبرانی نے اوسط میں اور روایت ہی ابن شہاب سے کہ وہ روایت کرتے ہیں انس بن مالک سے اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ ثُمَّ نَزَلَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ ثُمَّ رَكِبَ روایت کیا اسکو حاکم نے اربعین میں پس یہ حدیثیں دلالت کرتے ہیں اوپر کہ جمع کرنا

درمیان دو نمازوں کے ایک وقت میں سفر میں جائز ہے اور یہی قول امام شافعی
اور احمد اور اسحاق وغیرہم کا ہے اور ہم نہیں جائز رکھتے امام اعظم رحمہ اللہ کو کسی
حدیث سے کہتے ہیں کہ جمع کرنا دو نمازوں میں ایک وقت میں جائز نہیں بلکہ جمع
کرنا دو نمازوں کا دو وقتوں میں سفر میں اور حضر میں جائز ہے اور اس جمع کو جمع
صوری کہتے ہیں یعنی آخر وقت میں پڑھی جاوے نماز پہلی اور اول وقت میں پڑھی
جاوے نماز دوسری سو جواب اس شبہہ کا یہ ہے کہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ
روایت کیا اسکو طحاوی نے اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا إِلَّا بِجَمْعٍ وَعَرَفَاتٍ
روایت کیا اسکو نسائی نے اور روایت ہے عبد الرحمن بن یزید سے کہ وہ کہتے ہیں
صَحِبْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ فِي حَجَّةٍ فَكَانَ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَيُعَجِّلُ
الْعَصْرَ وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَيُعَجِّلُ الْعِشَاءَ وَيُسْفِرُ بِصَلَاةِ الْغَدَاةِ
روایت کیا اسکو طحاوی نے پس یہ حدیثیں دلالت کرتی ہیں اس پر کہ کیفیت جمع کرنے
نمازوں کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسطرح کہ تاخیر کرتے ایک نماز کو اور
جلدی پڑھتے دوسری نماز کو بایں طور کہ واقع ہوتی ہر نماز اپنے وقت میں اور وجہ دلالت
کرنیکی یہ ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے پہلی روایت میں کہا کہ جمع کرتے تھے حضرت سفر میں اور
پھر پڑھی نماز سفر میں ساتھ کیفیت مذکورہ کے پھر کہا کہ سب نمازیں حضرت اپنے وقتوں میں
پڑھتے سوائے نماز عرفات اور مزدلفہ کے پس معلوم ہوا کہ اس جمع سے مراد جمع ساتھ کیفیت
مذکورہ کے ہے اور روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے کہا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سبعًا وثمانيًا الظهر والعصر والمغرب والعشاء روایت کیا اسکو بخاری نے
اور مسلم نے اور طحاوی نے اور نسائی نے اور ابوداود وغیرہم نے اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سے
کہ کہا جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بين الظهر والعصر والمغرب و
العشاء بالمدينة في غير خوف ولا مطر قال اراد ان لا يحرج امته
روایت کیا اسکو مسلم اور ابوداود اور طحاوی اور نسائی اور ترمذی وغیرہم نے اور روایت ہی
عبد اللہ بن عباس سے کہا صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظهر والعصر
جميعا والمغرب والعشاء جميعا في غير خوف ولا سفر روایت کیا
اسکو مسلم اور ابوداود اور طحاوی اور نسائی وغیرہم نے اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ
سے کہا جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بين الظهر والعصر والمغرب
والعشاء بالمدينة للرخص من غير خوف ولا علة روایت کیا اسکو طحاوی
نے اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سے کہا صليت مع النبي صلی اللہ علیہ وسلم
بالمدينة ثمانيا جميعا وسبعا جميعا اخر الظهر وعجل العصر واخر
المغرب وعجل العشاء روایت کیا اسکو نسائی نے یہ حدیثیں بیان ہی اور ان
حدیثوں کی بیچ یہ حدیثیں دلالت کرتی ہیں اسپر کہ کیفیت جمع کرنی حضرت کی نماز کو
اسطرح تھی کہ جو مذکور ہوئی ان حدیثوں میں اور سوا اسکے ان حدیثوں کے معنی یہ ہیں اور معنی
اسکے یہ ہیں کہ جو لوگ چاہیں کہ ہمیشہ دو نمازوں کو جمع کریں انکو اجازت ہی [illegible] چاہیں
رکھتی ہیں مگر شرط سفر کے یا مرض کے یا مینہ کی اور یہ شرطیں کہ بیان ہوئی ہیں بیچ
اجماع اہل سنت کے دلالت کیا ان حدیثوں نے اور یہ جمع صوری کی ہی اور روایت ہی انس سے
[illegible] کہا کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان يجمع بين الصلوتين

فی السفر اخر الظہر حتی یدخل اول وقت العصر ثم یجمع بینہما

روایت کیا اسکو مسلم نے پس یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ حضرت تاخیر کرتی تہی نماز ظہر کو

اس حد تک کہ منتہی نماز ظہر کا ہو اول وقت عصر کا جیساکہ دلالت کرتا ہی اسپر لفظ اخر حتی

یدخل کا اسلیے کہ لفظ حتی بمعنی الی ہی جیساکہ دلالت کرتی ہی اسپر روایت آیندہ اور

لفظ الی کا موضوع ہی واسطی انتہی ماقبل اپنی کے پس معنی حدیث کی یہہ ہوی کہ

حضرت تاخیر کرتے تہی نماز ظہر کو باینطور کہ منتہی نماز ظہر کا اول وقت ظہر کا ہو اور اسپی

دلالت کرتا ہی پہیرنا ضمیر بینہما کا دونون وقتون کیطرف دونون وقتون کی بیچ حدیث

آیندہ کی روایت ہی انس بن مالک سے کہ کہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا

عجل السیر یوخر الظہر الی اول وقت العصر فیجمع بینہما ویوخر

المغرب حتی یجمع بینہما وبین العشاء حین یغیب الشفق روایت

کیا اسکو مسلم نی اور لفظ حین یغیب الشفق کا متعلق ہی ساتہہ یجمع کی بلحاظ صلوۃ عشا کے

فقط جیساکہ قول اللہ تعالی مین اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوہکم

وایدیکم الی المرافق اور مثل اسکے بہت ہین اور روایت ہی انس بن مالک سے

کہ کہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ارتحل قبل ان تزیغ الشمس

اخر الظہر الی وقت العصر ثم نزل فیجمع بینہما فان زاغت الشمس

قبل ان یرتحل صلی الظہر ثم رکب روایت کیا بخاری اور مسلم اور نسائی اور ابو

داود وغیرہم نی پس حدیث احتمال رکہتی ہی کہ ضمیر بینہما کی پہیری طرف دونون نمازون

کے یا طرف دونون وقتون کی یعنی تاخیر وقت ظہر اور وقت عصر کہ مذکور ہین حدیث

مین تو متعین ہوا کہ پہیر جاوی ضمیر طرف دونون وقتون کے کہ مذکور ہین حدیث مین پس حق ہی

میں

سے حدیث کی یہہ کہ جمع کیا آنحضرت نے دونوں نمازوں کو ایک وقت میں بلکہ دو وقتوں
میں یعنی آخر وقت ظہر پڑہی اور اول وقت عصر پس دلالت کیا اس حدیث نے جمع صوری پر
جیسا کہ دلالت کی گئی جمع صوری پر حدیثین عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عباس کی سے اور اسپر
دلالت کرتا ہی آخر حدیث کا بہی اسلئے کہ اگر جمع صوری مراد ہوتے آنحضرت کے نزدیک تو بعد
ڈہلنے آفتاب کے پڑہ لیتے ظہر اور عصر بہی اور حال آنکہ یہہ حدیث متفق علیہ دلالت کرتی
اسپر کہ بعد ڈہلنے آفتاب کے ظہر پڑہ کر سوار ہوجاتے تہے اور یہی روایت عبد اللہ بن واقد سے
اور نافع سے کہ کہا اِنَّ مُؤَذِّنَ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ الصَّلٰوةَ قَالَ سِرْ حَتّٰی اِذَا کَانَ
قَبْلَ غُیُوْبِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ ثُمَّ انْتَظَرَ حَتّٰی غَابَ الشَّفَقُ
فَصَلَّی الْعِشَاءَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا عَجِلَ
بِہٖ اَمْرٌ صَنَعَ مِثْلَ الَّذِیْ صَنَعْتُ فَسَارَ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَةِ مَسِیْرَةَ
ثَلَاثٍ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اور یہی روایت کی معنی اس حدیث کی ابو داؤد نے ابن جابر وغیرہ
سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نافع سے اور روایت ہی ابن جابر کے کہ وہ روایت کرتی ہیں نافع
سے کہا نافع نے خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ وَھُوَ یُرِیْدُ اَرْضًا لَہٗ فَقَالَ
نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَاَتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ صَفِیَّةَ بِنْتَ اَبِیْ عُبَیْدٍ لِمَا بِھَا
فَلَا اَظُنُّ اَنْ تُدْرِکَھَا فَخَرَجَ مُسْرِعًا وَمَعَہٗ رَجُلٌ مِنْ قُرَیْشٍ فَسِرْنَا
حَتّٰی اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ لَمْ یُصَلِّ الصَّلٰوةَ وَکَانَ عَھْدِیْ بِصَاحِبِیْ وَھُوَ
یُحَافِظُ عَلَی الصَّلٰوةِ فَلَمَّا اَبْطَاَ قُلْتُ الصَّلٰوةَ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ فَمَا الْتَفَتَ اِلَیَّ
وَمَضٰی ثُمَّ ھُوَ حَتّٰی کَانَ فِیْ اٰخِرِ الشَّفَقِ فَنَزَلَ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ
الْعِشَاءَ وَقَدْ تَوَارَتْ فَصَلّٰی بِنَا ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْنَا فَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عليه وسلم اذا عجل به امر يصنع هكذا روايت كيا اسكو بخاري نے اور نسائی نے اور روايت

ہی عطاف سے کہ وہ روایت کرتی ہیں نافع سے کہ کہا نافع نے اقبلنا مع ابن عمر من مكة فلما

كنا ببعض الطريق استصرخ على زوجته بنت ابي عبيد فراح مسرعا حتى

غابت الشمس فنودي بالصلوة فلم ينزل حتى اذا امسى فظننا انه نسي

فقلت الصلوة فسكت حتى اذا كاد الشفق ان يغيب نزل فصلى المغرب

وغاب الشفق فصلى العشاء وقال هكذا كنا نفعل مع رسول الله

صلى الله عليه وسلم اذا جد به السير روايت كيا اسكو بخاري نے اور روايت

ہے کثیر سے کہ پوچھا میں نے سالم بن عبد اللہ سے هل كان عبد الله يجمع بين شيء

من صلوته في سفره فذكر ان صفية بنت ابي عبيد كانت

تحته فكتبت اليه وهو في زراعة له اني في اخر يوم من ايام الدنيا

واول يوم من ايام الاخرة فركب فاسرع السير حتى اذا حانت صلوة

الظهر قال له المؤذن الصلوة يا ابا عبد الرحمن فلم يلتفت حتى اذا

كان بين الصلوتين نزل وقال اقم فاذا سلمت فاقم فصلى ثم

ركب حتى اذا غابت الشمس قال له المؤذن الصلوة فقال كفعلك

في صلوة الظهر والعصر ثم سار حتى اذا اشتبكت النجوم نزل ثم قال

للمؤذن اقم فاذا سلمت فاقم فصلى ثم انصرف فالتفت الينا

فقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا حضر احدكم الامر الذي

يخاف فوته فليصل هذه الصلوة روايت كيا اسكو نسائی نے

اور روایت ہے نافع سے کہ کہا اقبلنا مع ابن عمر فلما كانت تلك

اللیلۃ سار حتی امسینا فظننا انہ نسی الصلوۃ فقلنا لہ الصلوۃ
فسکت وسار حتی کاد الشفق ان یغیب ثم نزل فصلی وغاب
الشفق فصلی العشاء ثم اقبل علینا فقال ھکذا کنا نصنع مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جد بہ السیر روایت کیا اسکو نسائی نے
پس یہہ حدیثین عبد اللہ بن عمر کی دلالت کرتی ہین اسپر کہ تھا جمع کرنا حضرت کا
سفر مین اسطرح پر کہ پہلے نماز کو پڑھتے آخر وقت مین اور دوسرے نماز کو اول وقت مین
اور اسیطرح کرتی ہی صحابہ حضرت کے رضوان اللہ علیہم اجمعین اور روایت ہی عمر بن الخطاب
سے انہ کتب فی الآفاق ینہاھم ان یجمعوا بین الصلوتین
ویخبرھم ان الجمع بین الصلوتین فی وقت واحد کبیرۃ
من الکبائر روایت کیا اسکو امام محمد نے اپنی موطا مین پس یہہ حدیث صحیح دلالت
کرتی ہی اسپر کہ جمع کرنا دو نمازون کا ایک وقت مین بڑا گناہ ہی اور حضرت عمر نے
جوانب واطراف مین لکھا تو اوسوقت بہت سے صحابہ موجود تھے اور کسی نے انکار
نہین کیا پس ثابت احادیث سی اور حدیثون بن عمر کے کہ جمع کرنا دو نمازون کا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور صحابہ کی بطور جمع صوری کی تھا نہ جمع حقیقی
کے جیسا کہ تصریح کیا ہی روایت طبرانی مین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان یجمع بین المغرب والعشاء یؤخر ھذہ فی آخر وقتھا ویعجل
ھذہ فی اول وقتھا روایت کیا اسکو طبرانی نے معجم کبیر مین اور یہی مذہب ہی امام
اعظم اور امام ابو یوسف اور امام محمد اور حسن بصری اور ابراہیم نخعی اور سفیان ثوری
اور اسود اور علقمہ اور مکحول اور محمد بن سیرین اور جابر بن زید اور لیث بن سعد اور عمر بن

دینار اور عمر بن عبد العزیز اور سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کا کہ یہہ سب
تابعین کبار سی ہین سوائی صاحبین کی اور یہی مذہب ہی عمر بن الخطاب اور
اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص
رضی اللہ تعالی عنہم کا جیسا کہ ذکر کیا ہی ابن شداد نی اپنی کتاب دلایل الاحکام مین
اور امام مالک سے چار قول ہین قول اول مثل قول امام شافعی اور احمد بن حنبل کے ہی
اور قول ثانی جواز جمع کا وقت سبب سفر جلدی کی ہی اور قول ثالث یہہ ہی کہ جمع کرنا
مکروہ ہی اور یہہ روایت ہی اہل مصر کی اور قول چوتھا مثل قول امام اعظم کی ہی اور اسکو
اختیار کیا ہی کتاب تلویح مین کہ اونکی مذہب کے کتاب سے ذکر کیا اسکو عینی نی بخاری
کی شرح مین اور اسی مذہب کی تایید ہی قرآن شریف مین کہ فرماتا ہی اللہ تعالی جل شانہ
اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا یعنی بلا شبہ نماز
ہی مومنون پر فرض کی گئی سو وقت یعنی اپنی اپنی وقتون پر اور جو وہم کرتا کوئی شخص
اس آیت کی تخصیص کا سو یہہ وہم غلط اور فاسد اور باطل ہی جیسا کہ نہین پوشیدہ اوپر
عارف معنی تخصیص کے نزدیک حنفیون کی بلکہ یہان نسخ ہی سو نسخ قطعیہ باطل نہین
کرتا اسی آیہ قطعیہ کو اسی معارض ہوگی اس آیہ کی کوئی حدیث احاد پیچھی پھر فرمایا اللہ تعالی
نے حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى یعنی محافظت کرو نمازون
پر اور نماز بیچ والی پر پس یہہ آیۃ صریح دلالت کرتی ہی اسپر کہ نگاہ رکھو نمازون کو اپنی
اپنی وقتون پر پس مخفی نہ ہی کسی شخص پر کہ ان دونون آیتون کی الفاظ متواتر
اور قطعی ہین اور معنی انکی بہی قطعی ہین اور دلالت کرتی ہین اوپر ثابت ہونے اوقات
پنجگانہ کی اور اسپر بہی اجماع امت کا اور اسپر دلالت کرتی ہین حدیثین وقتون کے

که روایت کی گئی ہین صحاح ستہ وغیرہ مین پس ثبوتی اوقات نماز پنجگانہ کی ساتھہ
دلیلون قطعیات قطعیہ یقینیہ کی ہوئی ہین جب تک کہ دلیل جمع کرنی دو نمازون کی
ایکوقت مین قطعی یعنی یقینی نہو تو چھوڑنا ان دلیلون قطعیہ یقینیہ کا درست نہوگا پس
ہرگاہ کہ نہو لی کوئی حدیث صحاح ستہ وغیرہ مین کہ ہون الفاظ اوسکی متواتر معنی اور
اوسکی قطعی دلالت کرنیوالی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتی تہی دو نمازونکو
سفر مین یا مرض مین ایکوقت مین پہر خالی ہو وہ حدیث معارضہ سی اور ضعف سی
تو واجب ہے عمل کرنا ان دلیلون قطعیہ یقینیہ مذکورہ پر پہر جواب ان حدیثون کا کہ
سند پکڑا ہی انکو اعتراض کرنیوالون نے تین وجہ سی ہی وجہ اول یہہ کہ وہ حدیثین
ضعیف ہین قابل سند پکڑنیکی نہین بمقابل ان دلیلون قطعیہ یقینیہ کی نہین ہین کیونکہ
حدیث ابن شہاب کی کہ روایت کرتا ہی انس بن مالک سے کہ روایت کیا اوسکو
حاکم اربعین مین ضعیف ہی اسلئے کہ سند اوسکی مین حسان بن عبد اللہ واسطی ہی سو یہہ
شخص ضعیف ہے ضعف بیان کیا اسکا دارقطنی نے جیسا کہ کہا اسکو شیخ الاسلام
عینی نے شرح بخاری مین اور بہی حسان بن عبد اللہ واسطی خطا کرنیوالا ہے الفاظ حدیث
کی کہا اسکو عسقلانی نے تقریب مین اور یہی قاعدہ مقرر ہے نزدیک اہل حدیث کی
کہ زیادتی غیر ثقہ کی اوپر ثقہ کی غیر مقبول ہی اور جبکہ ہوا یہہ شخص ضعیف اور مخطی
پس زیادتی اوسکی اوپر حدیث انس بن مالک کے کہ وہ متفق علیہ ہی غیر مقبول ہوئی
نزدیک اہل حدیث کی اور بہی کہا ابوداود نے نہین کوئی حدیث مضبوط تقدیم وقت
مین جیسا کہ کہا امام زیلعی نے شرح کنز مین ولیس فی تقدیم الوقت حدیث قائم
انتہی اور کہا شیخ الاسلام عینی نے ذکر عن ابی داود انہ لیس فی تقدیم

الوقت حدیث قائمًا انتهی پس رطا اوپر ابن شہاب کے ناقص ہوئی تین وجہونسی اور حدیث عبد اللہ بن فضل کے کہ روایت کرتا ہی انس بن مالک سی کہ روایت کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین ضعیف ہی اسلیے کہ سند مین یعقوب بن محمد زہری ہی اور وہ تہا کثیر الوہم اور روایت کرنیوالا ضعفا سی جیسا کہ کہا عسقلانی نی تقریب مین اور کہا شیخ الاسلام عینی نے شرح بخاری مین قال صالح بن محمد عن یحیی بن معین ان احادیثہ یشبہ احادیث الوادی انتہی یعنی حدیثین اس شخص کے مشابہ ہین جنگل کے حدیثون کی یعنی حدیثین اوسکی اوٹ پٹانگ ہین اور بہی اس حدیث مین زیادتی ہی اوپر حدیث انس بن مالک کے کہ وہ متفق علیہ ہی پس اس وجہ سی بہی غیر مقبول ہوئی نزدیک اہل حدیث کی اور بہی کہا ابو داود نی کہ نہین ہی کوئی حدیث مضبوط تقدیم وقت مین یعنی وقت سی پہلی پڑہ لینی مین پس صحیح یہ ہی کہ یہ حدیث ہی مجروح ہین وجہونسی اور حدیث ابی الطفیل کے حدیث موضوع ہی جیسا کہ کہا امام زیلعی نی شرح کنز مین قال الحاکم حدیث ابی الطفیل موضوع انتہی اور بہی اس حدیث کی سند مین ہشام بن سعد ہے سو وہ ضعیف ہی جیسا کہ کہا عسقلانی نے تقریب مین ہشام بن سعد بہت وہم والا ہی اور کہا شیخ الاسلام عینی نی عمدۃ القاری شرح بخاری مین حدیث ہشام بن سعد رواہ ابو داود وہشام بن سعد ضعیف ضعفہ یحیی بن معین وقال ابو حاتم یکتب حدیثہ ولا یحتج بہ وقال احمد لم یکن بالحافظ انتہی اور حدیث عبد اللہ بن عباس کے بہی کہ مثل حدیث ابی الطفیل کے ہی ضعیف ہی اسلیے کہ وہ حدیث حسین بن عبد اللہ سے روایت کی گئی ہی سو وہ ضعیف ہی نہایت کہا شیخ الاسلام نی شرح بخاری مین حکی عن ابی داود انہ انکر ذلک الحدیث حسین بن عبد اللہ ہذا الا یحتج بحدیثہ

وقال علی بن المدینی ترکت حدیثه وقال احمد بن حنبل له اشیاء
منکرة وقال ابن سفیان انه ضعیف وقال النسائی انه متروک
الحدیث وقال ابن حبان انه یقلب الاسانید ویرفع المسانید وقال
ابو حاتم انه ضعیف یکتب حدیثه ولا یحتج به انتهی کلام العینی
اور کہا عسقلانی نے تقریب مین کہ حسین بن عبد اللہ ضعیف ہی اور حدیث انس بن مالک
کی کہ روایت کیا اوسکو مسلم نے سو بیان کیا ہمنی احتمال وسکیکو موافق مذہب حنفیہ کی
اسواسطی کہ یہہ حدیث انس بن مالک کے اسناد اسکی مین زہری ہی اور عادت زہری کے
ادراج ہی کہا یہہ امام طحاوی و زیلعی کرمانی وغیرہم نی اور حدیث مدرج کی محققین کے نزدیک
اہل حدیث کی نسخ عمل کیا جاویگا اس حدیث کی احتمال پر مگر اوس احتمال پر کہ موافق
قول اللہ تعالے ان الصلوة کانت علی المؤمنین کتابا موقوتا کی ہو اور وجہ دوسری
یہہ ہی کہ روایت ہی ابوذر سی کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیف انت
اذا کانت علیک امراء یمیتون الصلوة او یوخرون عن وقتها قلت
فما تامرنی قال صل الصلوة لوقتها الحدیث روایت کیا اسکو مسلم نے یہہ حدیث
مشتمل ہی تین امور پر امر اول یہہ کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ نماز پڑہی
جاوی اپنی وقت پر اور امر دوسرا یہہ کہ معنی اس حدیث کی ظاہر یقینی ہین کہ نہین شک
اسمین اوسکے معنوں مین اور امر تیسرا یہہ کہ یہہ حدیث صحیح ہی پس جبتک کہ حدیث جمع کرنے
دو نمازون کی ایک وقت مین مثل اسکی ہو تینون امرون مین تو نہ چہوڑا جاویگا عمل کرنا
اسپر کیونکہ جب متعارض ہوتی ہین دو حدیثین تو عمل کیا جاتا ہی بہت صحیح حدیث پر پس
جبکہ نہ پائی گئی صحاح ستہ وغیرہ مین کوئی حدیث مثل اس حدیث صحیح کی اور حال یہ کہ

یہہ حدیث مؤید ہی قرآن شریف سی اور اور حدیثون سی کہ جو اوپر مذکور ہوئین تو
واجب ہوا عمل کرنا اس حدیث صحیح پر اور وجہ تیسری یہہ ہی کہ اولی وجہ اس بات کے حدیثون کا
یہہ ہی کہ واقع ہوگا تعارض ان حدیثون مین اور اون حدیثون مین اور قاعدہ مقرر یہہ ہی جو کہ
اصول مین کہ جب متعارض ہون دو دلیلین تو ساقط ہوجاتی ہین اور جبکہ ساقط ہوئین
دونون طرف کے حدیثین تو باقی رہا ہماری لئی قرآن شریف کہ وہ قول اللہ تعالی کا ہے
إِنَّ الصَّلوٰةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا اور قول اللہ تعالی کا حَافِظُوا
عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلوٰةِ الْوُسْطٰى اور باقی رہین ہمارے لئی حدیثین اوقات نماز کی کہ
روایت کی گئین ہین صحاح ستہ وغیرہ مین اور تائید کرتا ہی اس مضمون کو قول نووی کا
وَهٰذَا الْحَدِيثُ أَصْلٌ مِنْ أُصُولِ الْإِسْلَامِ وَقَاعِدَةٌ عَظِيمَةٌ مِنْ قَوَاعِدِ الْفِقْهِ
وَهِيَ أَنَّ الْأَشْيَاءَ يُحْكَمُ بِبَقَائِهَا عَلَى أُصُولِهَا حَتّٰى يُتَيَقَّنَ خِلَافُ ذٰلِكَ
انتہی پس جبکہ ہوا اصل اوقات نماز پنجگانہ کا ثابت ساتھہ دلیلون قطعیہ کی تو نہ چھوڑا
جاویگا اصل وقتون کو جبتک کہ نہ یقین ہوا اوسکی خلاف کا اور مؤید ہی یہی مذہب ہی بعض
واحقیا ملکی باینطور کہ اگر پڑھی کوئی شخص نمازون کو اونکی اوقات مین تو ہوگا یہہ شخص
اداکرنیوالا نمازون کا بالاجماع اور اگر جمع کری کوئی شخص دو نمازون کو ایکوقت مین
تو اگر ہو یہہ جمع جائز عند اللہ تو ہوگا یہہ شخص اداکرنیوالا نماز کا اور اگر ہو یہہ جمع
غیر جائز تو ہوگا وہ تاخیر کرنیوالا نماز کا اوسکی وقت سے قصدا اور جو شخص تاخیر کری نماز
کو اوسکی وقت سی قصدا تو اوسکا حکم شرع شریف مین مذکور ہی مسئلہ

چھٹا بیچ بیان رفع یدین کی شبہہ کرتی ہین بعضی لوگ باینطور کہ روایت
ہی عبد اللہ بن عمر سی رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلوٰةَ رَفَعَ

يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَقَبْلَ اَنْ يَرْكَعَ وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ
وَلَا يَرْفَعُهُمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ روایت کیا اسکو مسلم وغیرہ نے اور روایت ہی
وائل بن حجر سے کہ اَنَّهُ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ دَخَلَ
فِی الصَّلٰوةِ كَبَّرَ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهٖ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى
فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ اَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا وَكَبَّرَ فَرَكَعَ
فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ
كَفَّيْهِ روایت کیا اسکو مسلم وغیرہ نے اور روایت ہی مالک بن حویرث سے
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى
يُحَاذِيَ بِهِمَا اُذُنَيْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ
حَمِدَهٗ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ نقل کیا اسکو بخاری و مسلم نے پس یہ حدیثین صحیح صریح دلالت
کرتی ہین اوپر رفع یدین کے وقت تکبیر تحریمہ اور رکوع کرنیکے اور اوٹھنی کے رکوع سے
اور یہی مذہب ہے بعضے اہل علم کا صحابہ اور تابعین میں سے جیسا کہ کہا ترمذی نے جامع
ترمذی میں اور یہی مذہب ہی امام شافعی اور احمد بن حنبل اور اسحق وغیرہم کا اور ہم
نہین جانتی کہ حنفیون نے کونسی حدیث سے معلوم کیا ہی کہ رفع یدین نہ کیجیے سوا ہی
تکبیر تحریمہ کی نمازمین سو جواب ابن شیبہ کا یہ ہی کہ کہا ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہ وہ شیخ
بخاری اور مسلم کا ہی کتاب اپنی مین کہ نام اوسکا مصنف ہی حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ ابْنِ
اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْحَكَمِ وَعِيْسٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ لَا
يَرْفَعُهُمَا حَتّٰى يَفْرُغَ اور روایت کیا اسکو دارقطنی اور ابو داود اور طحاوی وغیرہم نے

پس یہہ حدیث صحیح ہی اسلئے کہ راوی اسکے راوی حدیث صحیح کے ہین کیونکہ حکم
اور عبد الرحمن بن ابی لیلے ترمذی کی سند صحیح مین ہین کہ کہا ترمذی نی حَدَّثَنَا
اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسٰی قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ الْمُبَارَکِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَۃُ
عَنِ الْحَکَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ کَانَتْ صَلٰوۃُ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحَدِیْثَ پھر کہا ترمذی نی حَدِیْثُ الْبَرَاءِ
حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ انتھی اور ابن ابی لیلے بھی ترمذی کی صحیح سند مین ہی کہ کہا ترمذی
نے حَدَّثَنَا ھَنَّادٌ قَالَ اَخْبَرَنَا ھُشَیْمٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ یَرْفَعُ الْحَدِیْثَ اَنَّہٗ کَانَ یُمْسِکُ عَنِ التَّلْبِیَۃِ فِی الْعُمْرَۃِ اِذَا اسْتَلَمَ
الْحَجَرَ اور کہا ترمذی نی ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ انتھی اور وکیع ثقہ ہی
کبار تبع تابعین سے اور حافظ اور عابد اور استاذ امام شافعی کا اور روایت کرتے ہین
او سے سب صحاح ستہ والے اور یہہ حدیث عبد الرحمن ابن ابی لیلے سے سوا اس سند کی اور
سندون سے بھی ابو داود اور طحاوی وغیرہما نی روایت کی ہی غرضکہ یہہ حدیث
حسن ہی بسبب کثرت طرق کی اور صحیح ہی بسبب صحت سند کی اور کہا ترمذی نے حَدَّثَنَا
ھَنَّادٌ قَالَ اَخْبَرَنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَۃَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ
اَلَا اُصَلِّیْ بِکُمْ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی فَلَمْ یَرْفَعْ
یَدَیْہِ اِلَّا فِیْ اَوَّلِ مَرَّۃٍ اور روایت کیا اسکو طحاوی اور ابو داود اور ابو بکر بن
ابی شیبہ وغیرہم نے اور یہہ حدیث صحیح ہی اسلئی کہ راوی اسکے راوی حدیث
صحیح کی ہین کیونکہ ہناد سند صحیح ترمذی مین ہی چنانچہ اوپر مذکور ہوئی اور حال وکیع کا

گذر

گذر چکا ہی اور سفیان ثوری ثقہ اور حافظ اور عابد اور امام اور حجت اور فقیہ اور مجتہد
اور کبار تبع تابعین سے ہی اور عاصم بن کلیب سند صحیح ترمذی کی یہ ہے کہا ترمذی نی
حدثنا ابو کریب قال اخبرنا عبد الله بن ادریس عن عاصم بن کلیب
عن ابیه عن وائل بن حجر قال قدمت المدينة الحديث اور کہا ترمذی نی
هذا حديث حسن صحيح انتهى اور کہا ابو داود نی کہ تہا عاصم بڑی عبادہ کرنیوالو
سے اور تہا افضل اہل کوفہ کا اور کہا بخاری وغیرہ نے کہ عاصم تابعی ہی اسیطرح
کہا شیخ ابن ہمام نی فتح القدیر مین اور عبد الرحمن بن اسود ثقہ ہی تابعی اور روایت کرتے
ہین اوس سے سب اصحاب صحاح ستہ وغیرہم اور علقمہ بھی ثقہ ہے اور فقیہ اور عابد اور
کبار تابعین سے روایت کرتے ہین اوس سے صحاح ستہ والی اور عبد الله بن مسعود کبار
صحابہ سے تابعین اولین سے ہی ہین مجتہد فقیہ اور اونکی مناقب بہت حدیثوں مین مذکور ہین اور
کہا نسائی نی اخبرنا سويد بن نصر قال حدثنا عبد الله بن المبارك
عن سفيان عن عاصم بن كليب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة
عن عبد الله بن مسعود قال الا اخبركم بصلوة رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقام فرفع يديه اول مرة ثم لم يعد پس یہ حدیث بہی
صحیح ہی اور راوی اسکی سبکی سب ثقہ ہین جیسا کہ گذرا بیان اسکا اور سوای سوید
بن نصر کی اور وہ ثقہ ہے جیسا کہ تقریب مین مذکور ہی اور سوای عبد الله بن المبارک
سو وہ ثقہ اور امام اور فقیہ اور مجتہد اور روایت کرتے ہین اون سے صحاح ستہ
وغیرہ کی لوگ اور کہا ابو بکر بن ابی شیبہ نے کہ وہ شیخ بخاری و مسلم کا ہی کتاب اپنی مین کہ
نام اوس کا مصنف ہے حدثنا حماد عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله

قال صلیت خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر فلم
یرفعوا ایدیھم الا عند افتتاح الصلوٰۃ اس حدیث کی اسناد صحیح ہیں دار
قطنی نے کیا بیان اسکا اور کہا ابوحنیفہ نے حدثنا حماد عن ابراھیم عن علقمۃ
والاسود عن عبد اللہ بن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان لا یرفع یدیہ الا عند افتتاح الصلوٰۃ ثم لا یعود بشیء
من ذلک پس اسناد احادیث کی صحیح سندوں کی ہی پس یہ حدیثیں دلالت کرتی ہیں
اسپر کہ نہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدین کرتے سوائی تکبیر تحریمہ کے
پس حدیثیں رفع یدین کے دو بات سے خالی نہیں یا تو محمول ہیں اوپر سنت ہونے رفع یدین
یا مستحب ہونے اوسکے اگر قسم پہلی یعنی محمول ہوں سنت ہونے پر تو واقع ہوگا تعارض
درمیان حدیثوں رفع یدین اور عدم رفع یدین کی پس ضرور ہوا عمل کرنا ساتھ حدیثوں
صحیح کی پس کہتے ہیں ہم کہ حدیثیں عدم رفع یدین کی صحیح ہیں حدیثوں رفع یدین کے سے
اور بیان اسکا یہ ہی کہ حدیث اصح الاسانید وہ حدیث ہی کہ کہا ہو بعض ائمہ نے
کہ یہ اسناد اصح الاسانید ہی اور وہ اسناد کہ کہا ہو کسی نے ائمہ حدیث سے کہ وہ اصح
الاسانید ہی وہ تین اسناد ہیں ایک ان میں سے اسناد زہری کی سالم سے اور سالم روایت
کرتے عبد اللہ بن عمر سے کہا امام احمد بن حنبل نے کہ یہ اسناد اصح الاسانید ہی
اور دوسرے اسناد محمد بن سیرین کی کہ وہ روایت کرتے عبیدہ بن عمرو سلمانی سے
وہ روایت کرتے علی بن ابی طالب سے کہا علی بن مدینی نے کہ یہ اسناد اصح الاسانید ہی
اور تیسری اسناد ابراھیم کی علقمہ سے کہ وہ روایت کرتے عبد اللہ بن مسعود سے کہا یحیی
بن معین نے کہ یہ اسناد اصح الاسانید ہی اسیطرح ہی بیچ شرح نخبۃ الفکر کے اور غیرہ

گوی

کوئی حدیث باب رفع الیدین اور عدم رفع الیدین میں اسناد محمد بن سیرین کیسی ہیں
باقی رہیں اصح الاسانید میں سے دو اسناد اس باب کی حدیثوں میں سو کتنی ہیں ہم کہ
ان دونوں اسنادوں میں سے کہ اصح الاسانید میں اسناد ابراہیم کا اصح ہے اسناد
زہری کے سے اور بیان اسکا یہ ہے اجتمع ابو حنیفة والاوزاعی بمکة فقال الاوزاعی
لابی حنیفة ما بالکم لا ترفعون ایدیکم فی الصلوٰة عند الرکوع
وعند الرفع منه --١٢ الا حجة انه لم یصح عن رسول الله صلی الله علیه وسلم
فی ذلک شیء فقال کیف لا یصح وقد حدثنی الزهری عن سالم عن
ابیه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه کان یرفع یدیه اذا افتتح
الصلوٰة وعند الرکوع فقال له ابو حنیفة حدثنا حماد عن ابراهیم
عن علقمة والاسود عن عبد الله بن مسعود ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم کان لا یرفع یدیه الا عند افتتاح الصلوٰة ثم
لا یعود لشیء من ذلک فقال الاوزاعی احدثک عن الزهری عن
سالم عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم وتقول حدثنی
حماد عن ابراهیم فقال له ابو حنیفة کان حماد افقه من الزهری وکان
ابراهیم افقه من سالم وعلقمة لیس بدون ابن عمر فی الفقه وان
کانت لابن عمر صحبة وللاسود فضل کثیر وعبد الله عبد الله له
فضل کثیر فی الفقه وحق الصحبة من صغره عند النبی صلی
الله علیه وسلم علی عبد الله بن عمر فسکت الاوزاعی انتهی
یہ سندیں ہیں اور شرح القدیر میں اور مقرر ہوا ہے قاعدہ اصول حدیث و فقہ میں کہ

متعارض ہون دو حدیثین تو ہوگا عمل ساتھہ اوس حدیث کی کہ ہو سند اوسکی صحیح
دوسرے حدیث کی سند سے پس واجب ہوا عمل کرنا عدم رفع یدین کی حدیثون پر پس یہہ
ایک وجہ ہی ترجیح کی باب عدم رفع مین اور دوسری وجہ یہہ ہے کہ فرض کیا ہمنی کہ قوت صحت
حدیثون رفع یدین کی برابر ہی حدیثون عدم رفع یدین کی پس اس صورت مین تعارض
واقع ہوگا بغیر ترجیح کی پس جبکہ تعارض واقع ہوا تو ساقط ہوئین دونون طرف
کی حدیثین اور نہ رہی کوئی حدیث کہ دلیل پکڑی جاوی ساتھہ اوسکی رفع یدین
اور عدم رفع یدین پس باقی رہیگی نماز اپنی اصل پر کہ وہ سکون ہی بالاجماع جیسا
کہا ابن ہمام نے فتح القدیر مین بل ہو موجب للسکون الذی ہو طریقۃ ما اجمع علیہ فی الصلوۃ اعنی
اور یہہ بات ظاہر ہی ہر ایک کے نزدیک کہ اگر نہ آتی حدیث رفع یدین کی تو نہ اوٹھایا
جاتی ہاتھہ جیسا کہ نہین آئی ہی کوئی حدیث بیچ اوٹھانی ہاتھہ رکھنی کی سر پہ نماز مین تو نہین جانی
ہی ہاتھہ رکھنا سنت جان کر یا مستحب جان کر اور یہی اصل پر دلالت کرتی ہی حدیث
اسکنوا فی الصلوۃ کی اور قول اللہ تعالی کا قوموا للہ قانتین اور یہی تائید
کرتی ہی عدم رفع یدین پر حدیث عبد اللہ بن عباس کی کہ کہا اونہون نے قال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ترفع الایدی فی شیء الا فی سبع
مواطن فی افتتاح الصلوۃ وفی العیدین وعند استلام الحجر وعلی
الصفا والمروۃ وعند عرفات وعند جمع وعند رمی الجمار روایت
کیا اسکو بیہقی نے پس اگر رفع یدین نماز مین سنت ہوتا تو مذکور ہوتا اس حدیث بیچ
پس رفع یدین کرنا سنت جانکر مخالف اس حدیث کی ہی ہوا اور اگر ہم تسلیم کریں دوسری یعنی
محمول ہون حدیثین رفع یدین کی استحباب پر تو جواب اسکا کتنی وجہون سی ہی

یہ اوس عبارت پر کہ قریب ایک ورق کی مذکور ہی وہ عبارت یہہ ہی کہ اگر ہو قسم ۱۲ منہ

وجہ اول

وجہ اول یہ ہے کہ کہا ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہ شیخ ہیں بخاری ومسلم وغیرہما کا بیچ
کتاب مصنف میں اخبرنا قتیبۃ بن سعید عن الاعمش عن المسیب بن رافع عن
تمیم بن طرفۃ عن جابر بن سمرۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ونحن رافعوا ایدینا فی الصلوۃ فقال ما بال رافعی ایدیہم
فی الصلوۃ کانہا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوۃ اور کہا مسلم نے بیچ باب
الامر بالسکون فی الصلوۃ والنہی عن الاشارۃ بالید ورفعہا عند
السلام واتمام الصفوف الاول والتراص فیہا یہ کہا مسلم نے بیچ صحیح
مسلم بن حجاج ثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ وابوکریب قالا اخبرنا ابو
معاویۃ عن الاعمش عن المسیب بن رافع عن تمیم بن طرفۃ عن
جابر بن سمرۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
مالی اراکم رافعی ایدیکم کانہا اذناب خیل شمس اسکنوا فی
الصلوۃ قال خرج علینا فرآنا حلقا فقال مالی اراکم عزین قال
ثم خرج علینا فقال الا تصفون کما تصف الملئکۃ عند ربہا
فقلنا یا رسول اللہ وکیف تصف الملائکۃ عند ربہا قال یتمون
الصفوف الاول ویتراصون فی الصف حدثنا
ابوکریب قال اخبرنا ابو زائدۃ عن مسعر قال حدثنی عبید
اللہ عن جابر بن سمرۃ قال کنا اذا صلینا مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قلنا السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ
واشار بیدہ الی الجانبین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَامَ تُومُونَ بِاَیْدِیکُمْ کَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمْسٍ اِنَّمَا یَکْفِی اَحَدَکُمْ اَنْ یَضَعَ یَدَیْهِ عَلٰی فَخِذَیْهِ ثُمَّ یُسَلِّمُ عَلٰی اَخِیْهِ مَنْ عَلٰی یَمِیْنِهٖ وَشِمَالِهٖ

حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ قَالَ اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ فُرَاتٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّیْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکُنَّا اِذَا سَلَّمْنَا قُلْنَا بِاَیْدِیْنَا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ فَنَظَرَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَاْنُکُمْ تُشِیْرُوْنَ بِاَیْدِیْکُمْ کَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمْسٍ اِذَا سَلَّمَ اَحَدُکُمْ فَلْیَلْتَفِتْ اِلٰی صَاحِبِهٖ وَلَا یُوْمِیْ بِیَدِهٖ۔ انتہی کلام مسلم

پس وہ جو کہیں مسلم نے اس باب میں کل دو حدیثیں حدیث تمیم کی اور حدیث عبید اللہ کی اور ثابت کیا سکون فی الصلوۃ اسمے اور نام مخرف کو اور تراجم کو تمیم کی حدیث سے اور باقی کو عبید اللہ کی حدیث سے پس حدیث تمیم کی غیر ہی عبید اللہ کی حدیث کی کتنے وجہوں سے وجہ اول یہہ ہی کہ حدیث تمیم کی دلالت کرتی ہی اسپر کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نہ تہی اس نماز مین یعنی جسمین رفع یدین کر رہی تہی بلکہ گہر سی آئی اور حدیث عبید اللہ کے دلالت کرتی ہی اسپر کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتہہ ہماری نماز مین اور وجہ دوسرے یہہ ہی کہ حدیث تمیم کی دلالت کرتی ہی رفع یدین پر اور حدیث عبید اللہ کی دلالت کرتی ہی اسپر کہ رفع یدین تہا مظروف نماز کا یعنی اندر نماز کی اور حدیث عبید اللہ کی دلالت کرتی ہی اسپر کہ یہہ اشارہ تہا مظروف نماز کا اور وجہ چوتہی یہہ ہی کہ حدیث تمیم کی دلالت کرتی ہی اسپر کہ سکون ہو مظروف نماز کا اور حدیث عبید اللہ کی دلالت کرتی ہی اسپر کہ تہا یہہ اشارہ ساتہہ سلام کی اور سلام نہین مظروف نماز کا پس اسیطرح نہوا اشارہ

متعلق نماز کا اور اسیطرح منع اشارہ کا ہوا متعلق نماز کا لیں ان دو حدیثوں سے ثابت ہوا کہ حدیث مسلم کی اور محمل میں ہی اور حدیث عبداللہ کے اور محمل ہی لیکن موافق اپنی ہم خدا تعالی کی توفیق سے کہ جو رفع یدین متعلق نماز کا ہی تحت اوس کے موقوف ہو سکتی ہی کہ بسبب منسوخ ہوا نیکی حدیثی پس منسوخ ہوئی اس ٭ حدیث ہی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ عِنْدَ کُلِّ تَکْبِیْرَۃٍ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے اور وجہ دوسری یہہ ہی کہ حدیث عبداللہ بن مسعود کی اَلَا اُصَلِّیْ بِکُمْ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی فَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْہِ اِلَّا فِیْ اَوَّلِ مَرَّۃٍ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور ابوداود اور نسائی اور طحاوی نے اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے وغیرہم نے دلالت کرتی ہی اسی نسخ پر کیونکہ نماز پڑھی عبداللہ بن مسعود نے اون لوگوں کی دکھانیکے لیے کہ نہیں جانتے تھے نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ظاہر ہی کہ نماز عبداللہ بن مسعود کی مشتمل ہوگی اوپر تمام فرائض اور واجبات اور سنتون اور مستحبات کے پس جبکہ نہ کیا رفع یدین کو نماز میں اور پہر کہا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرْفَعُ یَدَیْہِ اِلَّا عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ ثُمَّ لَا یَعُوْدُ تو ثابت ہوا یہہ کہ نہیں ہی یہہ رفع یدین نماز کی مستحبات اور سنن میں سے اور وجہ تیسری یہہ ہی کہ جبکہ ہوئیں حدیثیں رفع یدین کی محمول استحباب پر اور حدیثوں عدم رفع یدین کیسی دلالت کیا اسکی نسخ پر تو ادنی مرتبہ یہہ حاصل ہوا کہ وقت عدم رفع یدین کے ہوا ادا نماز بطریق سنت کے اور وقت رفع یدین کی ہوا ادا نماز کا ساتھہ احتمال حصول مستحبات کے اور خوف ترک سنت کے اور جو مستحب کے لازم آتا ہو اوسکے کرنیسے ترک سنت تو واجب ہی ترک کرنا اوس مستحب کا واسطے حاصل کرنی سنت کے

اور وجہ چوتھی یہہ ہی کہ جبکہ ہوئین حدیثین رفع یدین کی محمول استحباب پر تو ہوگا
ادا نماز کا ساتھہ رفع یدین کی اور بغیر رفع یدین کی بطریق سنت بلا شبہ اور جبکہ
این حدیثین نسخ ہونی رفع یدین کی تو فرض کیا ہمنی کہ اقل مرتبہ یہہ ہی کہ واقع ہوا شک
بیچ ادا نماز کی بطریق سنت کے وقت رفع یدین کی اور متیقن رہا ادا نماز کا بطریق سنت
وقت عدم رفع یدین کی پس ترک رفع یدین کا واجب ہوا ساتھہ حدیث حسن بن علی ابن ابی طالب
کی کہ کہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دع ما یریبک الی ما لا یریبک
روایت کیا اسکو ترمذی وغیرہ نے اور کہا ترمذی نی ہذا الحدیث حسن صحیح یہہ تحقیق تو اون حدیثوں کی ہوئی
کہ جو روایت کی گئی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اب آثار صحابہ سنو روایت ہی عبد اللہ
بن مسعود کہ کہا انہون نے صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومع ابی بکر
وعمر فلم یرفعوا ایدیہم الا عند افتتاح الصلوٰۃ روایت کیا اسکو بیہقی
اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابن عدی نی اور یہہ روایت اصح الاسانید ہی اور روایت
ہی اسود کہ کہا اسنی رأیت عمر بن الخطاب یرفع یدیه فی اول تکبیرۃ ثم
لا یعود روایت کیا اسکو بیہقی اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور طحاوی نے ساتھہ سند صحیح
کہا یہہ شیخ ابن ہمام اور ملا علی قاری نی اور روایت ہی عاصم بن کلیب سے کہ روایت کرتی ہین
اپنی باپ سے ان علیا کان یرفع یدیه اذا افتتح الصلوٰۃ ثم لا یعود روایت
کیا اسکو ابو بکر بن ابی شیبہ اور طحاوی نی اور امام محمد نی ساتھہ سند صحیح کی اور کہا بیچ
شرح کنز مین کہ کہا ابن مسعود نی صلیت خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما
فلم یرفعوا ایدیہم الا عند افتتاح الصلوٰۃ انتہی اور روایت کیا امام
محمد نے حماد سی اسنی ابراہیم سی اسنی اسود سی ان عبد اللہ بن مسعود

کان

كان يرفع يديه في اول تكبيرة ثم لا يعود الى شيء من ذلك ويأثر ذلك
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم اور يه حديث ثابت ہے اور روايت كي امام
سے كہا كان عبد الله لا يرفع يديه في شيء من الصلوات الا في افتتاح
الصلوة روايت كي يه طحاوي نے سند صحيح سے اور روايت ہے عبد الله بن مسعود سے كہا
انہوں نے الا اصلي بكم صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى
ولم يرفع يديه الا في اول مرة روايت كيا اسكو ترمذي وغيره نے اور روايت كيا امام
محمد نے محمد بن ابان سے انہوں نے عبد العزيز بن حكيم سے كہا انہوں نے رأيت ابن عمر يرفع
يديه حذاء اذنيه في اول تكبيرة افتتاح الصلوة ولم يرفعهما
فيما سوى ذلك اور روايت كيا ابوبكر بن ابي شيبه نے ابوبكر بن عياش سے انہوں نے
حصين سے انہوں نے مجاهد سے كہا مجاهد نے ما رأيت ابن عمر يرفع يديه الا في
اول ما يفتتح الصلوة اور روايت كيا اسكو طحاوي نے اور يه حديث صحيح ہے كہا امام
عيني نے شرح هدايه ميں اور كہا زيلعي نے روي عن مجاهد صحبت ابن عمر
عشر سنين فما رأيته يرفع يديه في شيء من صلوته الا في التكبيرة
الاولى اور روايت ہے محمد بن ابي يحيى سے كہا انہوں نے صليت الى جنب عبد الله
ابن الزبير فجعلت ارفع يدي في كل رفع وخفض قال يا ابن اخي انك
ترفع في كل رفع وخفض وان رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان اذا افتتح الصلوة رفع يديه ثم لا يرفع في شيء حتى فرغ روايت
كيا اسكو بيهقي نے خلافيات ميں اور روايت كيا مسند ميں ابو حنيفه نے حماد سے اور
ابراهيم نخعي سے انه قال في وائل بن حجر انه اعرابي لم يصل مع النبي صلى الله

عليه وسلم صلوة ارى قبلها قط فهو اعلم من عبد الله واصحابه حفظ
ولم يحفظ العني رفع اليدين عند الركوع يه حديث اصح الاسانيد هى اور
روايت كيا طحاوى نى احمد بن داود سى اونهون نى مسدد سى اونهون نى خالد بن عبد الله سى اونهون نى
حصين سى اونهون نى عمرو بن مره سى كها اونهون نى دخلت مسجد حضرموت فاذا علقمة
بن وائل يحدث عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان
يرفع يديه عند الركوع وبعده فذكرت ذلك لابراهيم فغضب
وقال رآه هو ولم يره ابن مسعود ولا اصحابه اور روايت كى امام محمد نى
موطا مين يعقوب بن ابراهيم سى يعنى امام ابو يوسف سى ور اونهون نى حصين بن عبد الرحمن سى
كه كها اونهون نى دخلت انا وعمرو بن مرة على ابراهيم قال عمرو حدثني علقمة
بن وائل الحضرمي عن ابيه انه صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم فرآه
يرفع يديه اذا كبر واذا ركع واذا رفع قال ابراهيم ما ادري لعله
لم ير النبي صلى الله عليه وسلم الا ذلك اليوم فحفظ هذا منه
ولم يحفظ ابن مسعود ولا اصحابه ما سمعته من احد منهم انما كانوا
يرفعون ايديهم في بدء الصلوة حين يكبرون يه حديث كه ساتهه
سندون صحيحه كے هى دلالت كرتى هى اور يه مروى اجماع صحابه زمانه اوسكى عدم
رفع يدين پر اور اسطرح تصريح كى هى ملا على قارى نى بهى شرح موطا مين باين عبارت
ولا اصحابه اى ولا سائر اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ما سمعته اى هذا
الرفع الزائد من احد منهم اى من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم انما كانوا
اى الصحابة يرفعون ايديهم في بدء الصلوة حين يكبرون اى للتحريمة

فقط وهذا بمنزلة دعوى الاجماع انتهى كلام القاري ابن ہمام نے ثبوت صحا
بہ سے او حال تابعین کا روایت ہے جابر سے ان الاسود وعلقمة كانا يرفعان
ايديهما اذا افتتحا ثم لا يعودان اور روایت ہے طلحہ سے ان ابراهيم وخيثمة
لا يرفعان ايديهما الا في بدء الصلوة اور روایت حصین و مغیرہ سے کہا
ابراہیم نخعی نے لا ترفع يديك في شيء من الصلوة اور روایت ہے
ابن عیاش سے وہ راوی ہیں عبد الملک سے کہ کہا اونہوں نے رأيت الشعبي وابراهيم وابا
اسحق لا يرفعون ايديهم الا حين يفتتحون الصلوة اور روایت ہے وکیع
اسامہ سے اونہوں نے شعبہ سے کہ کہا ابو اسحق نے كان اصحاب عبد الله واصحاب
علي لا يرفعون ايديهم الا في افتتاح الصلوة روایت کیا ان سبہا کو
ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہ استاد ہیں بخاری اور مسلم کا مصنف ابن ابی شیبہ میں بیچ باب ترک
رفع یدین کی اور کہا طحاوی نے معانی الآثار میں حدثني ابن ابي داود قال اخبرنا
احمد بن يونس قال حدثنا ابو بكر بن عياش قال ما رأيت فقيها
قط يفعله يرفع يديه في غير التكبيرة الاولى یہ روایت صریح دلالت
کرتی ہے اوپر دعوی اجماع تابعین مجتہدین کی عدم رفع یدین پر پس جبکہ ہوئین
حدیثین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دلالت کرنیوالی اوپر عدم رفع یدین کی سوا
تکبیر تحریمہ کی پھر اجماع صحابہ کا پھر اجماع تابعین کا اسپر جیسا کہ اوپر گذرا تو قائل ہوئے
ساتھ اسکی ائمہ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد اور امام مالک اور سوای
انکی کہا عینی نے شرح بخاری میں وعند ابي حنيفة واصحابه لا يرفع يديه
الا في التكبيرة الاولى وعليه قال ابراهيم النخعي وسفيان الثوري وعل

الشعبی و ابو اسحاق سبیعی و عبد الرحمن بن ابی لیلی و علقمہ بن قیس
و اسود بن زید و عاصم بن کلیب و المغیرۃ و خثیمہ و وکیع و مالک فی
روایۃ وہو المشہور من مذہبہ وہو المعمول عند اصحابہ انتہی کلام
العینی اور کہا نووی نے شرح صحیح مسلم میں وہو اشہر الروایات عند مالک انتہی
اور کہا خوارزمی نے مسند میں والدلیل علی ان حدیث رفع الیدین
حدیث رواہ من سمون و مالک بن انس المدنی لم یاخذ بہ
ولم یعمل بہ وانہ اعلم بروایۃ اہل بلدہ من غیرہ انتہی حاصل
غرض خوارزمی کا یہ ہے کہ حال عبد اللہ بن عمر کی حدیث کا تو یہ ہے کہ جو معلوم ہوا کہ راوی
اوسکے مدنی ہیں اور امام مالک باوجود مدنی ہونے کے اوس پر عمل نہیں کیا حال آنکہ
اکابر المحدثین ہیں اور یہی معارض ہے ساتھ فعل عبد اللہ بن عمر کی اور وائل بن حجر
نے نہیں دیکھا حضرت کو مگر ایک بار جیسا کہ ابو داود کی حدیث سے معلوم ہوتا
ہے اونکی حدیث کا نہیں اعتبار ہے مقابلہ میں حدیث عبد اللہ بن مسعود کی اسلیے کہ
عبد اللہ بن مسعود فقیہ اور مجتہد اور آنحضرت کے ساتھ ملازم رہا اول سے آخر تک
اونکو حال احکام کا آنحضرت سے ہی ایک بار کی دیکھنے والے کو کب ہے اور حدیث مالک
بن حویرث کی کہ رفع یدین پر دلالت کرتی ہے سو وہ مجروح ہے جہت نضر بن عاصم اور
خالد بن مہران کے سبب اور حدیث ابی حمید ساعدی کی کہا بعض نے کہ وہ صحیح ہے
لیکن امام طحاوی نے مجروح کیا اوسکو معلل کرکے اور جرح مقدم ہوتی ہے اوپر تصحیح کے
ایسا ہوا اعتبار اوسکا بھی اور باقی حدیثیں باب رفع یدین کی سب ضعیف ہیں جیسا کہ
پوشیدہ نہیں اسماء الرجال کے جاننے والے پر بسبب طریق جرح کا اور علل کے

طرح ہی سوای طرحوں مذکورہ کی وما علینا الا البلاغ المبین ○

ساتواں مسئلہ بیچ بیان اسکی کہ بسم اللہ آیتہ سورہ فاتحہ
اور اور سورتوں کا ہی یا نہیں شبہ کرتی ہیں بعضی لوگ بانیطور کہ
روایت ہی انس بن مالک سے کہا بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ذات یوم بین اظہرنا اذ اغفی اغفاءة ثم رفع رأسہ متبسما
فقلنا ما اضحکک یا رسول اللہ قال انزلت علی آنفا سورة
فقرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک الکوثر فصل لربک
وانحر ان شانئک ہو الابتر اور کہا نووی نے شرح مسلم میں وحجة
اصحابنا ومن قال انہا آیة من الفاتحة انما کتبت فی المصحف
بخط المصحف وکان ہذا باتفاق الصحابة واجماعہم علی ان لا
یثبتوا فیہ بخط القرآن غیر القرآن واجمع بعدہم المسلمون کلہم
فی الاعصار الی یومنا واجمعوا علی انہا لیست فی اول براءة
وانہا لا تکتب فیہا انتہی پس یہہ حدیث اور اجماع دلالت کرتا ہی اسپر
کہ بسم اللہ ایک آیت ہی ہر سورہ کی اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور یہہ جانتے
ہیں کہ امام اعظم نے کسی دلیل سے معلوم کیا ہی کہ بسم اللہ نہیں ہی آیت
فاتحہ کی اور نہ اور سورتوں کی بلکہ وہ جزو قرآن کا ہی سو جواب اس شبہ کا یہہ ہی
کہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
قال اللہ تعالی قسمت الصلوة بینی وبین عبدی نصفین ولعبدی
ما سأل فاذا قال العبد الحمد للہ رب العالمین قال اللہ حمدنی

عبدی یقول العبد الرحمن الرحیم یقول اللہ تعالیٰ اثنی علی عبدی یقول
العبد مالک یوم الدین یقول اللہ مجدنی عبدی یقول العبد ایاک
نعبد وایاک نستعین یقول اللہ فهذه الآیة بینی وبین عبدی
ولعبدی ما سأل یقول العبد اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین
انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین یقول اللہ فهؤلاء
لعبدی ولعبدی ما سأل روایت کیا اسکو امام مالک اور مسلم اور ترمذی وغیرہم
نے یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ بسم اللہ نہین ہی آیۃ فاتحہ کی اسلئے کہ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا کہ نصف سورۂ فاتحہ کا میرے لئے ہی اور نصف میرے بندے کے لئے ہی پہر بیان کیا ان نصفون
کو پس نصف اول کہ وہ نصف فاتحہ کا کہ میرے لئے ہی وہ الحمد سے لیکر نصف آیۃ ایاک نعبد
تک ہی اور ایاک نستعین تک ہی اور ایاک نستعین سے لیکر آخر سورۃ تک بندے کے
لئے ہی پس اس سے دو وجہون دلیل پکڑی جاتی ہی اسپر کہ بسم اللہ آیۃ نہین فاتحہ
کی وجہ اول یہہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے بسم اللہ کو دونون نصفون سے خارج کیا اور یہہ منصوص
حدیث کا ہی اور وجہ دوسری یہہ کہ اللہ تعالیٰ نے مقرر کین اپنے لئے تین آیتین پہلیان اور
پہر فرمایا کہ آیۃ ایاک نعبد کی مشترک ہی درمیان میرے اور درمیان بندے میرے کے اور پہر بعد اسکے
فرمایا کہ بندے کے لئے ہی اهدنا الصراط المستقیم آخر تک اور یہہ اشعار کیا ساتھہ لفظ
ہؤلاء کے کہ جمع کے لئے ہی پس ضرور ہوا کہ ہون مشار الیہ تین آیتین پس آخر کی صورتین ہون
آیتین روایت ہی ابی سعید مولی عامر سے کہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نادی ابی بن کعب وهو یصلی فلما فرغ من صلاته لحقه فوضع یده علی یده
وهو یرید ان یخرج من باب المسجد فقال انی لارجو ان لا تخرج من

المسجد

المسجد حتی تعلم ما انزل فی التوریة ولا فی الانجیل ولا فی الفرقان مثلها
قال ابی فجعلت ابطئ فی المشی رجاء ذلک ثم قلت یا رسول الله السورة
التی وعدتنی بها فقال کیف تقرأ اذا افتتحت الصلوة فقال فقرأت علیه
الحمد لله رب العلمین الی اخرها فقال رسول الله صلی الله
علیه وسلم هی هذه السورة وهی السبع المثانی والفرقان العظیم الذی
اعطیت روایت کیا اسکو امام مالک نے اپنی موطا مین اور روایت کیا بخاری نے ابی
سعید بن معلی سے مانند اسکی پس یہہ حدیث صحیح صریح دلالت کرتی ہی اسپر کہ بسم الله نہین ہی
آیۃ فاتحہ کی دو وجہون سے وجہ اول یہہ کہ حضرت نے الحمد لله رب العلمین آخر تک کو فرمایا
کہ یہہ وہی سورہ ہی جو تمہی وعدہ کیا تہا یا منتظر رکہ نکل تو مسجد سے یہان تلک کہ سکہی
تو وہ سورہ کہ نہین اوتاری گئی ہی توراۃ اور انجیل اور فرقان مین مثل اسکی اور وجہ
دوسری یہہ ہی کہ آنحضرت نے الحمد لله رب العلمین آخر تک کو سبع مثانی فرمایا
یعنی سات آیتین پس اگر بسم الله آیۃ ہاتی جاوی فاتحہ کی تو ہوگا خلاف اس حدیث صحیح کا اور
اجماع امت کا کیونکہ منعقد ہوا ہی اجماع اسپر کہ آیتین سورہ فاتحہ کی سات ہین اور روایت
ہی ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم الحمد لله رب العالمین ام القرآن
وام الکتاب والسبع المثانی روایت کیا اسکو ابو داود وغیرہ نے پس یہہ حدیث
دلالت کرتی ہی اسپر کہ ام الکتاب اور سبع المثانی الحمد لله رب العلمین آخر
تک ہی نہین ہی بسم الله آیۃ اسکی اور روایت ہی انس بن مالک سے کان رسول الله صلی
الله علیه وسلم وابو بکر وعمر وعثمان یفتتحون الصلوة بالحمد لله رب
العالمین روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث صحیح ہی اور روایت ہی انس

بن مالک سے صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم والی بکر و عمر و
عثمان فلم اسمع احدا منهم یقرء بسم اللہ الرحمن الرحیم روایت کیا
اسکو مسلم وغیرہ نی پس یہہ حدیث صحیح دلالت کرتی ہی اسپر کہ بسم اللہ نہین ہی آیۃ فاتحہ کی کیونکہ
اگر ہوتی آیۃ فاتحہ کی تو پڑہتی اوسکو ساتھہ فاتحہ کی اور اسیطرح دلالت کرتی ہی اسپر کہ بسم اللہ نہین
ہی آیۃ اور سورتون کی بہی اور کوئی دلیل اجماع سلف کا [illegible] امام شافعی کے ساتھہ
کہا عینی نے شرح بخاری مین الاصح انہ زعم الشافعی انہا آیۃ من کل سورۃ ما
سبقہ الیہ هذا القول احد لان الخلاف بین السلف انما هو فی انها آیۃ
من الفاتحۃ او لیست بآیۃ منها ولم یعدها احد آیۃ من سائر السور
انتہی اور کہا زیلعی نے شرح کنز مین قال بعض اهل العلم من جعلها آیۃ من کل
سورۃ فقد خرق الاجماع لانهم لم یختلفوا فی غیر سورۃ الفاتحۃ
فی انها لیست بآیۃ من السور انتہی پس ثابت ہوا اس اجماع سے کہ بسم اللہ نہین ہی
آیۃ سورتون کی اور ثابت ہوا ان حدیثون مذکورہ سے کہ بسم اللہ نہین ہی آیۃ فاتحہ کی پس
واجب ہوا عمل کرنا ساتھہ دلیل قوی کی اس کتاب مین یہہ کہ حدیث انس سے کہ تمسک کیا گیا ہی ساتھہ
اوسکی اسپر کہ بسم اللہ آیۃ ہی سورۃ کی جواب اوسکا دو وجہ سے ہی وجہ اول یہہ ہی کہ وہ حدیث نہین
دلالت کرتی ہین بسم اللہ کی آیۃ ہونی پر صحیح مین حدیث انس کیسی کہ تمسک کیا گیا ہی
ساتھہ اوسکی آیۃ ہونی پر جیسا کہ نہین پوشیدہ ہی عارف پر اور وجہ دوسری یہہ ہی کہ حدیث انس
کی نہین دلالت کرتی ہی اسپر کہ حضرت نے فرمایا ہو کہ بسم اللہ آیۃ ہی سورۃ کی بلکہ محتمل ہی کہ پڑہا ہو
واسطی تعلیم کی یا بنظر اسکے کہ بسم اللہ پڑہی جاوے تو پہلی اوسکی بسم اللہ پڑہی جاوی اور محتمل ہی کہ پڑہا ہو
واسطی فصل کے [illegible]

البتہ تو ضرور ہوا نقل کرنا ساتھ اون حدیثون صحیحہ صریح الدلالت کے اور تمسک پکڑنا
ساتھ اوس اجماع کی کہ نقل کیا ہی ماوردی نے سو مستقیم ہی کتنی ایک وجہون سے پہلے وجہ اول یہ ہی
کہ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سورۃ فی القرآن ثلثون
آیۃ شفعت لرجل حتی غفر لہ ھی تبارک الذی بیدہ الملک روایت کیا احمد بن حنبل نے
ابو داود اور ابن ماجہ اور نسائی اور ترمذی نے اس حدیث نے دلالت کیا اسپر کہ آیتین سورہ
ملک کے تیس ہین اور کہا بعضی نے شرح میں اجمعوا علی ان تبارک الذی بیدہ الملک
ثلثون آیۃ من غیر البسملۃ انتہی پس اجماع نے ساتھ حدیث کی ملکر دلالت کی اسپر کہ بسم
اللہ نہین ہی آیہ اس سورہ کا اور جب کہ لکھی گئی ہی مصحف میں اور وجہ دوسری یہ ہی کہ
مختلف ہوئی ہی ابیا بسم اللہ [illegible] ہونی اوسکے بیچ سورہ فاتحہ کی اور باقی سورتون کے بسم اللہ بیچ اجماع
اسپر کہ نہین ہی آیہ [illegible] اور پر [illegible] وجود لکھی جانی کی بیچ مصحف مین اس معلوم ہوا ان
دونون وجہون سے ہی کہ [illegible] اوس اجماع کی آیہ ہونی پر غیر مستقیم ہی اور وجہ تیسری یہ ہی
کہ اجماع ہی اسپر کہ بسم اللہ سورہ نمل کی بیچ آیہ ہی اور جو خالی ہووی مصحف کی غیر قران سے سو تم قائل
ہوئی کہ سب کی بسم اللہ رہا [illegible] وقت [illegible] ہی پس ثابت ہوا ساتھ حدیثون صحیحہ کی
بسم اللہ مین آیہ فاتحہ کی اور یہی مذہب ہی صحیح اور لکھا ہی اور باقی سورتون کی بسم اللہ
ہاں سنت ہی اور یہی مذہب [illegible] مگر امام اعظم کی نزدیک بسم اللہ [illegible] پڑھنا اوسکی ہی ساتھ دلیل اوس
اجماع مذکور کی کہ نقل کیا ہی تو یہی اور امام مالک کی نزدیک نہ پڑھی [illegible] مسئلہ آٹھوان
بیچ بیان جہر اور اخفا بسم اللہ کی ہی شبہ کرتی ہین بعضی لوگ [illegible]
روایت ہی ام سلمہ سی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی فی بیتھا فقرا
بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین ایاک نعبد

[illegible]

نعبد و ایاک نستعین اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم
غیر المغضوب علیهم ولا الضالین روایت کیا اسکو طحاوی [illegible] اس حدیث سے دلالت ہی
بسم اللہ کی جہر کرنے پر کیونکہ اگر آپ اسکو نہ پڑھتے تو حضرت ام سلمہ کیونکر سنتیں اور یہی حدیث امام شافعی کی
اور نہیں جانتی کہ امام اسلم کونسی حدیث معلوم کیا ہی کہ حضرت بسم اللہ کو جہر نہیں کرتی تھی
پس جہر کرانا نہ چاہی سو جواب اسکا یہ ہی کہ روایت ہے انس بن مالک سے ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم وابا بکر وعمر وعثمان یفتتحون القراءۃ بالحمد للہ رب العالمین
روایت کیا اسکو ابو داود اور ترمذی اور طحاوی وغیرہم نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن
صحیح ہی اور روایت ہے انس بن مالک سے کہا صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر
وعمر وعثمان فلم اسمع احدا منہم یقرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم روایت کیا
اسکو مسلم اور طحاوی اور روایت ہے انس بن مالک سے کہا صلیت خلف النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وابی بکر وعمر وعثمان فکانوا یستفتحون بالحمد للہ رب
العالمین ولا یذکرون بسم اللہ الرحمن الرحیم فی اول قراءۃ ولا فی
اخرہا روایت کیا اسکو مسلم اور روایت ہے انس بن مالک سے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وابا بکر وعمر کانوا یفتتحون الصلوۃ بالحمد للہ رب العالمین روایت کیا اسکو بخاری
اور ابن ماجہ نے اور روایت ہے انس بن مالک سے کہا صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فلم یسمعنا قراءۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وصلی بنا ابو بکر وعمر فلم نسمع
منہما روایت کیا اسکو نسائی نے اور روایت ہے انس بن مالک سے کہا کنت خلف ابی بکر
وعمر وعثمان فکلہم لا یقرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم اذا افتتح الصلوۃ
روایت کیا اسکو امام مالک نے مؤطا میں اور امام طحاوی [illegible] روایت ہے انس بن مالک

کہا الریان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا ابوبکر ولا عمر یجہرون
ببسم اللہ الرحمن الرحیم روایت کیا اسکو امام ابوحنیفہ اور امام طحاوی نے اور روایت ہے انس
بن مالک سے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابا بکر وعمر کانوا یسرون ببسم اللہ الرحمن
الرحیم روایت کیا اسکو طحاوی نے اور روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہا سمعنی ابی وانا
فی الصلوٰۃ اقول بسم اللہ الرحمن الرحیم فقال یا بنی محدث ایاک
والحدث قال لم ار احدا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابغض الیہ
الحدث فی الاسلام یعنی منہ وقال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ومع ابی بکر وعمر وعثمان فلم اسمع احدا منہم یقولها فلا تقلها اذا انت
صلیت فقل الحمد للہ رب العالمین روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی اور طحاوی اور ابن ماجہ
اور ابوبکر ابن ابی شیبہ اور ابوحنیفہ وغیرہم نے اور روایت ہے عائشہ سے کہا کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یفتتح الصلوٰۃ بالتکبیر والقراءۃ بالحمد للہ رب العالمین
روایت کیا اسکو ابوداؤد اور مسلم اور ابن ماجہ وغیرہم نے پس یہ روایتیں صحیح صریح دلالت کرتی ہیں
بسم اللہ کے عدم جہر پر اور یہی مذہب ہے جمہور اہل علم کا اور انہیں میں خلفاء اربعہ اور عبد اللہ بن مسعود
اور ابراہیم نخعی اور سفیان ثوری اور حسن بصری اور ابوحنیفہ اور امام مالک اور احمد بن حنبل اور
ابو یوسف اور امام محمد اور اسحاق اور عبد اللہ بن مبارک اور سوا انکے سلف و خلف سے ہیں
کہا ترمذی نے والعمل علیہ عند اکثر اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم منہم ابوبکر وعمر وعثمان وعلی وغیرہم ومن بعدہم
من التابعین وبہ یقول سفیان الثوری وابن المبارک واسحاق واحمد
لا یرون ان یجہر ببسم اللہ الرحمن الرحیم قالوا یقولها فی نفسہ انتہی

اور کہا عبد الرحمن اعرج اور عروہ بن الزبیر نے أدركت الأئمة وما يفتتحون القراءة إلا بالحمد لله رب العالمين روایت کیا اسکو طحاوی نے اور کہا عینی نے شرح بخاری مین ولا يسطيع عاقل أن أكابر الصحابة والتابعين وأكثر أهل العلم يواطئون على خلاف ما كان عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم وسيأتي الجواب عن أحاديث الجهر إن شاء الله تعالى انتهى پھر جواب دیا ہے بعد اسکی ہر حدیث کا حدیثوں جہر کی سے اور پھر کہا بعد جواب دینی ہر حدیث کی إن أحاديث الجهر وإن كثرت رواتها فكلها ضعيفة انتهى اور کہا شیخ کمال الدین نے فتح القدیر مین قال بعض الحفاظ ليس حديث صريح في الجهر إلا في إسناده مقال عند أهل الحديث انتهى اور کہا عینی نے فالحاصل أن أحاديث الجهر لم تثبت عند أهل الحديث والنقل انتهى اور باوجود اس بات کے اگر فرض کرین کہ ثابت ہو کوئی حدیث جہر کی تو وہ محمول ہے اسپر کہ محمول ہین اوسپر حدیثین جہر قراءۃ عصر کی بعض اوقات مین واسطے عمل کرنے قوی حدیثون کی اور تابعداری کرنے جمہور صحابہ کی کہ اونمین سے ہین خلفاء اربعہ

مسئلہ نوان بیچ بیان سورہ فاتحہ کے کہ پڑھنا اوسکا نماز مین فرض ہے یا واجب

شبہ کرتی ہین بعضی لوگ کہ روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لا صلوٰۃ لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب روایت کیا بخاری نے اور مسلم نے یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ نہین جائز ہے نماز بغیر پڑھنے سورہ فاتحہ کی یعنی سورہ فاتحہ پڑھنی فرض ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور ہم نہین جانتے کہ امام اعظم نے کس دلیل سے معلوم کیا کہ پڑھنا سورہ فاتحہ کا واجب ہے نہ فرض [illegible] کا یہ ہے کہ روایت ہے ابوہریرہ

کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے من صلی صلوۃ لم یقرأ فیہا بام القرآن
فہی خداج ثلثا غیر تمام روایت کیا اسکو مسلم اور امام مالک اور ابوداود اور ابن
ماجہ اور ترمذی اور نسائی اور طحاوی نے اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہا سنا مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کل صلوۃ لا یقرأ فیہا بام الکتاب فہی
خداج روایت کیا اسکو ابن ماجہ اور طحاوی نے اور روایت ہے ابی [illegible] سے کہا فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] فصلیتہا مع الناس [illegible]
والتکبیر [illegible] الا القرآن روایت کیا اسکو مسلم اور ابوداود اور نسائی اور طحاوی نے
اور ابن ماجہ نے اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذا قمت الی
الصلوۃ فکبر ثم اقرأ ما تیسر معک من القرآن ثم ارکع الحدیث
روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم اور نسائی اور ترمذی اور طحاوی اور ابن ماجہ ابوداود اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اخرج فناد فی المدینۃ انہ لا صلوۃ الا بقرآن
ولو بفاتحۃ الکتاب روایت کیا اسکو ابوداود اور ابو حنیفہ نے اور روایت ہے عبد اللہ
بن حارث سی کہا صلیت خلف رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من الانصار فذکروا الصلوۃ وقالوا لا صلوۃ الا بقراءۃ ولو بفاتحۃ الکتاب
روایت کیا اسکو ابوبکر بن ابی شیبہ نے اور فرمایا اللہ تعالی نے فاقرؤا ما تیسر من
القرآن پس ان آیت اور حدیثہای صحیحہ سے ثابت ہین صریح دلالت کرتی ہین اس پر کہ فرض نماز مین
مطلق قراءۃ ہی اور سورہ فاتحہ فرض نہین ہی بلکہ واجب ہی جیسا کہ مذہب امام اعظم اور تابعین
اونکا ہی ابن جواب عبادہ بن صامت کی حدیث کا وجوہ سی ہی وجہ اول یہ کہ لفظ لا کا
حدیث مذکور مین اسم و خبر کو چاہتا تہا اسم اسکا لفظ صلوۃ کا ہی اور خبر اسکی آنحضرت نے بیان نہین

فرمائی پس ہوئی حدیث سوال اور جسمین ہی مسئلی شک لفظ کا بدلا جائزۃ کی جگہ اگر ہو مقصد حدیث
لفظ جائزۃ کا تو ہوینگی معنی یہہ کہ نہین ہوا قبری نماز بغیر فاتحہ کی اور اگر ہو مقصد لفظ کاملہ
کا تو ہوینگی معنی یہہ کہ نہ ہوگی نماز کامل اور ظاہر ہی کی پس دلالت کی آیۃ شریفہ نی اور حدیثون صحیح
کہ خبر لا کی کاملہ ہی نہ جائزۃ پس اصل اس جہ کا یہہ ہی کہ جبکہ ہوئی خبر لا کی مقدر آنحضرت تو ہوگی
حدیث مؤول نہ دلالت کرنیوالی نماز کسیطرح پر بلکہ ہوگی تابع اور محتاج کی کہ ہوئی ہوگی اسنادا
مین سبب ہو تابع آیۃ شریفہ اور حدیثون مذکورہ کی کہ وہ صحیح ترین اصحاب مین اور وجہ دوسری
کہ خود یہی حدیث عبادۃ بن صامت کی دلالت کرتی ہی اسپر کہ خبر لا کی کاملہ ہی اسلئی کہ تمام الفاظ
حدیث کی یہہ ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ
الکتاب فصاعدًا روایت کیا اسکو مسلم اور ابو داؤد اور نسائی [illegible] نی اور حدیث
ابو ہریرہ کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مفتاح الصلوٰۃ الطہور وتحریمہا
التکبیر وتحلیلہا التسلیم ولا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بالحمد وسورۃ فی فریضۃ
وغیرہا اور وجہ دلالت کی فی الحدیثون کی اوپر ہونی خبر کاملہ اجماع امت کا ہی اسلئی کہ اگر اس
حدیث مین مقدر کیجاوی خبر لا کی جائزۃ تو ہوگی نماز غیر جایز اور یہہ معنی بالاجماع باطل ہین یعنی
کہ ملانا سورۃ کا ساتھ فاتحہ کی نہین فرض نزدیک کسی امام کی پس دلالت عبادہ کی حدیث نی
اور حدیث ابی سعید کی نی اسپر کہ خبر لا کی کاملہ ہی پس ثابت ہوا ساتھ حدیث عبادہ اور حدیث
مذکورہ کی اور ساتھ قرآن شریف کی یہہ کہ مطلق پڑھنا قرآن کا فرض ہی بغیر تعیین فاتحہ کے
اور یہی مذہب ہے اسکا اور یہی ہی امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد اور امام احمد بن حنبل
اور [illegible] ابراہیم نخعی اور عامر شعبی اور سعید بن المسیب اور سوائی ان کی کے
ہین اور کہا عینی نی شرح بخاری مین نقل کیا گیا ہی احمد بن حنبل سی کہ کفایت

کرتی ہی قرات ایک آیت کی قرآن شریف سے کسی جگہ میں سی ہوا تھی دسوان

مسئلہ اسکی بیان میں کہ پڑھنا سورۂ فاتحہ کا پیچھے امام کے

صلوٰۃ جہریہ میں درست یا نہیں شک کرتی ہیں بعضی لوگ اس میں ہو کہ

روایت ہے حرام بن حکیم سے کہ نقل کرتی ہیں نافع بن محمود بن ربیع سے وہ کرتی ہیں عبادہ بن صامت سے

کہا صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض الصلوات التی یجہر فیہا

القراءۃ فقال لا یقرأن احد منکم اذا جہرت بالقراءۃ الا بام الکتاب

روایت کیا نسائی اور دارقطنی نے قول شی وہ روایت کی ہیں نافع بن محمود بن ربیع سے کہا ابطأ

عبادۃ عن صلوٰۃ الصبح فاقام ابو نعیم المؤذن الصلوٰۃ فصلی ابو نعیم

بالناس واقبل عبادۃ وانا معہ حتی صففنا خلف ابی نعیم وابو نعیم

یجہر بالقراءۃ فجعل عبادۃ یقرأ بام القرآن فلما انصرف قلت لعبادۃ سمعتک تقرأ

بام القرآن وابو نعیم یجہر قال اجل صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بعض الصلوات التی یجہر فیہا القراءۃ فالتبست علیہ القراءۃ فلما

انصرف اقبل علینا بوجہہ فقال ہل تقرؤون اذا جہرت بالقراءۃ فقال بعضنا

انا نصنع ذلک قال فلا وانا اقول ما لی ینازعنی القرآن فلا تقرؤا بشیء

من القرآن الا بام القرآن روایت کیا اسکو ابوداؤد نے اور نسائی نے یہ حدیث صریح

دلالت کرتی ہی اوپر پڑھنی سورۂ فاتحہ کے نماز جہریہ میں پیچھے امام کی اور یہی مذہب ہے

امام شافعی کا اور ہم نہیں جانتی کہ امام اعظم نے کونسی دلیل سے سند پکڑی ہی کہ

پڑھنا سورۂ فاتحہ کا پیچھے امام کی صلوٰۃ جہریہ میں درست نہیں سو جواب اس شک کا یہ ہی

کہ کہا امام مالک نے اپنی موطا میں عن ابن شہاب عن ابن اکیمۃ اللیثی عن ابی

هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف من صلوة جهر
فيها بالقراءة فقال هل قرأ معي منكم احد آنفا فقال رجل نعم انا
يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني اقول ما لي انازع
القرآن فانتهى الناس عن القراءة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
فيما جهر فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم بالقراءة حين سمعوا ذلك
من رسول الله صلى الله عليه وسلم روایت کیا اس حدیث کو ترمذی
نے اور نسائی اور طحاوی نے اور ابن ماجہ اور ابوداؤد اور مسلم نے اور روایت ابی ہریرہ کے کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انما جعل الامام ليؤتم به فاذا كبر فكبروا واذا قرأ
فانصتوا روایت کیا اسکو ابن ماجہ اور نسائی اور ابوداؤد اور مسلم نے اور کہا مسلم نے صحیح
اپنی مین کہ یہ حدیث صحیح ہے لیکن یہ حدیث تفسیر اور بیان قول اللہ تعالی کا واذا قرئ
القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون کہ نازل ہوئی یہ آیت بیچ نماز
کے جیسا کہ کہا امام احمد نے اجمع الناس على ان هذه الآية نزلت في الصلوة روایت
کیا اسکو بیہقی نے جیسا کہ کہا ابن ہمام رح نے فتح القدیر مین اور ملا علی قاری نے شرح مشکوة
مین پس یہ حدیثین اور آیت قرآنی دلالت کرتی ہین اوپر منع قراءة کے مطلقا بیچ امام کی
نماز جہریہ مین جیسا کہ مذہب ہے جمہور اہل علم کا اونہین سے امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف
امام محمد اور امام مالک اور امام احمد اور فقہاء حجاز اور شام وغیرہم رحمہم اللہ ہین جیسا کہ کہا عینی نے شرح
بخاری مین اور جواب حدیث نافع بن محمود کا دو وجہ سے ہے وجہ اول یہ کہ نافع مذکور مجہول
ہے جیسا کہ کہا عسقلانی نے تقریب مین اور کہا ذہبی نے ضعفاء مین [illegible] عنهم احمد
بن حنبل [illegible]

ہونا راوی کا فاسق ہے حدیث مردود ہی اہل حدیث کی نزدیک جیسا کہ مذکور ہی اصول حدیث میں
اور وجہ دوسری یہہ ہی کہ تقدیم قرآن شریف کی بیچ نکالنی احکام کی ثابت ہی عقل و نقل سی مقتضائے
عقل اسلیئی ہی کہ الفاظ قرآن شریف کے اور نظم اوسکی متواتر اور قطعی ہین بغیر احتمال تبدیل اور
تغیر زیادتی اور نقصان کے بخلاف حدیث کے کہ نہین ہوتی ہی ساتہہ اس طریق مذکور کی بسبب ہونے
اوسکی احاد اور غیر متواتر مگر چند حدیثین سو وہ بہی مثل قرآن کی نہین ہین اور مقتضائے نقل اسلیئی ہی کہ
روایت ہے معاذ بن جبل سی کہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَہٗ اِلَی الْیَمَنِ
قَالَ کَیْفَ تَقْضِیْ اِذَا عَرَضَ لَکَ قَضَاءٌ قَالَ اَقْضِیْ بِکِتَابِ اللّٰہِ تعالیٰ قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدْ
فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ قَالَ فَبِسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فِیْ سُنَّۃِ
رَسُوْلِ اللّٰہِ قَالَ اَجْتَہِدُ بِرَاْیِیْ وَلَا اٰلُوْ قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَلٰی صَدْرِہٖ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لِمَا یَرْضٰی بِہٖ رَسُوْلُہٗ
روایت کیا اسکو ترمذی اور دارمی اور ابوداؤد نے پس یہہ حدیث صریح دلالت کرتی ہی اوپر ترتیب ادلہ کے
کہ پس واجب ہے کہ عمل کرنا ساتہہ ان حدیثون صحیحہ کی کہ موافق اونکی قرآن شریف ہے کیونکہ تقدیم قرآن
شریف کی واجب ہے پس واجب ہوا ترک قراءۃ کا مطلقاً پیچہی امام کی صلوۃ جہریہ میں ساتہہ قرآن شریف
اور حدیثون صحیحہ کی اور یہی مذہب ہے جمہور اہل علم کا **مسئلہ گیارہوان اسکی بیان**
میں کہ پڑہنا سورہ فاتحہ کا پیچہی امام کی نماز سریہ میں سنت ہی
یا نہین شبہ کرتی ہین بعضی لوگ اس طور پر کہ روایت ہے عبادہ بن صامت سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نی لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَاْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ روایت کیا اسکو بخاری نے اور مسلم نے
پس یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ نہین جائز ہی نماز بغیر پڑہنے سورہ فاتحہ کی لیکن یہہ حدیث
بعمومہ دلالت کرتی ہی اوپر پڑہنے سورہ فاتحہ کی پیچہی امام کی نماز سریہ میں اور بغیر پڑہنے اونکی نماز جائز نہین

ہوئیگی اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور مخفی نہیں ہے کہ امام اعظم نے کونسی حدیث سے سند
پکڑی ہی کہ پڑہنا قرات کا مقتدی کو درست نہین ہی سو جواب اُس شبہ کا یہہ ہی کہ روایت ہے
عمران بن حصین سے کہا اونہی نے کہ جسوقت پڑہی ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ الظہر والعصر
فقال ایّنا قرأ خلفی بسبح اسم ربک الاعلیٰ فقال رجل انا ولم ارد بہا
الا الخیر قال قد علمت ان بعضکم خالجنیہا روایت کیا اسکو مسلم اور ابوحنیفہ نے اور
ابوحنیفہ کی روایت مین بدلی خالجنیہا کے لفظ خالجنی القراءۃ ہی اور روایت ہے عمران
بن حصین سے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظہر فجعل رجل یقرأ خلفہ بسبح
اسم ربک الاعلیٰ الذی فلما انصرف قال ایکم قرأ او ایکم القاری قال رجل انا
فقال قد ظننت ان بعضکم خالجنیہا روایت کیا اسکو مسلم اور ابوداود اور نسائی
اور طحاوی نے اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انما جعل الامام لیؤتم
بہ فاذا کبر فکبروا واذا قرأ فانصتوا روایت کیا اسکو ابن ماجہ اور ابوداود اور نسائی
نے اور کہا مسلم نے یہہ حدیث صحیح ہی لیکن یہہ حدیث صحیح تفسیر اور بیان ہے اللہ تعالیٰ کی قول کا
واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا یعنی جبکہ پڑہا جاوی قرآن پس سنو تم اوسکو اور چپکی رہو
یعنی سنو حالت جہر مین اور چپکی رہو حالت اخفا مین دلالت کرتا ہی اس پر لفظ فاذا قرئ القرآن
کا اسلئی کہ قرات قرآن کی دونون حالتو مین موجود ہی اور یہی دلالت کرتا ہی اس پر نہ فرمانا اذا
جہر القرآن کا اور یہی دلالت کرتا ہی اس پر فرمانا اللہ تعالیٰ کا فاستمعوا لہ وانصتوا کو کیونکہ اگر
ہوتی مراد ندکور مقصود تو کفایت کرتا تہا لفظ فاستمعوا کا بغیر وانصتوا کی اور یہی دلالت کرتی
ہی اس پر یہہ اصل کہ تعدد الفاظ کا دلالت کرتا ہی تعدد معانی پر پس ہو معنی آیت کی یہہ کہ
جسوقت پڑہا جاوے قرآن سنو تم حالت جہر مین اور چپکی رہو حالت خفا مین اور اہنین معنو کے لطور

اختصار

اختصار اسکی بیان فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھہ قول اپنی کی انما جعل الامام
لیؤتم بہ اذا کبر فکبروا واذا قرأ فانصتوا یعنی جب پڑہے امام قرآنکو خواہ
حالت جہر مین خواہ اخفا مین چپکے رہو پس حاصل معنی کا یہہ ہوا کہ پڑہنا قرآنکا شرط ہوا اور چپکے
رہنا جزا ہوا اور اللہ تعالی نے اور اسکے رسول نے صیغہ امر کا فرمایا کہ وہ وجوب کے لئے ہوتا ہے پس
ہوئے معنی اسکے یہہ کہ جب پایا جاوے پڑہنا قران کا خواہ جہر مین خواہ اخفا مین تو واجب ہے چپکے رہنا
پس ان حدیثون صحیحہ نے اور قرآن شریف نے دلالت کی اوپر منع قراءۃ قرآنکی پیچہے امام کی خواہ نماز
جہریہ ہو یا سریہ ہو اور اوپر مذکور ہو چکا ہے کہ تقدیم قرآن شریف کے احکام دین مین ثابت ہے
عقل و نقل سے پس وہ حدیثین کہ موافق ہین قرآن شریف کے اس باب مین قوت حاصل کرکے مقدم
ہونگی عمل مین اور حدیثونسے پس واجب ہوا عمل کرنا اوپر ترک کرنے قراءۃ فاتحہ وغیرہ کی پیچہے امام
نماز جہریہ اور سریہ مین پس حدیث لا صلوۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب مخصوص ہوئی ساتھہ
ان حدیثوں اور قرآن شریف کے پس یہہ ایک وجہ ہے نہ پڑہنے سورہ فاتحہ وغیرہ کی پیچہے امام کے خواہ نماز
جہریہ ہو یا سریہ ہو اور وجہ دوسرے یہہ ہے کہ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال من کان لہ امام فقراءۃ الامام لہ قراءۃ روایت کیا طحاوی نے ساتھہ سندون متعددہ کے
اور روایت کیا اسکو ابو بکر بن ابی شیبہ نے مصنف اپنی مین اوپر شرط مسلم کی اور روایت کیا اسکو
احمد بن منیع نے مسند اپنی مین اوپر شرط شیخین کی یہہ کہا شیخ کمال الدین نے فتح القدیر مین اور روایت
کیا اسکو عبید بن حمید نے کتاب اپنی مین اوپر شرط مسلم کی کہا شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر مین اور کہا
ابو حنیفہ نے حدثنا ابو الحسن موسی بن ابی عائشۃ عن عبد اللہ بن شداد عن
جابر بن عبد اللہ الانصاری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی خلف
الامام فان قراءۃ الامام لہ قراءۃ پس یہہ حدیث صحیح ہے اوپر شرط شیخین کی اور کہا امام محمد نے

موطا میں اخبرنی ابو حنیفة قال اخبرنا ابو الحسن موسی بن ابی عائشة
عن عبد اللہ بن شداد عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہ قال من صلی خلف الامام فقراءة الامام لہ قراءة پس یہ حدیث صحیح ہی اور
شیخین کے اور کہا امام محمد نے اخبرنا اسرائیل بن یونس قال حدثنی موسی بن ابی
عائشة عن عبد اللہ بن شداد قال ام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للناس فی
العصر فقرأ رجل خلفہ فغمزہ الذی یلیہ فلما ان صلی قال لم غمزتنی قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدامک وکرہت ان تقرأ خلفہ فسمعہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ امام فان قراءة الامام لہ قراءة
روایت کیا اسکو جابر عبد اللہ حاکم اور طحاوی اور ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابو حنیفہ نے ساتھ اسناد
صحیح کی اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ امام
فقراءة الامام لہ قراءة روایت کیا اسکو طحاوی نے اور روایت ہی عبید اللہ بن مقسم
انہ سأل عبد اللہ بن عمر وزید بن ثابت وجابر بن عبد اللہ فقالوا لا تقرأ
خلف الامام فی شیء من الصلوات روایت کیا اسکو طحاوی نے ساتھ اسناد صحیح کی پس یہ
حدیثیں صریح دلالت کرتی ہیں اسپر کہ جو مقتدی نماز پڑہی پیچھے امام کے پس قراءة اوسکے امام کی
قراءة اوسکی ہی پس یہ حدیثیں تفسیر اور بیان ہوئیں حدیث لا صلوة لمن لم یقرأ بفاتحة
الکتاب فصاعدا کی بایں طور کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول لا صلوة آخر تک پس
معلوم ہوا اس حدیث سے کہ پڑہنا سورہ فاتحہ کا اور اور سورة کا مقتدی پر ہی پہر فرمایا من صلی
خلف الامام فقراءة الامام لہ قراءة پس معلوم ہوا اس حدیث سے کہ پڑہنا امام کا قراءة کو خواہ
فاتحہ ہو خواہ اور کچھ بعینہ پڑہنا مقتدی کا ہی پس ثابت ہوا اس حدیث سے کہ جو کوئی پڑہی نماز پیچھے امام کے

اور نہ پڑھا

اور نہ پڑہنا قرارت کو ہوگا عمل کرنیوالا ساتہہ حدیث من صلی خلف الامام فقراءۃ الامام
لہ قراءۃ کے اور عمل کرنیوالا ساتہہ حدیث لا صلوۃ آخر تک کے بسبب فرمانے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے قراءۃ الامام لہ قراءۃ اور جو کوئی پڑہے نماز پیچہے امام کے اور پہر پڑہے قرارت
وہ مخالف ہوا ان دونوں حدیثوں کی بسبب فرمانے حضرت کی قراءۃ الامام آخر تک پس واجب
ہوا ترک کرنا قراءۃ کا پیچہے امام کے نماز مین خواہ نماز جہریہ ہو یا سریہ بموجب ان حدیثوں کی
پس اس وجہ دوسرے مین رہی حجت مخصص کی حدیث لا صلوۃ کی اوپر ان حدیثوں سے یعنی اگر
امام اعظم نے بطور لطیفہ کی مناظرہ کیا ہے وہ یہہ ہے کہ کہا فخر الدین رازی نے کہ ایک جماعت
اہل مدینہ کی آئی ابو حنیفہ کی پاس واسطے مناظرہ کرنیکی درباب قراءۃ کی پیچہے امام کی پس کہا
ابو حنیفہ نے انکو کہ نہین قدرت رکہتا ہوں مناظرہ کرنیکی سبکی ساتہہ حالانکہ تمکو ضرور ہے مناظرہ
کرنا پس چہانٹ لو ایک کو اپنی بیچ سے مناظرہ کی لئے اور سونپ دو امر مناظرہ کا اوسکو چہانٹ
لیا اونہون نے ایک آدمی کو اور کہا اونہون نے کہ یہہ شخص ہے پس کہا امام ابو حنیفہ نے اونکو کہ یہہ عالم
تم مین سے ہے کہا اونہون نے ہان پہر کہا امام نے کہ مناظرہ کرنا اسکی ساتہہ مانند مناظرہ کرنیکی ہے تمہاری
ساتہہ کہا اونہون نے ہان پہر کہا امام نے الزام دینا اسکو مانند الزام دینی تمہارے ہی کہا اونہون
نے ہان پہر کہا امام نے کیونکر ہو یہہ کہا اونہون نے کہ بلا شبہہ ہم راضی ہین پیشوا اپنا لی پس
قول اوسکا قول ہمارا ہے پس کہا امام نے کہ ہمنے جبکہ بنایا امام نماز مین تو ہوگی قرارت اوسکی
قرارت ہماری نماز مین پس اقرار کیا اونہون نے ساتہہ الزام کی انتہی اور تیسری وجہ یہہ کہ کہا
شیخ نے لمعات شرح مشکوۃ مین اجتمعت الامۃ علی انہ یکرہ الجھر بالقراءۃ
وان لم یسمعہ انتہی پس پڑہنا قرارت کا بآواز پیچہے امام کی باطل ہوا بالاجماع اور باقی رہا
پڑہنا مقتدی کا پیچہے امام کی بطور اخفا کی سو وہ باطل ہے ساتہہ حدیث من صلی خلف الامام

فقراءۃ الامام لہ قراءۃ کی کیونکہ اگر پڑہی مقتدی تو لازم آوی تکرار قراءۃ سورۃ
فاتحہ کی اور اور سورتون کی بعینہ اور یہہ غیر مشروع ہی جیسا کہ پڑہی منفرد یا امام سورۃ
فاتحہ کو دو بار اور اور سورتونکو اسیطرح دو بار تو مکروہ ہی اور غیر مشروع ہر ایک کے نزدیک پس
واجب ہی ترک کرنا قراءۃ کا پیچہی امام کی نمازمین خواہ جہری ہو یا سری ساتہہ ان حدیثون
صحیحہ کے اور قرآن کی اور اجماع کی ایک گروہ کثیر آثار صحابہ کی روایت ہی جابر بن عبد اللہ سی
کہ کہا اونہی مَنْ صَلّٰی رَکْعَۃً لَمْ یَقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ یُصَلِّ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ
وَرَاءَ الْاِمَامِ روایت کیا اسکو امام مالک اور امام محمد اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور طحاوی اور ترمذی
نے اور کہا ترمذی نے ہٰذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی عبید اللہ بن مقسم سی کہ کہا جابر نے
لَا یَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ روایت کیا اسکو ابو بکر بن ابی شیبہ نے اور یہہ حدیث صحیح ہی اور روایت
ہی عبید اللہ بن مقسم سے کہ سوال کیا مینی عبد اللہ بن عمر اور زید بن ثابت اور جابر بن
عبد اللہ سے پس کہا اونہون نے لَا تَقْرَاْ خَلْفَ الْاِمَامِ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ روایت کیا اسکو
طحاوی نے اور روایت ہی عطاء بن یسار سی اَنَّہٗ سَاَلَ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاءَۃِ فَقَالَ
لَا قِرَاءَۃَ مَعَ الْاِمَامِ فِیْ شَیْءٍ روایت کیا اسکو مسلم اور نسائی اور ابو بکر بن ابی شیبہ نے اور روایت
ہی عطاء بن یسار سی کہ کہا اوسنے کہ سنا مینی زید بن ثابت سی کہ کہتی تہی لَا تَقْرَاْ
خَلْفَ الْاِمَامِ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ روایت کیا اسکو طحاوی نے اور روایت ہی سالم
سے کہ کہا اوسی کَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا یَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ روایت کیا اسکو امام محمد نے اور
روایت ہے نافع سی اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ اِذَا سُئِلَ ہَلْ یَقْرَاُ اَحَدٌ خَلْفَ الْاِمَامِ
یَقُوْلُ فَحَسْبُہٗ قِرَاءَۃُ الْاِمَامِ وَاِذَا صَلّٰی وَحْدَہٗ فَلْیَقْرَاْ قَالَ وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ
بْنُ عُمَرَ لَا یَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ روایت کیا اسکو امام مالک اور امام محمد اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور

طحاوی وغیرہ نے اور روایت ہی ابراہیم نخعی سے ان عبد اللہ بن مسعود لم یقرأ خلف
الامام لا فی الرکعتین الاولیین ولا فی غیرھما روایت کیا اسکو ابو حنیفہ نی اور روایت
ہی علقمہ سے ان عبد اللہ بن مسعود کان لا یقرأ خلف الامام لا فیما یجہر فیہ
ولا فیما یخافت فیہ لا فی الاولیین ولا فی الاخریین روایت کیا اسکو امام محمد نی
موطا میں اور روایت ہی ابراہیم سے انہ لم یقرأ علقمۃ خلف الامام حرفا لا فیما یجہر
فیہ ولا فیما لا یجہر فیہ ولا بام الکتاب ولا غیرھا ولا اصحاب عبد اللہ بن
مسعود جمیعا روایت کیا اسکو ابو حنیفہ نی اور روایت ہی ابو جمرہ سی کہ کہا اوسنی قلت
لابن عباس اقرأ والامام بین یدی فقال لا روایت کیا اسکو طحاوی نے اور روایت ہے
ابی درداء سی انہ قال اری ان الامام اذا ام القوم فقد کفاہم روایت کیا
اسکو طحاوی اور نسائی نے اور روایت ہی علی بن ابی طالب سے انہ قال من قرأ خلف
الامام فلیس علی الفطرۃ روایت کیا اسکو طحاوی نے اور روایت ہی علی بن ابی طالب سے
انہ قال من قرأ خلف الامام فقد اخطأ الفطرۃ روایت کیا اسکو ابو بکر بن
ابی شیبہ نے اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی انہ قال وددت ان الذی
یقرأ خلف الامام فی فیہ جمرۃ روایت کیا اسکو امام محمد اور ابو بکر بن ابی شیبہ
اور عبد الرزاق نے اور روایت ہی علقمہ سی کہ کہا عبد اللہ بن مسعود نی لیت
الذی یقرأ خلف الامام ملئ فوہ ترابا روایت کیا اسکو طحاوی نے اور روایت ہے
ابراہیم نخعی سی کہ کہا علقمہ نے لان اعض علی جمرۃ احب الی من ان اقرأ
خلف الامام روایت کیا اسکو امام محمد نے اور مثل اسکے روایت کی گئی ہی اسود سے
روایت کیا اوسکو ابو بکر بن ابی شیبہ نی اور روایت ہی محمد بن عجلان سے

أن عمر بن الخطاب قال ليت في فم الذي يقرأ خلف الامام حجرا روايت
كيا اسكو امام محمد نے اور روايت ہے زيد بن ثابت سے قال من قرأ خلف الامام
فلا صلوة له روايت كيا اسكو امام محمد اور ابو بكر بن ابي شيبه نے اور روايت ہے مالك بن
عمارہ سے انه قال ادركت عشرة من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم
كلهم يقولون لا يقرأ خلف الامام روايت كيا اسكو ابو بكر بن ابي شيبه نے اور
روايت ہے شعبي سے انه قال ادركت سبعين بدريا كلهم على انه لا يقرأ
خلف الامام ذكر كيا اسكو كرماني نے اور روايت ہے ابراہيم نخعي سے انه قال
اول من قرأ خلف الامام رجل اتهم روايت كيا اسكو امام محمد نے اور روايت
ابراہيم نخعي سے انه قال الذي يقرأ خلف الامام فاسق روايت كيا اسكو
ابو بكر بن ابي شيبه نے كہ وہ استاد ہيں بخاري و مسلم كا ساتھ سند صحيح كے پس يہ حديث
صحيح دلالت كرتي ہيں اور يہ جو اجماع صحابه كي عدم قرأت پر اور كہا امام سرخسي نے اجمع
الصحابة على منع القرأة خلف الامام انتهى كہا يہ شيخ ابن الہمام ني فتح القدير
ميں اور كہا صاحب ہدايہ نے ہدايہ ميں وعليه اجماع الصحابة انتهى اور يہي ہے مذہب امام
ابو حنيفه اور امام ابو يوسف اور امام محمد اور حماد اور اسود اور علقمه اور عمرو بن ميمون اور سعيد
بن المسيب اور ابراہيم نخعي اور سفيان ثوري اور عامر شعبي و سواي انكي كا والله اعلم بالصواب

مسئلہ بارہواں اس باب ميں ہے كہ آمين كو جہر كہنا چاہيے

يا بہ خفا شبہ كرتے ہيں بعضے لوگ باينطور كہ روايت ہے سفيان سے اور وہ
سلمه بن كہيل سے اور وہ حجر بن عنبس سے وہ وائل بن حجر سے كہ كہا انہوں نے سمعنا النبي
صلى الله عليه وسلم قرأ غير المغضوب عليهم ولا الضالين وقال آمين ومد بها صوته

اور روايت كيا

روایت کیا اسکو ترمذی نی اور کہا حدیث وائل بن حجر کی حسن ہے اور روایت ہی
وائل بن حجر سی کہ کہا اونسی کان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قرء ولا
الضالین قال اٰمین ورفع بہا صوتہ روایت اسکو ابوداود نی ساتھ اوسی اسناد
مذکور کی اور روایت ہی وائل بن حجر سی انہ صلی خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجہر
بآمین روایت کیا اسکو ابوداود نی ساتھ اوسی اسناد مذکور کی اور روایت ہی عبد الجبار بن وائل
بن حجر [illegible] سے روایت کرتی ہیں کہ اونسی صلیت خلف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فلما [illegible] غیر المغضوب علیہم ولا الضالین
قال اٰمین فسمعناہ روایت کیا اسکو نسائی نے اور روایت ہی عبد الجبار بن وائل
حجر سے کہ وہ روایت کرتا ہی اپنے باپ سے کہ کہا اونسی صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فلما قال ولا الضالین قال اٰمین فسمعناہا منہ روایت کیا اسکو
ابن ماجہ نی اور روایت ہی بشر بن رافع سی وہ روایت کرتا ہی ابی عبد اللہ سی کہ وہ چچیری بہا
ابی ہریرہ کے وہ روایت کرتی ہین ابی ہریرہ کہ کہا اونہون ترک الناس التامین وکان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال غیر المغضوب علیہم ولا الضالین
قال اٰمین حتی سمعہا اہل الصف الاول فیرتج بہا المسجد روایت کیا
اسکو ابن ماجہ نی یہ حدیثین دلالت کرتین ہین جہر آمین پر اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا
قول قدیم میں اور احمد اور اسحق وغیرہما کا اور ہم نہین جانتی کہ امام اعظم نی اخفا آمین کو کونسی
حدیث سے نکالا ہی سو جواب اسکا یہ ہی کہا ابوبکر بن ابی شیبہ نی حدثنا
وکیع قال حدثنا سفیان عن سلمۃ بن کہیل عن حجر بن عنبس عن وائل بن
حجر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قرأ ولا الضالین فقال اٰمین خفض بہا

[illegible] شعبہ [illegible] وہ روا
[illegible] اعمش سے اور وہ علقمہ بن وائل سے وہ اپنے
باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] فلما بلغ غیر المغضوب علیہم
ولا الضالین قال آمین واخفی بہا صوتہ روایت کیا اسکو احمد بن حنبل اور ابو
داود طیالسی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] جیسا نقل کیا اسکو عینی نے [illegible]
سے اور [illegible] صحیح ہے اصل یہ کہ ایک آدمی کی [illegible]
ہوتی ہیں جیسا کہ بیان کیا اصول حدیث میں اور کہا ابو بکر بن ابی شیبہ نے حدثنا
ابو بکر قال حدثنا ہشیم عن حصین عن ابراہیم عن علقمہ عن عبد اللہ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا کبر سکت ہنیہ واذا قال
ولا الضالین سکت ہنیہ واذا نہض فی الرکعۃ الثانیہ لم یسکت
وقال الحمد للہ رب العالمین اور کہا ابو بکر بن ابی شیبہ نے [illegible]
بن [illegible] عن عمران بن حصین [illegible] سے بھی روایت ہے [illegible] حدیث صحیح
الاسناد ہے اور روایت ہے قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں حسن سے وہ سمرہ بن جندب سے
کہا انہوں نے سکتتان حفظتہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فانکر ذلک عمران بن حصین فکتبنا الی ابی بن کعب بالمدینۃ فکتب ان سمرۃ
[illegible] قد حفظ [illegible] فی صلاتہ

واذا

واذا فرغ من القراءة لقوله تعالى اذا قرأ غير المغضوب عليهم
ولا الضالين روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور [illegible]
کے ان سمرة بن جندب وعمران بن حصين تذاكرا فحدث سمرة
بن جندب انه حفظ عن رسول الله صلى الله عليه وسلم سكتتين سكتة
اذا كبر وسكتة اذا فرغ من قراءة غير المغضوب عليهم ولا الضالين
فحفظ ذلك سمرة وانكر عليه عمران بن حصين فكتبا الى ابي بن
كعب فكان في كتابه اليهما ان سمرة قد حفظ روایت کیا اسکو ابو داود
اور کہا طیبی نے [illegible] ان السكتة الاولى للثناء والسكتة الثانية
للتامين کذا طیبی باوجودیکہ شافعی ہیں [illegible] اور یہی جو لکھا علی ظاہر حدیث کی ہی [illegible]
اور [illegible] لیکن عمر و علی [illegible]
بسم الله ولا بالتامين روایت کیا [illegible] اور [illegible]
[illegible] اور یہی کان عمر وعلی رضی الله عنهما لا يجهران بالبسملة ولا بالتعوذ
ولا بالتامين روایت کیا اسکو ابو جعفر [illegible] ذکر کیا اسکو سیوطی [illegible]
الجوامع میں [illegible] ما فی فساد [illegible] وخفضا [illegible] آمین [illegible]
[illegible] خفضا آمین کی اور یہی مذہب [illegible]
[illegible] امام محمد [illegible] اور یہی قول ہی امام مالک کا دو قولوں میں سے اور یہی [illegible]
امام شافعی کا جیسا کہ صحیح کی امام نووی نے کہا [illegible] شرح بخاری میں اور یہی قول [illegible]
[illegible] اور [illegible] اور صحابہ [illegible]
[illegible] جیسا کہ [illegible] قرأ ابو هريرة [illegible] ايها الناس التامين [illegible]

روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے پس ظاہر یہہ ہے کہ ابو ہریرہ کے زمانہ مین بہی لوگ مگر صحابہ اور تابعین
پس یہہ حدیث اگر صحیح ہو جیسا کہ سمجہا جاتا ہی حاکم کی قول سے کہ کہا اوسنی یہہ حدیث اوپر شرط
شیخین کے ہی تو ثابت ہوا مذہب ان لوگون کا کہ وہ صحابہ ہین تابعین ہین پس ترک کرنا ان صحابہ اور تابعین کا
دلیل ہی اوپر نسخ جہر آمین کی اور دلیل اونکی ہین یہہ حدیثین اور آیۃ شریفہ کہ اوپر مذکور ہوئین اور
اگر یہہ حدیث ابو ہریرہ کی ضعیف جیسا کہ دلالت کرتی ہی اسپر اسناد اس حدیث کی بہی کیونکہ یہہ حدیث
روایت کی گئی ہی بشر بن رافع سی وہ روایت کرتا ہی عبد اللہ [illegible] ابی ہریرہ سی [illegible] بشر
بن رافع ضعیف الحدیث ہی اور عبد اللہ شخص مجہول ہی تو ساقط ہو جاویگی سند [illegible] اور
عمل کرنیسی اسپر پس رہیگی کوئی حدیث جہر آمین مین مگر حدیث وائل بن حجر کی سو جواب
اوسکا مختصر اسجگہہ قطع نظر کر کر اور جرحون سے یہہ ہی کہ یہہ حدیث وائل کی جسمین ذکر جہر کا ہی معارض
ہی ساتہہ اوس حدیث وائل بن حجر کی کہ اوسمین ذکر اخفاء اور خفض کا ہی پس ساقط ہو جاوینگی یہہ دونو حدیثین
اور باقی رہیگا ہمارا لیے حدیثین سکتی کی اور آثار اور آیۃ شریفہ اور یہہ کہنا ہمارا ہی بعد تسلیم کی
ہمارا ورنہ وہ حدیث وائل بن حجر کی کہ اوسمین ذکر جہر کا مرتبہ صحت کو نہین پہنچتی ہی [illegible] بہت سے بہت
کہ وہ حسن ہو سو بہی روایت مد کی ہی نہ روایت جہر کی اور حدیث وائل بن حجر کی کہ اوسمین ذکر اخفاء
کا ہی وہ صحیح ہی اوپر شرط شیخین کے جیسا کہ اوپر گذرا پس صورت مین حدیث ابی ہریرہ کے تم خود
مان چکی کہ وہ ضعیف ہی اور حدیث وائل کی کہ اوسمین ذکر جہر اور مد کا ہی [illegible] صحیح
کے [illegible] ہوا حدیث وائل بن حجر کی کہ اوسمین ذکر اخفاء کا ہی پس اس صورت مین ساقط ہو گئین
حدیثین جہر کی اور باقی سالم رہین ہمارے لیے حدیثین اخفاء اور حدیثین سکتی کی اور آثار اور آیۃ
شریفہ واللہ اعلم بالصواب **مسئلہ تیرہوان بیچ بیان کہنی ہاتہہ کی سینہ پر**
باندہنے کے [illegible] کرتے ہین بعضی لوگ باینطور کہ روایت ہی وائل بن حجر سی

کہا اونسی صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ یَدَهُ الْیُمْنٰی
عَلٰی یَدِهِ الْیُسْرٰی عَلٰی صَدْرِهِ روایت کیا اسکو ابن خزیمہ نے صحیح اپنی مین یہہ حدیث
دلالت کرتی ہی اسپر کہ باندہی جاوین ہاتھہ نماز مین سینہ پر اور یہی زعم ہی شافعی کا اور
نہین جانتی کہ امام اعظم نے کہا سی نکالا ہی ہاتھون کا باندہنا نیچی ناف کے سو جواب
اس شبہہ کا یہہ ہی کہ روایت ہی ابو حازم سی کہ کہا سہل بن سعد نے کَانَ النَّاسُ یُؤْمَرُوْنَ
اَنْ یَضَعَ یَدَهُ الْیُمْنٰی عَلٰی ذِرَاعِهِ فِی الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا
یُنْمِیْ ذٰلِکَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ روایت کیا اسکو بخاری اور امام محمد نے
اور روایت ہی ہلب سے کہ کہا اونہی کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّنَا
فَیَاْخُذُ شِمَالَهُ بِیَمِیْنِهِ روایت کیا اسکو ترمذی وغیرہ نے اور کہا ترمذی نے وَفِی الْبَابِ
عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَغُطَیْفِ بْنِ الْحَارِثِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ انْتَهٰی یہہ حدیث
دلالت کرتی ہی اوپر ہاتھہ باندہنی کی نماز مین اور یہی مذہب ہے جمہور اہل علم کا کہا ترمذی نے
وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَالتَّابِعِیْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ یَرَوْنَ اَنْ یَضَعَ الرَّجُلُ یَمِیْنَهُ عَلٰی شِمَالِهِ فِی الصَّلٰوةِ
وَرَاٰی بَعْضُهُمْ اَنْ یَضَعَ فَوْقَ السُّرَّةِ وَرَاٰی بَعْضُهُمْ تَحْتَ السُّرَّةِ وَکُلُّ ذٰلِکَ
وَاسِعٌ اِنْتَهٰی بخلاف بعض کے کہ اونمین سے لیث بن سعد اور ابن سیرین اور سعد بن المسیب
ہین بعض تابعین مین مذہب انکا ارسال ہی اور یہی مذہب ہے امام مالک کا جو مشہور ہی اونسی اور اسی
مین جمہور اتباع اونکی جیسے کہ تصریح کیا ہی اسکو نووی نے شرح مسلم مین پہر جمہور اہل علم کی کہ جو
قائل ہین باندہنی ہاتون کی مختلف ہوئی ہین آپسمین کہ باندہنا ہاتھون کا نیچی ناف کے ہو
یا اوپر ناف کے بعض ہین جمہور کا یہہ ہی کہ باندہی اوپر ناف کے اور یہی مذہب مشہور ہی شافعیونکا

حبان اور تصحیح کی ہے اسکی کہا امام نووی نے شرح مسلم میں اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور
اسحاق کا اور مذہب بعض [illegible] کا یہ ہے کہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھے اور یہی مذہب ہے حنفیوں کا
اور [illegible] سفیان ثوری اور اسحاق بن راہویہ [illegible] اور یہی ایک روایت ہے امام احمد [illegible]
[illegible] ابو اسحاق مروزی کا کہ اصحاب شافعیوں میں سے ہیں [illegible] کہا امام نووی نے کہ
[illegible] حدثنا زهير بن حرب قال حدثنا عفان قال حدثنا همام قال حدثنا محمد بن جحادة
قال حدثني عبد الجبار بن وائل عن علقمة بن وائل ومولى لهم انهما حدثاه
عن ابيه وائل بن حجر انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم رفع يديه حين
دخل في الصلاة كبر وصف همام حيال اذنيه ثم التحف بثوبه ثم
وضع يده اليمنى على اليسرى [illegible] اور حدیث وائل [illegible]
[illegible] ابو بکر بن ابی شیبہ نے حدثنا وکیع عن موسی بن عمیر
عن علقمة بن وائل بن حجر عن ابيه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم
وضع يمينه على شماله في الصلاة تحت السرة [illegible]
[illegible] علی [illegible] انه قال من السنة في الصلاة وضع الاكف على الاكف
تحت السرة اور [illegible] روایت ہے [illegible] من السنة وضع الاكف على الاكف
تحت السرة روایت کیا اسکو ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو داود اور دارقطنی اور بیہقی نے
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے انه قال وضع الاكف على الاكف تحت السرة روایت کیا
اسکو ابو داود اور روایت ہے حجاج بن حسان کہا [illegible] سألت ابا مجلز [illegible] كيف يضع
قال يضع باطن كف يمينه على ظاهر كف شماله ويجعلها اسفل من السرة
روایت کیا اسکو ابو بکر [illegible] ابی شیبہ [illegible]

[illegible]

اور دو حدیث بیان ان حدیثوں کی دلالت کی [illegible] نہ ہوگا [illegible] بات کی جا [illegible]ہی
جیسا کہ [illegible] کا ہو [illegible] حدیث کا [illegible] کو [illegible]
اور [illegible] امام شافعی [illegible] حدیث [illegible] کی عمل
اور [illegible] حدیث کا
اور [illegible] حدیث [illegible] ہی
ہمارے [illegible] حدیث [illegible] امام محمد
[illegible] مالک [illegible] قال اخبرنا ابو حازم عن سہل بن سعد
الساعدی قال کان الناس یؤمرون ان یضع الرجل الیمنی علی ذراعہ
الیسری فی صلوتہ قال ابو حازم لا اعلم الا انہ ینمی ذلک قال محمد
ینبغی للمصلی اذا قام فی صلوتہ ان یضع [illegible] الیمنی علی
[illegible] الیسری تحت السرۃ وھو قول ابی حنیفۃ [illegible] امام محمد
[illegible] حدیث کو [illegible] بیان [illegible] بیان
[illegible] الایمان کو [illegible] امام [illegible]
[illegible]
[illegible] حدیث [illegible]
[illegible] ثابت [illegible]
[illegible] صحابی [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

که فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے الوتر حق علی کل مسلم فمن
احب ان یوتر بخمس فلیفعل ومن احب ان یوتر بثلاث فلیفعل
ومن احب ان یوتر بواحدة فلیفعل روایت کیا اسکو ابوداود اور ابن ماجه
اور نسائی اور طحاوی اور ترمذی اور روایت ہے عائشه رض سے ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
کان یصلی باللیل احدی عشرة رکعة یوتر منها بواحدة روایت کیا اسکو مسلم و
غیرہ نے اور روایت ہے ابن عمر سے که فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے ان صلوة اللیل
مثنی مثنی فاذا خشی احدکم الصبح صلی واحدة توتر له ما قد صلی
روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم اور طحاوی وغیرہم نے بس یه حدیثین دلالت کرتی ہین جو
ایک رکعت بھی ہے اور یہی مذہب ہے بعضے اہل علم کا اون مین سے ہین امام شافعی اور احمد بن حنبل
لیکن افضل اونکے نزدیک تین رکعتین ہین کہا ترمذی نے حدیث ابن عمر حدیث حسن
صحیح وذهب بعض اهل العلم الی ان یجوز الایتار بالرکعة الواحدة انتهی
اور ہم نہین جانتے که امام اعظم کونسی حدیث سے کہتے ہین که وتر کی تین رکعتین ہین اگر ایک سوجواب
اس شبه کا یه ہے که روایت ہے عبد الله بن ابی قیس سے که کہا اونے سألت عائشة بکم کان
رسول الله صلی الله علیه وسلم یوتر قالت کان یوتر باربع وثلث وست
وثلث وثمان وثلث وعشر وثلث ولم یکن یوتر بانقص من سبع ولا باکثر
من ثلث عشرة روایت کیا اسکو طحاوی اور ابوداود نے بس یه حدیث عائشه کی دلالت کرتی
ہے اوپر قاعدہ رضی الله عنها کلیه کی اس طور که تہی نماز آنحضرت کے رات مین کم سات رکعت سے
اور نه زیادہ تیرہ رکعت سے اور دلالت کرتی ہے اسپر که تہی وتر تین رکعت نه کم نه زیادہ اس
جیساکه آگے اونکا بیان ہوگا اور روایت ہے ابی سلمه سے انه سال عائشة کیف کانت

صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان فقالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ یصلی اربعا
فلا تسال عن حسنھن وطولھن ثم یصلی اربعا فلا تسال عن حسنھن
وطولھن ثم یصلی ثلثا الحدیث روایت کیا اسکو امام مالک نے اور امام محمد اور مسلم اور بخاری
اور طحاوی نے اور نسائی اور ترمذی اور ابوداؤد نے اور مراد گیارہ رکعتوں سے سوا دو رکعت خفیفہ
کے ہے جیسا کہ دلالت کرتی ہے اس پر حدیث سعید بن ہشام کی کہ کہا کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل فتتح صلوٰتہ برکعتین
خفیفتین ثم صلی ثمان رکعات ثم اوتر روایت کیا اسکو طحاوی نے بسند صحیح
حضرت عائشہ کی یہ معنی حدیث پہلی کی ہے اور دلالت کیا اس پر کہ آنحضرت کی وتر کی تین رکعت
ہے اور روایت ہے ابی سلمہ سے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر بثلث
من اٰخر اللیل روایت کیا اسکو ابوبکر بن ابی شیبہ نے اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بثلث لا یسلم الا فی اٰخرھن روایت
کیا اسکو حاکم نے مستدرک میں اور کہا یہ حدیث اوپر شرط شیخین کے ہے اور روایت ہے عبد العزیز
سے کہا سألنا عائشۃ بای شیٔ یوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قالت کان یقرأ فی الاولی بسبح اسم ربک الاعلی وفی الثانیۃ بقل
یا ایھا الکافرون وفی الثالثۃ بقل ھو اللہ احد والمعوذتین روایت کیا
اسکو ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور ابوحنیفہ نے ساتھ سند صحیح کی اور روایت ہے عائشہ سے
کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسلم فی رکعتی الوتر روایت
کیا اسکو نسائی اور طحاوی اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے پس یہ حدیثیں ساتھ دونوں ہونے کے

بلکہ دلالت کرتی ہیں اس پر کہ نماز آنحضرت کے رات میں نہ کم تھی سات رکعت سے اور نہ زیادہ تھے تیرہ رکعتوں سے اور وتر آنحضرت کے تین رکعت تھے نہ کم نہ زیادہ پس وہ حدیثیں کہ روایت کی گئیں ہیں حضرت عائشہ سے کہ وہم دلاتی ہیں ایک رکعت کا محمول ہیں اس پر کہ یہہ ضبط کلی بعد نسخ ہونے اسکے ہے بلکہ یہہ ضابطہ خود دلالت کرتا ہے اسکے نسخ پر اسلئے کہ یہہ ضابطہ نہیں مستقیم ہو سکتا بغیر اسکے اور روایت ہے شعبی سے اَنَّہُ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ عُمَرَ عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ فَقَالَا ثَلٰثَ عَشَرَۃَ رَکْعَۃً مِنْہَا ثَمَانٍ وَیُوْتِرُ بِثَلٰثٍ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ روایت کیا اسکو ابن ماجہ اور طحاوی نے اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یٰٓاَیُّہَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ فِیْ رَکْعَۃٍ رَکْعَۃٍ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا ترمذی نے وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَعَائِشَۃَ وَاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ انتہی اور روایت ہے ابن عباس سے کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِثَلٰثِ رَکَعَاتٍ یَقْرَأُ فِی الْاُوْلٰی بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِیَۃِ بِقُلْ یٰٓاَیُّہَا الْکٰفِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَۃِ بِقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ روایت کیا اسکو ابوبکر بن ابی شیبہ نے اور نسائی اور طحاوی اور ابن ماجہ نے اور روایت ہے ابن عمر سے اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ بِثَلٰثِ رَکَعَاتٍ وَیَجْعَلُ الْقُنُوْتَ قَبْلَ الرُّکُوْعِ روایت کیا اسکو طبرانی نے اوسط میں اور روایت ہے عمران بن حصین سے اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَأُ فِی الْوِتْرِ فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِیَۃِ قُلْ یٰٓاَیُّہَا الْکٰفِرُوْنَ وَفِی الرَّکْعَۃِ الثَّالِثَۃِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ روایت کیا اسکو طحاوی نے اور روایت ہے ابی بن کعب سے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ بِثَلٰثِ رَکَعَاتٍ
یَقْرَأُ فِی الْاُوْلٰی بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِیَۃِ بِقُلْ یَا اَیُّہَا الْکٰفِرُوْنَ
وَفِی الثَّالِثَۃِ بِقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ روایت کیا اسکو نسائی نی ساتھہ بہت سندوں کے اور روایت
ہی علی بن ابیطالب سی کان صلوۃ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ عَشَرَۃَ رَکْعَاتٍ
مِنْھُنَّ ثَلٰثُ رَکَعَاتِ الْوِتْرِ وَرَکْعَتَیِ الْفَجْرِ روایت کیا اسکو ابو حنیفہ وغیرہ نے
اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ بِثَلٰثِ
رَکَعَاتٍ روایت کیا اسکو ابو حنیفہ نی اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا اَلْوِتْرُ ثَلٰثُ
کَثَلٰثِ رَکَعَاتِ الْمَغْرِبِ روایت کیا اسکو امام محمد اور طحاوی نے اور روایت ہی عبد اللہ
بن عباس سی کہا اَلْوِتْرُ ثَلٰثٌ کَصَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ روایت کیا اسکو امام محمد نی اور روایت ہے
انس بن مالک سے کہا اَلْوِتْرُ ثَلٰثُ رَکَعَاتٍ وَکَانَ یُوْتِرُ بِثَلٰثِ رَکَعَاتٍ روایت
کیا اسکو طحاوی نے اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا اَلْوِتْرُ ثَلٰثٌ کَوِتْرِ النَّہَارِ صَلٰوۃِ
الْمَغْرِبِ روایت کیا اسکو طحاوی نے اور روایت ہی ابی خلدہ سی کہ کہا اونہوں نے
سَاَلْتُ اَبَا الْعَالِیَۃِ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ عَلَّمَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَنَّ الْوِتْرَ مِثْلُ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ غَیْرَ اَنَّا نَقْرَأُ فِی الثَّالِثَۃِ ھٰذَا وِتْرُ اللَّیْلِ وَ
وِتْرُ النَّہَارِ روایت کیا اسکو طحاوی نے اور کہا بخاری نے اپنی صحیح میں قَالَ الْقَاسِمُ رَاَیْتُ
نَاسًا مُنْذُ اَدْرَکْتُ یُوْتِرُوْنَ بِثَلٰثٍ انتہی کلام البخاری اور روایت ہی زناد
سے کہا اَثْبَتَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ الْوِتْرَ بِالْمَدِیْنَۃِ بِقَوْلِ الْفُقَہَاءِ ثَلٰثًا
لَا یُسَلِّمُ اِلَّا فِیْ اٰخِرِھِنَّ روایت کیا اسکو طحاوی نے اور کہا ابو بکر بن ابی شیبہ نے حَدَّثَنَا
ابْنُ نُمَیْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَدْرَکْتُ النَّاسَ وَھُمْ یُصَلُّوْنَ ثَلٰثًا وَعِشْرِیْنَ رَکْعَۃً

بالوتر اور کہا ابوبکر بن ابی شیبہ نے حدثنا حفص قال حدثنا عمرو عن الحسن
البصری قال اجتمع المسلمون علی ان الوتر ثلث لا یسلم الا فی اٰخرهن
اور روایت کی عبداللہ بن مسعود نے کہا ما اجزأت رکعة واحدة قط روایت کیا اسکو
امام محمد نے موطا میں اور یہ اثر حکم مرفوع میں ہی کیونکہ جو قول صحابی کا اس قبیل سی ہو اور نہ
مجال اجتہاد کی ہو تو وہ بیچ حکم رفع کے ہوتا ہی جیسا کہ بیان کیا گیا ہی اصول حدیث میں
اور یہ بات ظاہر ہی کہ عبداللہ بن مسعود اپنی طرف سے نہیں کہہ سکتا ہی لیکن یہ حدیثیں اور
آثار اور یہ اجماع دلالت کرتا ہی اسپر کہ وتر کی تین تعیین ہیں اور ایک رکعت منسوخ ہو
اور دلیل اسپر حدیث ابن عمر کی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صلوة
اللیل مثنی مثنی فاذا خشی احدکم الصبح صلی واحدة توتر ما قد صلی
روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم اور ترمذی اور طحاوی وغیرہم نے لیکن یہ حدیث صحیح صریح
دلالت کرتی ہی اسپر کہ صلوة لیل کے نہیں ہی کم دو رکعت سے اور صلوة وتر کی صلوة لیل
ہی بالاجماع اور ساتھ صریح دلالت اسی حدیث کے لیکن نہو گی صلوة وتر کی کم دو
رکعتوں سے پس ہوئی صلوة لیل کی ایک رکعت منسوخ ساتھ اس حدیث صحیح کی اور تائید کی ہی
اس نسخ کو حدیث ابی سعید خدری نے کہ کہا اونے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نهی عن البتیراء ان یصلی الرجل واحدة یوتر بها ذکر کیا اسکو برہان شرح
مواہب الرحمن میں اور اسی پر دلالت کرتا ہی اجماع مسلمین اور آثار صحابہ کے بھی اور
حدیث ابی ایوب کی کہ اوپر مذکور ہوئی ہی غیر معمول ہی بالاجماع کیونکہ وہ حدیث
دلالت کرتے ہی تخییر پر سو یہ بالاجماع منسوخ ہی باقی رہا جواز سو وہ بھی اسیطرح
ان دلیلوں مذکورہ سی منسوخ ہوا پس ثابت ہوا ان دلیلوں مذکورہ سی کہ وتر تین رکعت ہیں

ثم

نہ کم نہ زیادہ اور یہی مذہب ہے امام مالک اور ابو حنیفہ کا اور اصحاب انکیکا باقی رہی یہہ بات
کہ ایک سلام چاہیے وتر مین یا دو سلام روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا یسلم فی رکعتی الوتر روایت کی یہہ نسائی اور طحاوی
اور ابن ابی شیبہ نے اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یوتر بثلث لا یسلم الا فی اخرهن کہا حاکم نے یہہ حدیث اوپر شرط شیخین کے ہے
اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقرأ فی الوتر فی الرکعة الاولی بسبح اسم ربک الاعلی وفی الثانیة
بقل یا ایها الکافرون وفی الرکعة الثالثة قل هو اللہ احد ولا یسلم
الا فی اخرهن روایت کیا اسکو نسائی نے اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لا فصل فی الوتر روایت کیا اسکو ابو حنیفہ نے پس
یہہ حدیثین دلالت کرتی ہین اسپر کہ آنحضرت نہین سلام پہیرتی تہی مگر اخیر رکعت مین اور یہہ
کہ فصل کرنا وتر مین ساتھ سلام کے وارد نہی اور اسی پر ہی دعوی اجماع کا روایت ہے
خلد سے کہ کہا سألت ابا العالیة عن الوتر فقال علمنا اصحاب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم ان الوتر ثلث رکعات مثل صلوة المغرب
غیر انا نقرأ فی الثالثة هذا وتر اللیل وهذا وتر النهار روایت
کیا اسکو طحاوی نے اور روایت ہے ابی الزناد سے کہ کہا اوسنے اثبت عمر بن عبد العزیز
الوتر بالمدینة بقول الفقهاء ثلثا لا یسلم الا فی اخرهن روایت
کیا اسکو طحاوی نے اور روایت ہے حسن بصری سے کہ کہا اجمع المسلمون علی
ان الوتر ثلث لا یسلم الا فی اخرهن اور یہی مذہب ہے حنفیون رحمہم اللہ کا

تنبیہ یہہ چند مسایل اختلافیہ لکہے گئی ہین اور مسائل کو بہی انہین پر
قیاس کرنا چاہئی کہ ہر مسئلہ کا یہہ ماخذ رکہتی ہین اگرچہ جاہل کو اسپر اطلاع
نہو اور اطلاع اونکی سب ماخذون پر کیونکر ہو سکی کہ نہ کتابین اونکی مذہب
کی ماخذون کی یہان ہین اور نہ علم اور فہم ہمارا ویسا کہ اونکی ماخذون تک
پہنچین جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب در رسالہ امامت در تنبیہ ثانی نوشتہ اند
پس مشابہ بانبیا در علم احکام یا مجتہدین مقبولین باشند یا ملہمین محفوظین
پس مشابہ بانبیا در فن مجتہدین مقبولین اند پس ایشان را از ائمہ فن باید
شمرد مثل ائمہ اربعہ ہر چند مجتہدین بسیار از بسیار گذشتہ اند اما مقبول
درمیان جمہور امت ہمین چند اشخاص اند پس گویا مشابہت تامہ درین فن
نصیب ایشان گردیدہ بنا برآن علیہ درمیان جماہیر اہل اسلام از خواص و عوام
ملقب بامام معروف گشتہ یا اللہ سبکو راہ حق دکہا اور طریق باطل سی بچا

الحمد للہ اولاً و آخراً ظاہراً و باطناً و صلی اللہ علی
سیدنا محمد و آلہ و صحبہ و بارک
و سلم ابداً ابداً فقط

بعد اسکی بخدمت بہائی مسلمانونکی یہہ التماس ہی
کہ ایک شخص صدیقی النسب حنفی المذہب مسمی محمد شاہ وقت ابتداء
تصنیف اس رسالہ کیسی انتہا جہنپنی تک بیچ خدمت حافظ الملۃ والدین مولانا محمد قطب الدین
ادام اللہ فیضہم کی حاضر رہا اور سعی و کوشش بیچ طرح کا بقدر وسعت اپنی کے
قصور نہین کیا اب ناظرین اور طالبین سی امید ہی کہ وقت پڑہنی پڑہانیکی دعاء
خیر سی یاد فرماوین اور ایکہزار دو سو انہتر سی ہجری مین تالیف ہوا یہہ رسالہ فقط